شیعہ

اور

عقیدہ ختم نبوۃ

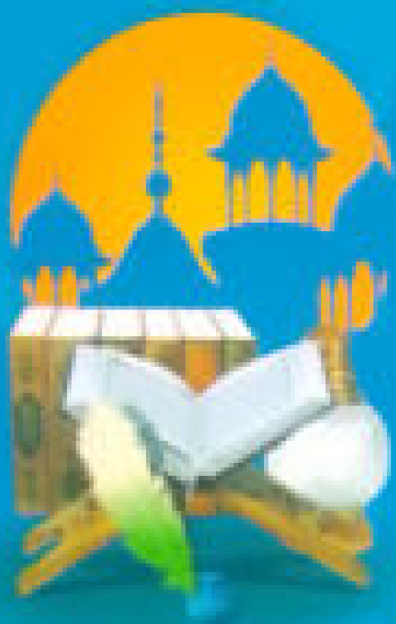

تالیف
محقق اہلسنت
حضرت مولانا حافظ مہر محمد میانوالوی رحمہ اللہ

مرحبا اکیڈمی

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ یٰاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا (پارہ ۹ رکوع ۱۰)

دنیا کے تاقیامت سب لوگوں کو بتادو کہ میں تم سب کا رسول ہادی ہوں

شیعہ اور عقیدہ ختم نبوت

ہر مسلمان غور سے پڑھے، منکرین ختم نبوت
کو اسلام و ایمان سے خارج جانے

تالیف

مولانا ابو عثمان

مرحبا اکیڈمی

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب: شیعہ اور ختم نبوتؐ

مرتب: مولانا ابو عثمان حفظہ اللہ

صفحات: ۱۲۸

اشاعت: طبع اول ۲۰۰۹ء......طبع دوم ۲۰۱۲ء

ہدیہ: ۱۳۰ روپے

ملنے کے پتے

☆ مکتبہ اسلامیہ حنفیہ، مقام بن حافظ جی ضلع میانوالی 0321-5470972

☆ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ ☆ بخاری کتاب گھر نزد گھنٹہ گھر چوک سکھر ☆ مکتبہ عمر فاروق کراچی

☆ کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار، راولپنڈی ☆ کتب خانہ مجیدیہ ملتان ☆ دفتر خدام اہلسنت والجماعت مدنی مسجد چکوال ☆ مرکز اتحاد اہلسنت والجماعت ۸۷ چک جنوبی سرگودھا

☆ تالیفات ختم نبوت اردو بازار لاہور ☆ مکتبہ قاسمیہ اردو بازار لاہور

☆ اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی ☆ مکتبہ رشیدیہ جی ٹی روڈ ساہیوال

☆ مکتبہ اہلسنت دکان نمبر 12 رسول پلازہ امین پور بازار فیصل آباد ☆ مکتبہ حنفیہ جہلم

☆ اسلامی کتاب گھر نزد مدرسہ نصرۃ العلوم گھنٹہ گھر ☆ والی کتاب گھر اردو بازار گوجرانوالہ

☆ مکتبہ شہید اسلام متصل لال مسجد اسلام آباد ☆ مکتبہ امدادیہ شیرانوالہ گیٹ ہری پور

☆ مکتبہ عثمانیہ اقبال مارکیٹ کمیٹی چوک راولپنڈی ☆ دار الکتاب اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ قرآن محل کمیٹی چوک راولپنڈی ☆ مکتبہ سراجیہ گلو منڈی جی ٹی روڈ ساہیوال

Scanned with CamScanner

انتساب

رحمۃ اللعالمین، صاحب خلق عظیم، شفیع المذنبین، راحت المشتاقین رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ ختم نبوت کی خاطر دیوانہ وار اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے جنت کے اعلیٰ مقام پر فیض ہوئے، اوران شخصیات جنہوں نے تحفظ ناموس صحابہ واہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کا دفاع و پرچار کرتے ہوئے اپنی جان کی بازی لگا دی لیکن اپنے موقف سے پیچھے نہیں ہٹے۔

کے نام

Scanned with CamScanner

بسم الله الرحمن الرحيم

ما كان محمد أبا أحد من رجالكم
ولكن رسول الله وخاتم النبيين وكان الله بكل شيء عليما

محمد رسول الله والذين معه أشداء على الكفار رحماء بينهم

Scanned with CamScanner

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
1	دیباچہ	9
2	وجہ تالیف	12
	باب اول	
3	عقیدہ ختم نبوت قرآن کریم کی روشنی میں	14
4	حدیث ثقلین فریقین کے عقیدہ میں	18
5	عقیدۂ ختم نبوت احادیث کی روشنی میں	27
6	حضرت علی کی فضیلت	31
7	حضرت علی کی حضرت ہارون سے تشبیہ	31
8	سبائیوں کی منافقانہ تاریخ اور ایک غلط فہمی کا ازالہ	35
9	تمام مکاتب فکر کے نیک مسلمانوں سے اپیل	39
10	مشاجرات صحابہ میں خاموش رہیں	39
11	ختم نبوت اجماع امت کی روشنی میں	45
12	روافض کا ختم نبوت سے انکار	46
	باب دوم	
13	عقیدہ امامت در پردہ ختم نبوت کا انکار ہے	52

Scanned with CamScanner

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
14	اہلسنت کا معیار امامت	53
15	شیعہ کے ۱۲ امام ہرگز مراد نہیں	54
16	امام بھی نبی کی طرح مرسل من اللہ ہوتا ہے	54
17	امام بھی پیغمبر کی طرح حجۃ اللہ ہوتا ہے	55
18	امام پر ایمان اور تمام دینی امور اس کی طرف لوٹانا ضروری ہے	55
19	پیغمبر کی طرح امام کی اطاعت بھی فرض ہے	56
20	ائمہ ہی اللہ کی شریعت کے والی اور اس کے علم کا خزانہ ہیں	57
21	ائمہ اللہ کا نور ہیں	58
22	ائمہ نبوت کا درخت اور مہبط ملائکہ ہیں	59
23	ائمہ اللہ کی زبان اور دروازہ ہیں	60
24	ائمہ عالم الغیب ہیں	60
25	ائمہ موت وحیات میں مختار اور اپنی موت کا وقت جانتے ہیں	61
26	ائمہ پیغمبروں کے ساتھ علم میں مساوی ہیں	62
27	ائمہ مستقل آسمانی کتابوں والے ہیں	62
28	ائمہ حلال وحرام میں مختار ہیں	63
29	ائمہ درجہ میں حضور ﷺ کے مساوی ہیں یا افضل ہیں	64
30	حق صرف ائمہ کے پاس ہے	65
31	ائمہ کا منکر ومخالف بھی کافر و مرتد ہے	66

Scanned with CamScanner

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
32	ائمہ سب انبیاء سے بھی افضل ہیں	66
33	شیعہ در باطن ائمہ کو نبی مانتے ہیں	68
34	شیعہ ائمہ کے دعاوی اور مرزا قادیانی کے دعاوی کا سرسری معاینہ	71
35	دعوئ نبوت	74
36	محدثیت کا دعوئ	74
37	باطن نبوت کا اعتراف	75
38	منکر جہنمی ہیں	75
39	لفظی ختم نبوت کا اقرار	76
40	مسلمانوں سے قطع تعلق	76
41	معاملات میں قطع تعلق	77
42	کلمہ میں علیحدگی	77
43	تمام مسلمان کنجریوں کی اولاد ہیں	77
44	تمام مسلمان سور خنزیر اور لعنتی ہیں	78
45	تمام مخالفین مسلمانوں کو قتل کرنے کے منصوبے	78
46	انبیاء علیہم السلام اور بزرگان دین کی توہین	79
47	مکہ مدینہ کی توہین	80
48	مکہ کے سوا دوسری جگہ کا حج	81

Scanned with CamScanner

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
49	**باب سوم** کیا شیعہ ختم نبوت کے منکر تو نہیں؟	83
	(ابن محمد الماجد کا رسالہ ''مذہب شیعہ اور عقیدہ ختم نبوت'' اس موضوع پر مختصر اور جامع تھا اتمام حجت کے لئے اسے شامل کیا گیا)	
50	آیت خاتم النبیین کی تشریح	83
51	انکار ختم نبوت پر علماء شیعہ کے حوالہ جات	85
52	علماء اہلسنت کے ان کی تردید میں حوالہ جات	87
53	انکار ختم نبوت کی وجہ سے تکفیر شیعہ پر 11 اکابر کے حوالہ جات	93
54	دو اہلحدیث علماء کے حوالے	101
55	نبوت کی دو چار صفات جو شیعہ اپنے 12 اماموں میں مانتے ہیں	
56	بعثت	102
57	عصمت	106
58	وجوب اطاعت	110
59	نزول وحی	115
60	خلاصہ بحث	120
61	بریلوی کتب فکر کے حوالہ جات	120
62	ائمہ معصومین کے متعلق شیعہ عقائد ایک نظر میں	122
63	محترم قارئین! فیصلہ خود کریں	125
64	حضرت مجدد الف ثانیؒ کی نصیحت (از رد روافض)	126

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عقیدہ ختم نبوت اور امامت کا موازنہ

دیباچہ

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین

خالق کائنات کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں انسان بنایا اور آدمی ہونے کا شرف بخشا اور کسی رذیل مخلوق کا فرد نہ بنایا۔ پھر اس نے ہمیں اسلام کی نعمت سے نوازا اور مسلمان کی حیثیت سے سب دنیا پر فضیلت عطا فرمائی پھر ہمیں سب سے آخری امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام سے پیدا کیا جو آسمان ہدایت کے سورج نبیوں کے سر تاج اور تمام رسولوں کے سردار ہیں۔ ان کی رات بھی دن کی طرح روشن ہے۔ آخری وحی کتاب اللہ قرآن آپ پر آیا آخری کعبہ آپ کو نصیب ہوا آپ کو ہی وہ آخری امت ملی جسے خدا نے "خیر امت" کا لقب دیا۔ انبیاء اس میں سے ہونے کی تمنا کرتے تھے جن کو تھوڑے وقت۔۔ عصر سے مغرب تک۔۔ کی اجرت پچھلی امتوں سے دوگنی چوگنی نصیب ہوئی۔ (بخاری) یہ امت ہی سب لوگوں کی ہدایت کے لئے اٹھائی گئی۔ یہ امت خاتم النبیین والمرسلین۔ پچھلی ستر امتوں کو مکمل کرنے والی۔ سب سے بہتر۔ سب سے اکرم اور اعلیٰ ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی) خود یہ امت ختم نبوت کی دلیل ہے۔

؎ یہ شان ہے خدمت گاروں کی سرکار کا عالم کیا ہوگا

اس مرکزی امت اور آخری شاہکار رسالت کے متعلق خدائے پاک فرماتے ہیں:

"اللہ تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے (دعائے رحمت) بھیجتے ہیں تا کہ تمہیں اندھیروں سے اجالے میں لے آئے۔ مومنین پر اللہ بہت مہربان ہیں جس دن یہ خدا سے ملیں گے وہ ان کو پکی سلامی دے گا اس نے ان کے لئے بہت اچھا اجر تیار کر رکھا ہے۔ اے نبی ہم نے آپ کو گواہی دینے والا، خوشخبری سنانے والا، ڈرانے والا، اپنی اجازت سے اللہ کی طرف بلانے والا اور دنیا کو منور کرنے والا سورج بنایا ہے۔ مومنین کو خوشخبری سنا دیں کہ ان کے لئے اللہ کے پاس بڑا اجر ہے۔ اور کافروں منافقوں کی بات نہ مانئے ان کی ضرر رسانی کی پرواہ نہ کریں۔ اللہ پر بھروسہ رکھیں۔ اللہ آپ کا کارساز کافی ہے"

(سورۃ احزاب پارہ ۲۲ رکوع ۳)

سورج کے آنے سے تارے ماند پڑ جاتے ہیں۔ قمقمے اور لالٹینیں بجھا دی جاتی ہیں۔ سب کائنات اس کی روشنی میں اپنے کاروبار چلاتی ہے۔ ہر فرد اس کے نور سے جگمگاتا ہے۔ کوئی بے وقوف اپنا دیا چراغ نہیں جلاتا۔ چمگادڑ اگر اس روشنی سے بھاگ کر تاریک غار میں جا چھپتا ہے تو اس کی بدنصیبی ہے۔

فاران کی چوٹیوں، مکہ کی وادیوں اور بیت اللہ کے قرب و جوار سے جب یہ آفتاب عالم تاب طلوع ہوا اور سب لوگوں کے لئے نذیر و بشیر بن کر جگمگانے لگا۔ عرب و عجم سب پر اس کی اسلامی دھوپ روشنی بکھیرنے لگی۔ اور اب ڈیڑھ ہزار سال تک ۵۸ ممالک کے ڈیڑھ ارب مسلمان اس کی روشنی میں جی رہے ہیں۔ اور

تاقیامت آپ کی شریعت، نبوت، ہدایت، ایمان کی تابنا کی اور اسلام کا نور درخشاں اللہ جاری رہے گا۔ تو آپ کے بعد مرزا قادیانی کی ظلی بروزی عارضی نبوت یا نبوت سے افضل خود ساختہ امامت کی ضرورت نہیں ہے۔ اب نہ کسی پر وحی آئے گی نہ کتاب نازل ہوگی۔ نہ اس کا نیا کلمہ اور امت بنے گی۔ نہ وہ معصوم ہوگا۔ نہ اس کی اطاعت فرض ہوگی۔ نہ اس سے اختلاف کفر ہوگا نہ اس کے اعضا، ہاتھ پاؤں ناک آنکھ وغیرہ خدا کے اعضا و اجزا کہلائیں گے۔ نہ وہ حجۃ اللہ خدا کی کتاب بغل میں دبا کر ۱۲ سو سال سے غائب ہوگا۔ کہ سب مومن و مسلمان عقیدہ امامت ماننے سے سنت نبوی سے تو محروم کر ہی دیئے گئے تھے۔ خیر سے وہ قرآن اور امام کی تعلیم و ہدایت سے بھی محروم ہو کر مجالس عزا میں گیت ڈھول بجاتے مرثیے سننے اور سڑکوں پر جلوس نکالنے کو ہی عبادت جانتے ہیں۔ اور امام قائم عصر نے اپنے منصب تعلیم و ہدایت کو چھوڑ کر خدا کی آسمانی بادشاہت میں شرکت اور کارخانہ قدرت کی نگہبانی سنبھال لی ہے۔ جو آج ہر تقویٰ بھی اثنا عشری کا فخریہ عقیدہ ہے۔

جبکہ اللہ تعالیٰ تو فرماتے ہیں:

"جو لوگ ہمارا اتارا ہوا قرآن چھپاتے ہیں۔ جس میں ہم نے حق و ہدایت کے کھلے دلائل لوگوں کے لئے واضح طور پر بیان کر دیئے ہیں ان پر اللہ بھی اور سب لوگ بھی لعنت کرتے ہیں...... الخ" (پارہ ۲ رکوع ۳)

نیز ارشاد ہے

"ولا یشرک فی حکمہ احدا"

خدا اپنی حکومت میں کسی کو شریک نہیں بناتا (سورۃ کہف پارہ ۱۵)

وجہ تالیف

مسلمانوں نے عقیدہ ختم نبوت پر پہلا حملہ تو مسیلمہ کذاب، اسود عنسی جیسے لوگوں نے کیا۔ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ یار غار و مزار، مومن اول اور خلیفہ بلا فصل نے ان کا صفایا کیا تھا۔ ایران کے بہاء اللہ اور قادیان کے مرزا غلام احمد نے نبوت کے جھوٹے دعاوی کیے۔ اور مسلمانوں نے ان کا تعاقب کیا۔ اسی طرح یہود و مجوس کی سازش نے حضور ﷺ کی پوری زندگی کی محنت اور ختم نبوت کا صفایا یوں کیا کہ سوا لاکھ تمام صحابہ کرامؓ کو منافق و مرتد کہہ کر یکے بعد دیگرے اہل بیتؓ کے ۱۲ افراد منتخب کیے ان کو انبیاء سے بھی افضل معصوم، صاحبان وحی، حاملان کتاب الٰہی، آخری حجت خداوندی، نئے کلمے اور نئی امت والے ایسے ائمہ مفترض الطاعۃ بنایا کہ جو ان اولیاء کرامؒ کو ایمان نہ مانے اسے کافر قرار دیا۔ فتوے ملاحظہ ہوں۔

(1) حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۶۸۴ پر ہے کہ حضور (ﷺ) نے فرمایا

"اے علی میرے بعد جو تیری امامت کا منکر ہے وہ میری رسالت کے منکر کی طرح (کافر) ہے"

(2) نیز اسی کتاب میں جلد ۲ صفحہ ۶۲۳ پر یہ فتویٰ موجود ہے

"وہ مہاجرین و انصار جو (بیعت علی نہ کرنے سے) مرتد ہو گئے اور امیر المومنین کی خلاف ورزی کی اور اس کے دشمنوں (ابوبکر عمر عثمان کو خلیفے مان کر ان) کی مدد کی وہ تمام کفار سے بدتر ہیں" (معاذ اللہ)

(3) نیز جلد ۲ صفحہ ۵۳۲ پر بھی یہی فتویٰ موجود ہے۔

Scanned with CamScanner

یہی عقیدہ ختم نبوت کا انکار ہے۔ حضرت پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ، علامہ ابن تیمیہؒ، مجدد الف ثانیؒ، شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور ان کے خوشہ چیں اکابر علماء امت نے ایسے لوگوں کے کفر کی صراحت اس وجہ سے بھی کی ہے کہ وہ عقیدہ امامت کی آڑ میں عقیدہ ختم نبوت، تعلیمات رسالت اور ہدایت قرآنی کا صاف انکار کر دیتے ہیں۔ پھر عقیدہ تقیہ کی وجہ سے ختم نبوت پر ایمان کا اقرار کر کے لوگوں کو دھوکہ دیتے اور اپنی جانیں بچا لیتے ہیں۔

اس رسالہ میں کسی مکتب فکر کی دل آزاری نہیں۔ بلکہ ان حقائق کا ادراک ہے جو ان کی معتبر ترین کتاب اصول کافی میں بھرے ہوئے ہیں۔ اور مرزائی عقائد کے ساتھ ان کا تقابل و معاینہ بتایا گیا ہے۔ وہ بھی اور آپ بھی غور سے پڑھیں ان پر اتمام حجت کریں۔ کہ وہ قرآن وسنت کے مطابق اہل بیت کی تابعداری کریں انکار ختم نبوت کا کفریہ عقیدہ اور نبوت سے افضل امامت کا عقیدہ ہرگز ان کی طرف منسوب نہ کریں۔ واللہ الہادی

اس کتاب کے **تین باب** ہیں

پہلے باب میں قرآن وحدیث اور اجماع امت سے عقیدہ ختم نبوت اور امامت کا تضاد بتایا گیا ہے۔

دوسرا اہم مشہور ترین کتاب "تحفہ امامیہ" کا آٹھواں باب ہے۔ جس میں قادیانی اور روافض عقائد کا تقابل مستند تاقابل تردید دلائل سے ثابت کیا ہے۔

تیسرا باب ایک اور مؤلف کا جامع مضمون ہے۔

مؤلف

Scanned with CamScanner

باب اول

عقیدہ ختم نبوت قرآن کریم کی روشنی میں

اس پر 100 آیات شاہد ہیں کہ تمام کائنات کے ہادی اور آخری رسول تا یوم نشور حضرت محمد ﷺ ہی ہیں۔ اور سب دنیا علم وہدایت تزکیہ وتربیت میں آپ کی ہی محتاج ہے۔ کسی امام اور ولی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ یہ دعوے کریں کہ ہم تو عالم لدنی ہیں۔ پیدائشی ہدایت یافتہ ہیں۔ سب دنیا ہمارا کلمہ پڑھ کر اور ہم سے ہدایت پا کر جنت پہنچے گی۔ کیونکہ یہ خاصہ نبوت صرف نبی ﷺ کا ہے۔ ایسے دعوے ختم نبوت کے انکار کے مترادف ہیں۔ جو ایک فرقہ اپنے ائمہ کو ایسا مانتا ہے۔

چار آیات میں خاتم النبیین ﷺ کے یہ چار مناصب اور عہدے اللہ تعالیٰ یوں بیان فرماتے ہیں۔

آیت نمبر 1 : لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین ☆

(پارہ ۴ رکوع ۸)

(ترجمہ) اللہ نے ایمان والوں پر بہت بڑا احسان کیا کہ انہی میں سے ایک شان والا پیغمبر بھیجا جو ان کو اللہ کی آیت پڑھ کر سناتا (عیوب سے) پاک کرتا کتاب کی تعلیم دیتا اور سنت و دانشوری سکھاتا ہے۔ اگرچہ اس سے پہلے وہ بھٹکے ہوئے تھے۔

Scanned with CamScanner

(۲) یہ آیت حضرت ابراہیمؑ کی دعا بھی ہے۔ جو پارہ ۱ رکوع ۱۵ میں ہے۔ ۱۷، پارہ ۴ رکوع ۲ میں یوں آپ کا ذکر خیر فرمایا ہے۔

(۳) ''بھیجا اللہ نے تم میں سے ایک پیغمبر تم میں بھیجا ہے۔ تمہیں ہماری آیات سناتا پاک کرتا کتاب وحکمت سکھاتا اور وہ تعلیم دیتا ہے جو تم نہ جانتے تھے''

(۴) یہی آیت سورت جمعہ پارہ ۲۸ رکوع ۱۱ اس لفظ کے اضافہ کے ساتھ ہے۔ وآخرین منھم لما یلحقوا بھم اور وہ ان پچھلے آنے والے لوگوں کا پیغمبر اور معلم بھی ہے۔ جو ابھی تک نہیں آئے۔

چاروں مقامات پر یہ آیت صاف بتا رہی ہے۔ کہ تا قیامت سب لوگوں کے لئے آپ پیغمبر بن کر آئے ہیں۔ آپ کے بعد نہ کوئی نیا نبی بن کر آئے گا۔ اور نہ کوئی ایسا امام اور ولی اٹھے گا جو تعلیم وہدایت نبی سے پائے بغیر براہ راست خدا سے پا کر آئے کیونکہ عالم لدنی اور پیدائشی ہدایت یافتہ ہونا نبوت کی شان ہے۔ کسی امام کو ایسا ماننا ختم نبوت کا انکار ہے۔

''وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین'' نے سب مومنین کے شاگرد رسول بننے سے پہلے کی حالت بتائی ہے۔

آیت نمبر 2: ما کان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین　(سورۃ احزاب پارہ ۲۲)

(ترجمہ) حضرت محمد (ﷺ) تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے پیغمبر ہیں اور تمام نبیوں سے آخر میں آنے والے ہیں۔

یہ ختم نبوت پر صریح آیت ہے کہ آپ کے بعد کوئی شخص نبوت یا لوازم نبوت کا عہدہ

نہیں پائے گا۔ بھی لوگ آپ کی نبوت کا کلمہ پڑھتے، فیض ہدایت آپ سے پاتے اور آپ کی امت و جماعت بننے کے محتاج ہیں۔ کوئی مدعی نبوت و امامت اپنا نیا کلمہ بنانے نیا گروپ مانے منوانے اور نئی وحی و کتاب سے الگ امت بنانے کا اختیار نہیں رکھتا۔

خاتم زبر کے ساتھ سات قاریوں میں سے دو حضرت امام حسنؒ اور حضرت عاصمؒ کی قرأت ہے۔ جس کا معنی مہر ہے۔ یعنی نبوت کے ختم ہونے پر آپ کی مہر لگ گئی۔

خاتم ت کی زیر کے ساتھ 5 قاریوں کی قرأت ہے۔ اس کا معنی آخر القوم یعنی سب نبیوں سے آخر میں آنے والے ہیں۔ روح المعانی جلد 7 صفحہ 95 میں ہے "**خاتم** مہر لگانے کا آلہ ہے۔ تو خاتم النبیین کا معنی یہ ہے وہ شخص جس پر انبیاء ختم کئے گئے اور اس معنی کا نتیجہ بھی یہی آخر النبیین ہے۔ (بحوالہ ختم نبوت صفحہ 165 از مفتی اعظم محمد شفیعؒ کراچی)

آیت خاتم النبیین کی تفسیر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی اس قرأت سے متعین ہو جاتی ہے۔ ولکن نبیا ختم النبیین لیکن آپ ایسے نبی ہیں جس نے تمام نبیوں کو ختم کر دیا (ابن جریر، طبری، ابن کثیر، سیوطی وغیرہ) بحوالہ ختم نبوت صفحہ 77

آیت نمبر 3: الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا☆ (سورۃ مائدہ پارہ 6 رکوع 1)

(ترجمہ) آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام پسند کر لیا ہے۔

یہ حجۃ الوداع کے موقع پر اتری ہے۔ جب دین مکمل ہے نعمت پوری ہو چکی ہے۔ اس دین کا نام ہی اسلام رکھا گیا ہے۔ تو یہی ختم نبوت، اتمام نعمت اور تکمیل دین کی دلیل

ہو گئی۔ اب اگر کسی اور نبی نے آنا ہوتا۔ اس پر نئی وحی کی نعمت آنی ہوتی تو یہ الفاظ ہرگز نہ اترتے۔ صرف دین اسلام کو پسندیدہ نہ کیا جاتا۔ بلکہ نئے نبی کا استثناء ہوتا۔ اسے ہی ملت ابراہیمی اور دین محمدی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اب ایک طبقہ کا اس دین محمدی سے اعراض کرنا اس پر عاملین کو ایمان سے خارج ماننا امت محمدیہ کو حقیر اور مبغوض جاننا اور ملت جعفریہ یا شیعہ علی ہونے پر فخر کرنا۔ حضور ﷺ کی ختم نبوت کا ہی نہیں نفس نبوت کا بھی انکار ہے۔ کیونکہ دین اسلام قرآن اور حضور ﷺ کے عمل اور طریقے کا نام ہے۔ جب ایک گروہ نے یہ قرآن نہ مانا اور بقول خود حضرت علیؓ کا جمع کردہ قرآن الگ مانا جو آپ کو حضور کی نبوت سے پہلے پیدا ہوتے ہی تورات و انجیل کی طرح یاد تھا۔ (جلاء العیون فضائل علیؓ)

اور آپؐ کی حدیث اور سنت کے دوام کا انکار کر کے صرف حضرت علیؓ کے اقوال اور اعمال کو حجت مانا تمام تلامذہ نبوت صحابہ کرامؓ پر لازم کر دیا کہ آپ کے بعد وہ صرف ثقلین کی اتباع کریں گے ''قرآن و سنت تا قیامت ثقلین ہیں'' اس حدیث صحیح اور حجت نبوی کا بھی انکار کر دیا۔ اور اس کے بقول جب تمام صحابہ نے حضرت علیؓ کی یہ امامت اور نئی شریعت قبول نہ کی تو بلا جھجک سب صحابہ کرامؓ کو کافر اور خارج از اسلام قرار دیا۔ تو نبی کے دین کا کیا بچا۔ یہی ختم نبوت کا انکار اور نبوت سے افضل امامت کا اعلان ہے۔

آیت نمبر 4: قل یایها الناس انی رسول الله الیکم جمیعا الذی له ملک السموٰت والارض .... الخ

(سورۃ اعراف پارہ ۹ رکوع ۱۰)

(ترجمہ) اے سب دنیا کے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں۔ جس کی بادشاہی آسمانوں اور زمین میں ہے۔

جیسے آسمان و زمین کی تمام مخلوق کو خدا کی توحید اور سب کائنات کا خالق و مالک ماننا ضروری ہے۔ اسی طرح تا قیامت حضور ﷺ کی رسالت کو اور ان کے آگے اپنی ماتحتی اور اطاعت کو ماننا ضروری ہے۔ اب اگر کوئی گروہ حضور ﷺ کی یہ اطاعت اور ماتحتی صرف آپ کی زندگی میں بادشاہ وقت کی طرح جانے۔ پھر یکے بعد دیگرے بارہ ایسے مطاع، صاحبان وحی معصوم اور صاحبان کل ملت مانے ان کو حلال و حرام میں خود مختار جان کر ان کی اتباع مثل نبی فرض جانے۔ تو اس نے بارہ نبی اور مان لیے۔ پھر ختم نبوت کہاں رہی۔ اور حضور ﷺ کی تا قیامت واجب الاتباع پیغمبری کہاں باقی رہی

حدیث ثقلین

ہاں ہم مسلمان حدیث ثقلین صحاح اور موطا امام مالک سے یوں مانتے ہیں۔ "کہ میں دو بھاری چیزیں تم میں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ جب تک ان کو تھامے رہو گے گمراہ نہ ہو گے۔ کتاب اللہ اور میری سنت" جسے قرآن و سنت کہا جاتا ہے۔ چونکہ ایک حدیث میں اذکرکم اللہ فی اھل بیتی "میں تمہیں اپنے گھر والوں کے متعلق احترام کی نصیحت کرتا ہوں" آیا ہے۔ تو اس طبقہ نے اس حدیث کو کھینچ تان کر دو باطل نظریے نکالے اور ان کو اپنے جدید مذہب و ایمان کی اساس بنا دیا۔ ایک تو یہ کہ اہل بیت کے قرآنی مفہوم و مصداق کو بالکل بدل دیا۔ کہ ازواج مطہرات کو اہل بیت سے خارج کر کے ان سے دشمنی فرض بنا لی حالانکہ اہل بیت لغت عرف

اور قرآن وحدیث کے اطلاق میں سب سے پہلے زوجہ خاتون پر ہوتا ہے۔ اولاد اس کے ضمن میں آجاتی ہے۔ گھر والی، گھر والے اہل خانہ مالک مکان آپ خاتون اور بیوی کو ہی کہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں آیت تطہیر یوں نازل ہوئی ہے۔

(ترجمہ) "اے نبی کی بیویو! تم کسی عورت جیسی نہیں ہو۔ سب سے افضل ہو۔ .... اپنے گھروں میں رہو زمانہ جاہلیت جیسا بناؤ سنگار نہ کرو۔ یعنی امت کی عورتیں ایسا نہ کریں ورنہ ازواج مطہرات پھٹے پرانے کپڑوں میں یہ کیا کر سکتی تھیں۔ نماز کی پابندی کرو زکوۃ دیتی رہو۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی ہر بات میں تابعدار رہو۔ (یہ پابندی) اس کے سوا کچھ نہیں کہ اے نبی کے اہلبیت [1] خدا تم سے نامناسب سب گندی باتیں دور رکھنا چاہتا ہے۔ اور تمہیں پوری طرح پاک وصاف کرتا ہے (سورۃ احزاب پارہ ۲۲ رکوع ۱)

اب میں وہ گندی گالیاں اور کفریہ کلمات حیات القلوب مجلسی وغیرہ سے نقل کر کے مسلمانوں کے جذبات مشتعل نہیں کرنا چاہتا جو انہوں نے امہات المومنین حضرت عائشہؓ بنت صدیق اکبرؓ اور حضرت حفصہؓ بنت فاروق اعظمؓ کے متعلق اپنی ہر عقیدہ کی کتاب میں لکھی ہیں۔

اب حضور ﷺ کی تذکیر و نصیحت کا تو سیدھا سادہ مفہوم یہ ہے کہ میرے اہل بیت جو

[1] مثلاً حضرت سارہ زوجہ ابراہیم کو خدا نے اہل بیت کہا۔ (پارہ ۱۲ رکوع ۷) حضرت موسیٰ کی والدہ زوجہ عمران کو خدا نے اہل بیت کہا۔ (پارہ ۲۰ رکوع ۳) اھلک، اھلہ فرما کر خدا نے حضرت عائشہؓ کو زوجہ نبی اور صفورہ کو زوجہ اہل موسیٰ کہا (پارہ ۳ رکوع ۳ پارہ ۱۹ وغیرہ)

Scanned with CamScanner

تمہاری مائیں بھی ہیں۔کا ادب و احترام کرنا اور ان کا خادم و پاسبان بن کر رہنا تمہارے لئے ضروری ہے۔گو ہم مسلمانوں کے عقیدہ میں ایک حدیث کی بناء پر ۔جس کے راوی کافی متکلم فیہ ہیں۔۔حضرات حسنینؓ اور ان کے والدین ماجدین بھی اہل بیت نبویؐ اور دیگر اقارب بھی آل رسول اور انجائی واجب الاحترام ہیں۔مگر ان کو اہل بیت ماننے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ قرآنی اہل بیت ازواج مطہرات کو اس گھرانہ نبوی سے خارج کر دیا جائے۔اب عرف میں اگر اہل بیت صرف ان پانچ ہستیوں کو کہا جاتا ہے تو ایک طبقہ کی محنت و کاوش اور پروپیگنڈہ ہے کہ ان کا ہر بھکاری ہمارے گھروں میں اپنے مذہب کی تبلیغ کر جاتا ہے۔اور ہم علماء اہل سنت کو یہ توفیق نہیں ہوتی کہ قرآن کھول کر اہل بیت کی شان اور امہات المومنین کا مقام لوگوں کو سمجھائیں۔ اور ان کے عقائد درست کریں۔بس ان کے خود ساختہ نعرے لگوا کر فخر کرتے ہیں۔

دوسرا مفہوم یہ بدلا کہ نصیحت و خیر خواہی کو امر اور حکم جان کر یہ ترجمہ کیا۔کہ میری سنت کے بجائے صرف قرآن ،میری بیٹیوں میں سے صرف حضرت فاطمہؓ میرے صحابہؓ اور خلفاء میں سے صرف حضرت علیؓ میرے نواسوں میں سے صرف حضرات حسنینؓ اور ان کی بیسوں نیک اولاد میں سے صرف 9 افراد کو ائمہ معصومین اور افضل از مرسلین ماننا باقی تمام صحابہ و اہل بیتؓ سے بیزار ہو جانا۔۔۔ظاہر ہے کہ یہ ایک طبقہ کا خود ساختہ عقیدہ تو ہے جو حدیث ثقلین پر بہتان بھی ہے مگر قرآن و سنت اور اسلام نبوی کی ترجمانی نہیں ہے۔کسی کی تعریف میں مفہوم مخالف لے کر باقی سب سے اس کی نفی کر دینا بد دیانتی ہے۔کسی عقل مند کا کام نہیں۔مثلاً آپ کسی کو آزما کر کہیں کہ تم بہت شریف اور اچھے آدمی ہو۔کوئی عقل مند مفہوم مخالف لے کر یہ نہ سمجھے گا کہ باقی سب

ذلیل اور برے ہیں۔ یا سب سے افضل اور شریف یہی ہے۔ اور کوئی نہیں۔ بس فضائل کے باب میں رافضی فرقہ یہی بددیانتی اور تکنیک چلاتا ہے۔ مناظر اسلام اگر یہ گر جان لے تو باطل کی ہر بات میں گرفت کرسکتا ہے۔

آیت نمبر 5: تبارک الذی نزل الفرقان علی عبده لیکون للعالمین نذیرا ☆ الذی له ملک السمٰوٰت والارض ولم یتخذ ولدا ولم یکن له شریک فی الملک و خلق کل شئی فقدره تقدیرا☆ واتخذوا من دونه الهة لا یخلقون شیئا وهم یخلقون........الخ (پارہ ۱۸ رکوع ۱۶)

(ترجمہ) وہ ذات بابرکت ہے جس نے اپنے بندے (محمد ﷺ) پر فرقان (قرآن) اتارا تاکہ وہ تمام جہانوں کو ڈرائے۔ وہی خدا آسمانوں زمینوں کا مالک ہے۔ اس نے کوئی بیٹا نہیں بنایا۔ اس کی بادشاہی میں کوئی شریک نہیں ہر چیز اسی نے پیدا کی۔ اور اس کی تقدیر بنائی۔ مشرکوں نے اللہ کے سوا بہت سے کارساز بنالئے جو کچھ بھی پیدا نہیں کرسکتے وہ تو خود مخلوق ہیں...... الخ

ختم نبوت پر اور تمام جہانوں پر حضور ﷺ کے ہادی اور نذیر ہونے پر یہ آیت صریح ہے۔ مگر مرزائیوں نے چودہویں صدی میں نیا نذیر نبی بناڈالا۔ اسی طرح روافض نے دوسری / تیسری صدی میں جعلی روایات بنا کر اہل بیت کی طرف منسوب کیں۔ پھر چوتھی صدی میں کتب اربعہ تصنیف کر کے تفویضی فرقہ بناڈالا جو الٹی آیات کے برعکس یہ عقیدہ رکھتا ہے۔ " کہ خدا نے چہاردہ معصومین سب سے پہلے بنائے پھر سب

کائنات کی پیدائش رزق رسانی انتظامی امور وغیرہ ان کے حوالے کر دیئے۔ اب وہی سب کچھ پیدا کرتے سب کو رزق دیتے ہر ایک کی مشکل کشائی کرتے اور دعا و پکار سن کر ہر ایک کے مصائب ٹالتے ہیں۔ ہر شیعہ یا علی مدد کا نعرہ لگاتا ہے، غم ٹال میرا امام حسن حسینؓ کا ورد کرتا ہے۔ تعزیہ پر پیشانی ٹیکتا اہلبیت کے نام پر نذر و نیاز مانتا بانٹتا اور وہ سب شرکیہ افعال کرتا ہے جو جاہل عرب اپنے ولی لات، منات، عزیٰ اور حضرت ابراہیم و اسماعیل (علیہما السلام) کے بتوں کے ساتھ کرتے تھے" آج 98% تمام امام پرست شیعوں کا یہی عقیدہ ہے گو قرآنی علم کی روشنی اب ان میں بھی آرہی ہے۔ اور اصولی قسم کے شیعہ جن کو وہابی کہا جاتا ہے۔ اور وہ ایسی شرکیہ روایات کو جعلی، کمزور قرآن کے مخالف کہہ کر رد کر دیتے ہیں۔ اور آج کل ان کے سربراہ مجتہد محمد حسین ڈھکو سرگودھوی اور جامعہ المنتظر لاہور والے ہیں۔ مگر اکثر جاہل شیعہ، شیخ احمد احسائی ایرانی شیعہ کے پیروکار اور کھلا شرک کرنے والے ہیں جنکو غالی شیخی اور تفویضی کہا جاتا ہے۔ اور اکابر علماء شیعہ نے غالی تفویضی اکثریتی شیعوں کو کافر کہا ہے (دیکھئے اصول الشریعہ فی عقائد الشیعہ از مجتہد محمد حسین ڈھکو صدر موتمر علماء شیعہ پاکستان)

اصول الشریعہ صفحہ ۳۸ سے چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) فقہاء امامیہ کا غالی کے کفر اور اس کی نجاست پر اتفاق ہے۔ جیسا کہ ان کی فقہ کے ابواب طہارت کے عناوین طہارت و نجاست اس پر شاہد عدل ہیں۔

رجال مامقانی جلد ۳ صفحہ ۲۶۸ پر ہے اجمع العلماء علی کفر الغالی یعنی غالیوں کے کفر پر تمام علماء و فقہاء کا اجماع و اتفاق ہے۔

(۲) عام لوگ تقصیر سے تو ڈرتے ہیں مگر غلو سے نہیں ڈرتے .... مگر وہ غلو و شرک

سے ذرہ بھی نہیں ہچکچاتے کہ کہیں اس سے خدا کے حق میں کوتاہی نہ ہو جائے۔
ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذالک لمن یشاء اگر خالق کی صفات جلیلہ مخلوق میں تسلیم کر لی گئیں اور اس طرح توحید افعالی کا عقیدہ خراب و برباد ہو گیا تو پھر دین و آخرت تباہ و برباد ہو جائیں گے۔ (صفحہ ۳۸)

(۳) شیعہ ائمہ کو تمام انبیاء سے افضل کہتے ہیں۔ یہی ڈھکو صاحب صفحہ ۴۹ پر لکھتے ہیں "ہم تو ان (ائمہ) کو سوائے سرکار ختمی مرتبت کے دوسرے تمام انبیاء مرسلین ملائکہ مقربین اور شہداء و صدیقین غرض یہ کہ تمام عباد اللہ الصالحین از سماوئین وارضیین سے افضل و اعلیٰ سمجھتے ہیں" حالانکہ یہ نص قطعی و کلاً فضلنا علی العالمین پارہ ۷ رکوع ۱۶ (کہ ہم نے سب پیغمبروں کو تمام جہانوں پر فضیلت بخشی ہے) کے خلاف اور کھلا شرک ہے۔ شیعہ عقیدہ و تقدیر کے بھی منکر ہیں۔ اور اس آیت کے مخالف ہیں۔

"خدا نے ہر چیز بنائی تو اس کی تقدیر بنائی" (پارہ ۱۸، رکوع ۱۷)

نبوت کی ہدایت ہی اصل ہدایت ہے۔ وہی سب کے مقتدا ہیں۔ ان سے افضل عقیدہ امامت کی راہ ہدایت ماننا اور جو ان کو نہ جانے اسے کافر ماننا قرآن کا انکار ہے۔ مولوی مقبول ان آیات نبوت کے ترجمہ میں لکھتے ہیں" وہ وہی ہیں جن کو ہم نے کتاب اور حکومت اور نبوت عطا کی پھر اگر یہ کفار ان چیزوں کا انکار کریں (تو کچھ پرواہ نہیں کیونکہ) ہم نے تو یہ ان لوگوں کے سپرد کی ہیں جو ان کے منکر نہیں ہیں (جماعت رسول۔ م) وہ وہی تو ہیں جن کو اللہ نے راستہ دکھلایا ہے۔ پس اے رسول تم ان کے ہی راستہ پر چلو (ترجمہ مقبول، صفحہ ۱۹۵ پارہ ۷ رکوع ۱۶)

مولوی مقبول اس جگہ حاشیہ پر بھی یہی بات یہ لکھتا ہے۔ اے رسول تم ان ہی

کے راستہ پر چلو پس اگر دین خدا کے لئے کوئی اور مسلک اقتدا بہتر ہوتا تو خدا تعالیٰ اپنے انبیاء اور اولیاء کو اسی کے اختیار کی تاکید فرماتا۔ تفسیر قمی میں جناب رسول خدا سے منقول ہے کہ سب سے بہتر ہدایت انبیاء کی ہدایت ہے اور نہج البلاغہ میں جناب امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ تم اپنے نبی کی ہدایت کی پیروی کرو کہ وہ سب ہدایتوں سے افضل ہے۔ (حاشیہ ۱۶۵)

اب یہاں سے واضح ہو گیا کہ انبیاء ہی افضل اور سب سے اچھے ہادی ہیں۔ حضور صحابہ و اہل بیت ائمہ اسی راہ پر چلتے ہیں۔ امامت کی نئی راہ نبوت کی راہ کا انکار ہے۔

آیت نمبر 6: واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب و حکمۃ ثم جاء کم رسول مصدق لما معکم لتؤ منن بہ و لتنصرنہ قال أاقررتم و اخذتم علی ذالکم اصری قالوا اقررنا قال فاشھدوا و انا معکم من الشاھدین ☆ فمن تولیٰ بعد ذالک فاولئک ھم الفاسقون ☆

(سورۃ آل عمران پارہ ۳ رکوع ۱۷)

(ترجمہ) جب اللہ نے (عالم ارواح میں) تمام پیغمبروں سے یہ پختہ عہد لیا۔ کہ جب میں تم کو کتاب و حکمت (پیغمبری) دوں پھر تمہارے پاس اس شان والا پیغمبر آئے جو تمہاری شریعت کی تصدیق کرے تو تم کو اس پر ضرور بہ ضرور ایمان لانا ہوگا۔ اور امداد کرنی ہوگی۔ کیا تم نے اقرار کر لیا اور میرا عہد مان لیا سب نے کہا ہم نے تسلیم کر لیا تو اللہ نے فرمایا تم گواہ رہو میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔ اس کے بعد جو لوگ پھر جائیں

(ان پیغمبروں کی امتیں) تو یہی فاسق ہیں۔

اس آیت میں لفظ ثم تراخی اور کچھ دیر بعد کے لیے آیا ہے۔ یعنی سب پیغمبر پہلے آ چکے ہوں گے آخر میں آپ تشریف لائیں گے۔ یہی ختم نبوت اور آخری نبی ہونے کی صراحت ہے۔ پیغمبروں سے معاہدہ بطور فرض آپ کی شان بڑھانے کے لئے ہے۔ کہ بالفرض آپ لوگ یا آپ کے امتی اس پیغمبر کا زمانہ پائیں تو اس پر ایمان لانا اور اس کی امداد کرنا ان پر ضروری ہے۔ یہی ختم نبوت کا مفہوم آگے اس آیت میں ہے۔ جو اہل کتاب کو سنائی گئی ہے۔ کہ تم محمدی اسلام قبول کرو اب اس کے علاوہ کوئی مذہب خدا کو قبول نہیں ہے۔

ومن يبتغ غير الاسلام دينا فلن يقبل منه و هو في الا خرة من الخاسرين ☆ (پارہ ۳ رکوع ۱۷)

(ترجمہ) اسلام کے سوا جو کسی اور دین کو چاہے گا تو اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا۔ اور ایسا گروہ آخرت میں گھاٹا کھائے گا۔

ظاہر بات ہے کہ مرزا پہلے پیغمبروں میں سے نہیں اور بقول شیعہ نبیوں سے افضل ۱۲ ائمہ کتاب وحکمت سے الگ اپنی الگ آسمانی لدنی تعلیم لانے والے بھی پہلے پیغمبروں سے نہ تھے۔ اب جب حضورؐ کی کتاب وسنت والی تعلیم ہی خدا کو منظور ہے۔ اور کچھ منظور نہیں ہے۔ تو نئی مرزائی نبوت اور نبوت سے افضل نئی ۱۲ امامتیں خود بخود ختم ہو گئیں جن کی تعلیم کو بانی مذہب علماء شیعہ بڑے فخر سے قرآن کے خلاف باور کراتے ہیں۔

اصول کافی کتاب الحجة باب فيه ذكر الصحيفة والجفر و الجامعة و

Scanned with CamScanner

مصحف فاطمہ علیہا السلام صفحہ ۱۳۶ - ۱۳۷ طبع لکھنؤ میں ہے۔

"ابوبصیر سے امام ابوعبداللہ (جعفر صادق) نے کہا ہمارے پاس ایک جامعہ کتاب ہے۔ جو ستر گز لمبی چوڑی ہے۔ اونٹ کی ران کی طرح موٹی ہے۔ اس میں سب حلال وحرام اور ضرورت کی چیزیں ہیں۔ ہمارے پاس جفر چمڑے کا وہ برتن ہے جس میں سب پیغمبروں، وصیوں اور بنی اسرائیل کے تمام گذشتہ علماء کا علم ہے۔ پھر ہمارے پاس تمہارے قرآن جیسا مصحف فاطمہ ہے۔ جو قرآن سے تین گنا بڑا ہے"

واللہ ما فیہ من قرآنکم حرف واحد ثم قال ان عندنا علم، کان وعلم ما ھو کائن الی ان تقوم الساعۃ

(ترجمہ) خدا کی قسم اس میں تمہارے قرآن کا ایک حرف بھی نہیں ہے پھر ہمیں ان سب (غیبی) باتوں کا علم ہے جو ہو چکیں اور قیامت تک ہونے والی ہیں۔

اب آپ کو یقین ہو چکا ہوگا کہ امامی اثناعشری نہ قرآن وسنت کو مانتے ہیں (بجز تقیہ اور دھوکہ دینے کے) نہ ان کو اس کی ضرورت ہے۔ وہ ان سے کئی گنا ضخیم اور کتابیں مانتے ہیں۔ جن میں قرآن کا تو ایک حرف بھی نہیں مگر ان کے ۹/۱۰ تقیہ والے دین کی سب باتیں ہیں۔ اور خدا گو لا یعلم من فی السمٰوٰت والارض الغیب الا اللہ (پارہ ۲۰ رکوع ۱) غیب دانی اپنا خاصہ بتاتا ہے۔ مگر ۱۲ ائمہ بھی خدا ہیں اور کائنات کا سب کچھ جانتے ہیں۔ اصول کافی ان کی سب سے مستند کتاب ہے۔ انصاف سے کہئے ہم ان کو حضور خاتم النبیین اور آپ پر اترے ہوئے قرآن کو ماننے والا کیسے کہیں؟

Scanned with CamScanner

عقیدۂ ختم نبوت احادیث کی روشنی میں

حدیث نمبر 1: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا

میری اور مجھ سے پہلے پیغمبروں کی مثال اس آدمی کی ہے جس نے ایک (شاندار) گھر بنایا اور اسے خوب سجایا مگر ایک کنارے پر اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس مکان کو شوق سے دیکھنے آتے ہیں۔ اور خوش ہوتے ہیں اور کہتے ہیں یہ بلاک یہاں کیوں نہ رکھ دیا گیا۔ سو وہ بلاک میں ہوں۔ وانا خاتم النبیین (بخاری کتاب الانبیاء، مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۴۸) اور میں ہی نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں۔

ایک حدیث کے لفظ یہ ہیں

''کہ میں نے یہ بلڈنگ مکمل کر دی اور رسول میری وجہ سے ختم ہو گئے۔ (آنا بند ہو گیا)۔ (احمد، نسائی، ترمذی، ابن عساکر، کنز العمال وغیرہ)

اس حدیث نے جھوٹی نبوت اور نبوت سے افضل امامت کے سارے دعاوی ختم کر دیے۔ مرزائیوں کی ظلی بروزی غیر تشریعی نبوت اور روافض کی منصوص امامت مفترض الطاعۃ صاحب وحی و کتاب اور صاحب کل و ملت، صاحب عصمت، صاحب تحلیل و تحریم جن سے اختلاف کفر ہو۔ یہ باطن نبوت نام سے امامت ایسی احادیث سے باطل ہو جاتی ہے۔ کیونکہ قصر نبوت اور لوازم نبوت، خاتم النبیین والمعصومین علیہ السلام کی آمد سے مکمل ہو چکا اور تمام چور دروازے بند کر دیے گئے۔

حدیث نمبر 2: حضرت ابو ہریرہؓ حضور ﷺ سے نقل فرماتے ہیں:

Scanned with CamScanner

''کہ بنی اسرائیل کی سیاست وحکومت انبیاء علیہم السلام کرتے تھے۔ جب ایک نبی فوت ہوتا تو اس کا جانشین دوسرا نبی بن جاتا۔ وانہ لا نبی بعدی میرے بعد کوئی نبی نہیں بنے گا۔ ہاں خلیفے بکثرت ہوں گے۔ صحابہ نے پوچھا آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں فرمایا پہلے کی بیعت کرو (اس کے بعد) پھر پہلے کی بیعت کرو ان کا حق اطاعت ادا کرو۔ پھر خدا ان سے بھی پوچھے گا کہ انہوں نے رعایا کی نگہبانی کیسے کی تھی۔ (رواہ البخاری فی کتاب احادیث الانبیاء صفحہ ۴۹۱، مسلم کتاب الامارۃ احمد فی مسند جلد۲ صفحہ ۲۹۷، ابن ماجہ وغیرہ)

یہ حدیث جس طرح نبوت تشریعیہ کے انقطاع کی دلیل ہے۔ اسی طرح مرزا کی غیر تشریعی، بروزی، ظلی، جعلی نبوت کا خاتمہ کرتی ہے۔ ایک طبقہ کی اسی طرح منصوص امامت کا بھی ابطال کرتی ہے۔ کہ وہ آپ کے جانشین نہ نبی ہوں گے نہ نبیوں سے افضل ہوں گے۔ ہاں متعدد باصلاحیت امیدواروں میں سے جس کی پہلے بیعت یا کثرت رائے سے نامزدگی ہوگی وہ برحق خلیفہ ہوگا سب کو اس کی اتباع لازمی کرنی ہوگی۔ پوری تاریخ اسلام کا اتفاق ہے کہ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت حسنؓ، حضرت معاویہؓ، حضرت عبداللہ بن زبیرؓ اور حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ جیسے نیک خلفاء اور ملوک کا سب کے اتفاق یا کثرت رائے سے انتخاب ہوتا رہا اور وہ اس حدیث کے مصداق بنے ان کی اتباع اپنے اپنے دور میں لازم رہی۔

ایک ارشاد نبوی ہے

''کہ ۱۲ خلفاء اور امراء تک اسلام غالب محفوظ (اور ان کا مرکز خلافت) ایک رہے گا۔ (مسلم وغیرہ)

ان بارہ کی تعیین میں اگرچہ اختلاف ہے۔ مگر سیاسی حاکم اور برسر اقتدار ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔ کسی کے ہاں بھی خاص مذہبی ۱۲ فقہاء، مجتہدین مراد نہیں جو حکومت پر فائز نہیں رہے۔ بظاہر حدیث ان کا تسلسل زمانی چاہتی ہے۔ پھر ان کے ذاتی کردار کی بھی صراحت نہیں۔ مجموعی اسلام کا غلبہ وترقی، مرکزی وحدت اور اتفاق کی طرف اشارہ ہے۔ تو اموی دور کے ۳ اور امراء ان آٹھ میں شامل کیے جائیں جیسے بعض علماء کرام سیوطی، ملا علی قاری اور علامہ خالد محمود آف مانچسٹر کی مجتات میں رائے ہے۔ تو پھر سنی شیعہ نزاع کافی حد تک حل ہو جاتا ہے۔ اور حدیث کی صداقت منور ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ابو مسلم منافق خراسانی کی سازش اور اہل فارس کی شرکت سے بنو امیہ کی تباہی کے بعد بنو عباس پر نہ سب کا اتفاق رہا۔ کہ یورپ میں بنو امیہ الگ حکمران تھے۔ نہ ان سے تاحنوز خاص فتوحات ہوسکیں۔

حدیث نمبر 3: "قال انا محمد وانا احمد و انا الماحي الذي يمحى الله بي الكفر وانا حاشر الذي يحشر الناس على عقبي وانا العاقب والعاقب الذي ليس بعده نبي"

(رواہ البخاری و مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۶۱ ورواہ ابو نعیم فی دلائل النبوۃ صفحہ ۱۲)

(ترجمہ) آپ ﷺ نے فرمایا میں محمد ہوں میں احمد ہوں میں مٹانے والا ہوں اللہ میری وجہ سے کفر مٹائے گا میں اکٹھے کرنے والا ہوں لوگ میرے پیچھے جمع ہوں گے میں سب سے آخری ہوں، عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد نبی نہ ہو

یہ حدیث ختم نبوت آپ کی ہادیت اور کامیاب ترین پیغمبر ہونے پر واضح ہے۔ جہاں مرزائیت کی بیخ کنی کرتی ہے۔ کہ کوئی نبی نہیں آئے گا۔ جس کے ذمے بیان ایمانی اسلامی

انقلاب ہو۔ میرا انقلاب ہی تا قیامت لوگوں کو اسلام پر جمع کرتا رہے گا۔ اسی طرح ان امامیوں پر بھی ضرب کاری ہے۔ جو آپ کو اپنے مشن ہدایت میں ناکام کہتے ہیں کہ اپنے ہاتھ کی پانچ انگلیوں اور پنجتن کے برابر تعداد میں صحابہ کرامؓ کو مومن نا جی نہیں مانتے ۱ - ۲ - ۳ کے سوا سب کو مرتد کہتے ہیں۔ (اصول کافی باب قلۃ عدد المومنین)
ایک روایت یہ ہے کہ ایسا مومن جس میں شک نہیں وہ صرف مقداد ؓ ہیں۔ (ایضاً)
اور خمینی نے تو ۱۲۵ لاکھ افراد کی جان لینے کے بعد اپنے انقلاب کی کامیابی پر یہ فرمایا تھا

''کہ میرے انقلابی ایرانی مومنوں جیسے نہ محمد کے صحابہ تھے۔ نہ علی کے زمانہ کے لوگ تھے۔ (پیغام بریوم مہدی ۱۹۸۱ء) والٰہی وصیت نامہ ''

حدیث نمبر 4: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا

''تم سے پہلے بنی اسرائیل میں کچھ محدث اور متکلم --- جن کے دل میں خدا کی طرف سے خاص بچی الہامی بات ڈالی جاتی تھی --- ہوتے تھے۔ مگر وہ نبی نہ ہوتے تھے۔ اگر کوئی میری امت میں ایسا ہے تو وہ عمر ہیں۔
(رواہ البخاری جلد ا صفحہ ۵۲۱ و مسلم)

یہ حدیث جہاں حضرت عمرؓ کی فضیلت پر دال ہے۔ یہ بھی بتاتی ہے کہ نبوت اور بذریعہ وحی و فرشتہ پیغام آپ پر ختم تھا۔ جیسے حضرت علیؓ کے متعلق آپ نے فرمایا

''تمہارا رشتہ اخوت میرے ساتھ ایسا ہے جیسے حضرت ہارون کا حضرت موسیٰ (علیہما السلام) کے ساتھ تھا۔'' الا انہ لا نبی بعدی ''
مگر میرے بعد نبوت ختم ہے۔ اس اکرام کے باوجود تو نبی نہیں ہے۔

حدیث نمبر 5: ''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا'' (رواہ الترمذی)

Scanned with CamScanner

ایک روایت میں ہے کہ حضور ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؓ زندہ ہوتے تو نبوت کے قابل تھے۔ چونکہ آپ پر نبوت ختم ہے۔ اس لئے وہ زندہ نہ رہے۔ اور حضرت عمرؓ و حضرت علیؓ جیسوں میں صلاحیت تھی مگر نبوت نہ دی گئی۔ کیونکہ آپ پر نبوت ختم کی گئی۔ یہ سب روایات بتاتی ہیں کہ آپ خاتم النبیین عملاً اور حقیقۃً ہیں۔ اس عہدہ کے لائق جب خلفاء راشدینؓ نہیں تو چودہویں صدی میں مرزا جیسے کو یہ عہدہ کیسے مل سکتا ہے۔

حضرت علیؓ کی فضیلت

حدیث نمبر 6: غزوہ تبوک میں حضور ﷺ نے حضرت علیؓ کو عورتوں بچوں کی نگرانی اور دینی باتوں میں جانشین بنایا۔ پھر منافقین نے طعنہ دیا۔ حضرت علیؓ کو ناگوار گذرا تو حضور ﷺ کے پیچھے شکایت کرنے گئے۔ کہ میرے جیسے مجاہد کو عورتوں بچوں میں کیوں چھوڑا ہے۔ تو آپ نے فرمایا:

اما ترضیٰ ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبوۃ بعدی او الا انک لست نبیاً (صحیحین)

(ترجمہ) کیا تو اس پر راضی نہیں کہ تجھ کو وہ مرتبہ ملے جو موسیٰ کے ہاں ہارون کا تھا۔ مگر میرے بعد نبوت نہیں۔ یا تو نبی نہیں۔

حضرت علیؓ کی حضرت ہارونؑ سے تشبیہ

حضرت علیؓ کی شان میں یہ صحیح حدیث عقیدہ ختم نبوت کو واضح کر رہی ہے کہ ہارون کی طرح حضرت علی حضور کے بھائی داماد اور محبوب ہو کر بھی نبوت کے منصب پر

Scanned with CamScanner

نہیں۔ کیونکہ وہ صرف آپ کا خاصہ ہے۔ کسی کو محسوس نہ ہو تو حضور ﷺ کی تشبیہ بہ ہارون پر احقر عرض کرتا ہے کہ سامری پارٹی اور ابن سبا کی پارٹی منافقت اور حضرت ہارونؑ و حضرت علیؓ کو دکھ پہنچانے میں برابر ہیں جیسے منافقوں نے حضرت علیؓ کو طعنہ دے کر آزار پہنچائی۔ اسی طرح حضرت ہارونؑ سے سامری نے کیا تھا۔ جیسے انہوں نے حضرت موسیٰؑ کی تعلیمات چھوڑ کر حضرت ہارون کی مخالفت کی اور سامری کے کہنے پر بچھڑے کی تعلیم شروع کر دی اسی طرح اپنے زمانہ خلافت میں بظاہر حیدار دوستوں — حضرت عثمانؓ کے قاتل سبائیوں — نے آپ کو پریشان کئے رکھا۔ ان سے آپ نے حکم قرآنی کے تحت بدلہ لینا چاہا تو انہوں نے آپ کو قتل کی دھمکی دی۔ جب آپ نے حضرت طلحہؓ و حضرت زبیرؓ سے صلح کر کے ان کو اپنے ساتھ ملایا تو سبائی منافقوں نے غداری کر کے رات کو خفیہ جنگ جمل بھڑکا دی۔ آپ جب شامیوں کا مطالبہ قصاص ان کے سامنے رکھتے اور صلح چاہتے تو یہ 10 - 20 ہزار کا جتھہ بنا کر شور مچاتے ''کہ ہم سب قاتل عثمان ہیں معاویہ ہم سے بدلہ لے لے'' بالآخر ان کی پہل سے زبردست خونریز جنگ ہوگئی جب انہوں نے ۷۰ ہزار مسلمانوں کے خون کی ندیاں دیکھ کر قرآن اٹھا کر جنگ بند کرانا چاہی تو آپ نے اسے جنگ بندی کی چال جان کر اپنے لشکر کو جنگ پر آمادہ رکھا۔ تو ان میں سے ۲۰ ہزار نے الگ ہو کر کہا: اے علی ہمیں جنگ پر آمادہ نہ کر صلح کر لے ورنہ ہم تجھے بھی شہید کر کے عثمان سے ملا دیں گے۔ (طبری) جب آپ نے ان کے کہنے پر تحکیم قبول کر لی تو ۱۰ ہزار بڑے جنگجو مومن بگڑ گئے کہ تو ہمارے عقیدہ میں (ابن سبا کی تعلیم کی وجہ سے) منصوص من اللہ امام اول ہے۔ پنچائت کون ہے۔ آپ کو معزول کرنے والی تو خود ایمان سے

Scanned with CamScanner

خارج ہو گیا ہے۔ (معاذ اللہ) پھر خارجی (جماعت علی سے نکلنے والے) بن کر نہروان میں آپ سے لڑے پھر ایک بد بخت ابن ملجم — جس کا بھائی خالد بن ملجم حضرت عثمانؓ کے قاتلوں میں بالاتفاق شامل تھا — نے حضرت علیؓ کو بیدردی سے شہید کر دیا۔ جسے غزوات نبوی میں کوئی کافر پہلوان شہید نہ کر سکا تھا۔ اسے ایک مومن نما حیدار مگر دشمن اصحاب رسول نے جام شہادت پلا دیا۔ حضرت علیؓ اور آپ کے ہم عقیدہ و مذہب سچے تابعداروں پر لاکھوں رحمتیں ہوں۔ قاتل اصحاب رسول اور ان کے دشمنوں پر ہر دور میں لاکھوں پھٹکاریں ہوں ---------- یہ تحریر اگر کسی بڑے افسر، صحافی، فریقین کے معتدل ذمہ دار علماء دین اور حضرت نبیؐ و علیؓ اور تمام صحابہ کرامؓ سے محبت رکھنے والے اصحاب کے سامنے آئی ہے تو میں خادم اہل بیتؓ وصحابہ کرام عرض کرتا ہوں کہ ذرا ٹھنڈے دل اور ایمانی جذبے سے عبداللہ بن سبا یہودی کی اس پارٹی اور ان کی ہر تاریخ میں مذکور اس منافقانہ کارستانی کو دیکھیں جانچیں اور خدا لگتی کہیں کہ یہ حضرت عثمانؓ پر بلوا کر کے شہید کرنے والے جنگ جمل بھڑکا کر پھر صلح کے بعد حضرت طلحہؓ وحضرت زبیرؓ کو شہید کرنے والے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے ۶ ہزار اونٹ کی مہار پکڑنے والے محافظوں کو بے دردی سے شہید کرنے والے پھر صفین میں ۷۰ ہزار مسلمان شہید کرنے کرانے تک تو بڑے مومن حیدار علی اور جنتی تھے۔ اب جب خارجی بن کر حضرت علیؓ سے لڑے قاتل بنے صلح کے جرم میں حضرت حسنؓ پر قاتلانہ حملہ کیا۔ پھر امام حسینؓ کو بلا کر غدر سے شہید کر کے اپنا ارمان پورا کر لیا اب برے بن گئے؟ ہر تاریخ دان مومن عقل مند تو یہی کہے گا کہ شہادت عثمان کے وقت بھی یہ برے اور گندے تھے۔ کہ حضور ﷺ نے حضرت عثمانؓ کے

قاتلوں کو منافق بتایا تھا۔ (مشکوۃ) میری اور حضور ﷺ کی بات پر یقین نہیں تو حضرت علیؓ کی زبان سے ملا باقر علی مجلسی کا سنایا ہوا فیصلہ پڑھئے اور سنی شیعہ نزاع اور مشاجرات صحابہ کی بحث کو دفن کیجئے۔ اور سب فرقے ختم ہو کر ون یونٹ مسلمان اور مومن بن کر پاکستان کی حفاظت کیجئے۔ خاتم المحدثین ملا باقر علی مجلسی۔ جو ۴۰ لاکھ مسلمانوں کے قتل عام کے بعد صفوی دور ایران اصفہان میں ہوئے اور ان کے ہزاروں صفحات کی تالیفات میں شاید ہی کوئی صفحہ و سطر ہو جس میں امہات المومنین سمیت تمام اکابر و اصاغر صحابہ کرامؓ پر طعن و تبرانہ ہو۔ اور ۳۰۰ سال پہلے کے اس متعصب ترین موذی رسول کو ہر شیعہ آج بھی خاتم المحدثین کہتا ہے۔ اور ۲۰ لاکھ ایرانیوں کا قاتل امام خمینی بھی اس کی ثقاہت پر کہتا ہے "بے وقوف نہ ہو مجلسی کی کتابوں سے مذہب شیعہ سیکھو" اپنی کتاب جلاء العیون صفحہ ۱۸۲ (فضائل علی) میں فرماتے ہیں

معتبر حدیثوں میں وارد ہے " کہ جب حضرت علیؓ اپنے ساتھیوں کی نافرمانی، منافقت، کفر اور مخالفت سے تنگ دل ہو گئے۔ جب سب سے پہلے اور افضل امام کے حیدار ان ۴ صفات والے تھے تو آپ سوچئے موجودہ دور کے مومن نما حیدار ان فتووں کے لائق کیوں نہیں؟۔ لشکر معاویہ حضرت کے علاقوں پر قبضے کر رہا تھا۔ اور حضرت کے ساتھی آپ کی مدد نہیں کر رہے تھے۔ (خود مشکل کشا ہو کر غیروں سے طلب مدد؟) تو آپ نے منبر پر فرمایا اللہ کی قسم کھا کر دعا کرتا ہوں کہ خدا مجھے تم سے اٹھا لے اور جنت کے باغوں میں جگہ دے .... پھر فرمایا اے اللہ میں ان سے تنگ آ گیا ہوں اور یہ مجھ سے تنگ آ گئے ہیں۔ میں ان سے دل برداشتہ ہو گیا ہوں۔ اور یہ مجھ

سے دل برداشتہ ہیں۔ اے اللہ مجھے وفات دے کہ ان سے آرام بخش اور ان کو ایسے شخص سے مبتلا کر کہ مجھے یاد کریں۔" (نہج البلاغہ، فروع کافی، روضہ کافی میں خطبات بھی ان کی مذمت ونفاق سے پُر ہیں)

سبائیوں کی منافقانہ تاریخ اور ایک غلط فہمی کا ازالہ

اب آپ بنظر انصاف سوچئے کہ ان کی شر انگیز حرکات پر تو تبصرہ نہ ہو۔ صرف طالبین قصاص کو ہی برا اور برغلط کہا جائے اور بھرپور پروپیگنڈہ سے تاریخیں بھر دی جائیں۔ یہی انصاف ہے؟ ہم اہلسنت مسلمان ان اکابر کی اجتہادی غلطی مان کر ان کو معذور بھی جانتے ہیں فجزاء سیئة سیئة مثلها کے تحت ان کو دفاع کا اپنے مقبول۔ بصرہ وشام۔ علاقوں میں شرعی حق حاصل تھا۔ طلب قصاص کا دعویٰ بھی حکم قرآنی تھا کتب علیکم القصاص فی القتلیٰ اور ولکم فی القصاص حیوۃ مقتولوں کا بدلہ لینا تم پر فرض ہے۔ اور بدلے میں ہی تمہاری زندگی ہے۔ حکومت بدلہ لینے میں معذور تھی۔ اگر پبلک بھی اپنے قائدوں کے ساتھ یہ مسئلہ نہ اٹھاتی تو بقول ابن عباسؓ سب پر پتھر برستے (ابن سعد) پھر ان کو باغی کہنا یا لکھنا ظاہری صورت میں ہے کہ وہ باغی بمعنی قصاص عثمان چاہنے والے تھے۔ تھانہ، عدالت اور ذمہ دار افسروں کے پاس اگر قاتل محفوظ ہوں تو آج بھی اس پر احتجاج اور مطالبہ کسی قانون میں جرم نہیں۔ انتظامی امور میں تیزی یا مداخلت تو کوئی کہہ سکتا ہے۔ مگر یہ حکومت پر چڑھائی یا اس کی معزولی۔ جسے شرعی بغاوت کہتے ہیں۔ ہرگز نہیں ہے۔ کیونکہ حضرت علیؓ کے جگری یار حضرت طلحہؓ وحضرت زبیرؓ نے۔ جنہوں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ

Scanned with CamScanner

کی تیسرے دن بیعت تب کی جب حضرت علیؓ اور تمام بنو ہاشم نے بھی کر لی۔ حضرت علیؓ کی بخوشی بیعت اس شرط پر کی تھی کہ آپ قاتلوں سے بدلہ لیں گے۔ 3 ماہ آپ سے وابستہ رہے اور مطالبہ کرتے رہے جب حضرت علیؓ کو یہ کہنا پڑا "میں ان سے کیسے بدلہ لوں هم يملكوننا ولا نملكهم" (نہج البلاغہ، طبری وغیرہ)

وہ ہمارے مالک بن بیٹھے ہیں۔ ہماری ملکیت، اختیار اور اطاعت میں نہیں ہیں۔ (کہ مجھے قتل کرنے کی دھمکی دیتے ہیں) تو حضرت طلحہؓ و حضرت زبیرؓ مجبوراً الگ ہوئے یا کئے گئے۔ حضرت علیؓ کی سپورٹ کے لئے انہوں نے مکہ جا کر مسلمانوں کے مشورہ سے فوج بنائی۔ اپنے مقبول شہر بصرہ آئے۔ حکیم بن جبلہ ڈاکو قاتل عثمان نے ان پر جتھہ بنا کر حملہ کیا۔ یہ اسے قتل کرنے میں کامیاب ہوئے تو انہوں نے بصرہ پر بغاوت مشہور کر کے مرکزی حکومت کو بلالیا۔ جب تینوں بزرگ باہم ملے تو پتہ چلا کہ یہ سبائیوں کا پروپیگنڈہ ہے ورنہ یہ تو میرے حامی اور طالب قصاص عثمان ہیں۔ صلح ہوگئی۔ مگر سبائیوں نے اس میں اپنی موت جان کر رات کو دھوکے سے جنگ بھڑکا دی۔ حضرت علیؓ نے ایک حدیث سنا کر جو قابل تحقیق ہے۔ حضرت طلحہؓ و حضرت زبیرؓ کو اپنے ساتھ ملا لیا۔ ان کی طرف سے جنگ بند ہوگئی۔ مگر حضرت طلحہؓ و حضرت زبیرؓ کو سبائیوں نے نماز پڑھتے شہید کر دیا۔ حضرت عائشہؓ تو صلح کرانے آئی تھیں۔ مگر قاتل عثمان کمانڈر لشکر مالک بن ابراہیم اشتر نخعی نے آپ کے اونٹ پر دھاوا بول دیا۔ ام المومنینؓ کی حفاظت میں بنو ضبہ کے نوجوانوں نے باری باری مہار پکڑ کر 5 - 6 ہزار جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ مگر ام المومنین کو آنچ نہ آنے دی —— ان شہدا کو بدلہ خدا کی عدالت قیامت میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ

وازواجہ وسلم کی موجودگی میں ہی ملے گا۔۔۔ حضرت علیؓ نے اشترنخعی کی یہ سفاکانہ حرکت اور یکطرفہ مسلم کشی دیکھی تو جنگ روکنے خود تشریف لائے اونٹ کی ٹانگ کاٹ کر گرایا اہل بصرہ کی شکست کا اعلان کیا۔ بھائی محمد بن ابی بکر کے ذریعے حضرت عائشہؓ کو بحفاظت سنبھالا اور فرمایا:

"اے لوگو! یہ تمہارے پیغمبر (ﷺ) کی زوجہ محترمہ ہیں۔ دنیا اور آخرت میں ان سے عورتوں جیسی غلطی ہو گئی" یہی حضرت عمار بن یاسرؓ نے ان کو جنت میں حضور ﷺ کی زوجہ بتایا تھا۔ (تمام کتب تاریخ) حضرت علیؓ نے کئی بار اس جنگ میں حضرت عثمانؓ کے قاتلوں پر پھٹکار کی۔ سوچئے جو آج بھی حضرت عثمانؓ کے قاتلوں کا مداح ہو، حضرت عائشہؓ کو جنت میں حضور ﷺ کی بیوی نہ مانے کیا وہ مومن اور مسلمان ہے؟ یا دشمن رسول ہے۔ حضرت عائشہؓ کو حضرت علیؓ سے معاذ اللہ کوئی دشمنی نہ تھی۔ وہ برملا یہاں اور ہر جگہ حضرت علیؓ کی تعریف فرماتی ہیں۔ اہل سنت کی صحاح ستہ اور مسند امام احمد میں بیسوں احادیث موجود ہیں ان کو دشمن علی وہی کہتا ہے جو نور ایمان سے محروم، حضرت علیؓ کا نافرمان اور خون حسین کا کروڑ پتی تاجر ہے۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد مکہ کے بڑے اجتماع میں آپ سے بدیل بن ورقاء نے پوچھا ہم کس کی بیعت کریں۔ تو آپ نے فرمایا السلام علیہا حضرت علیؓ سے چمٹ جاؤ (بیعت کرلو) (طبری وغیرہ) زیادہ بدنام صرف ایک غلطی --- کہ حملہ آور سبائیوں کے آگے ہتھیار نہیں ڈالے ڈٹ کر مقابلہ کیا --- کی وجہ سے خال المومنین حضرت امیر معاویہؓ کو کیا جاتا ہے۔ مگر ان کی ۲۰ سالہ پرامن فتوحات سے لبریز گورنری اور ۲۰ سالہ پرامن خلافت کی لاتعداد خدمات کو خراج تحسین پیش نہیں کیا

جاتا۔ الٹا یہ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے حامیان علی پر سختی کی اور صرف چھ آدمیوں کو سزائے موت دی حالانکہ یہ سختی تو حضرت علیؓ کی مذکورہ بددعا کا آخری جملہ تھا۔ "کہ اے اللہ ان کو ایسے شخص سے ملا کہ مجھے یاد کریں" اس سختی کی وجہ ہر تاریخ نے یہ لکھی ہے کہ گورنر کوفہ زیاد بن ابیہ نے حضرت عثمانؓ کی تعریف اور قاتلوں کی مذمت کی ۵۰۰ سبائیوں نے اسے حضرت علیؓ کی مذمت جان کر جمعہ کی تقریر میں حملہ کر دیا لوگ زخمی ہوئے۔ جمعہ نہ پڑھا جا سکا۔ گورنر نے اپنے محل میں پناہ لی۔ پھر اس نے صرف ۴۰ آدمیوں کو گرفتار کرا کر دمشق بھیجا "کہ کوفہ کو بچانا ہے تو ان کو سزا دو" حضرت امیر معاویہؓ نے پڑتال کی۔ سفارشیں آئیں تو صبر و تحمل سے امن کا عہد لے کر چھوڑ دیے گئے۔ صرف چھ بچے ان کی نہ سفارش آئی نہ انہوں نے امن کا معاہدہ کیا۔ ایک حجر بن عدی کو نیک یا صحابی بھی کہا جاتا ہے۔ تو حضرت معاویہؓ نے ان کو قانوناً سزائے موت دے دی۔ اب اس سختی کو اچھالا جاتا ہے۔ مگر اسے امن کا ضامن نہیں سمجھا جاتا۔ کہ پھر کوئی ہنگامہ، فرقہ وارانہ تصادم، حکومت سے ٹکراؤ نہ ہوا۔ سابق حکومت کی طرح ۹۰ ہزار مسلمانوں کا خون سبائی نہ پی سکے۔ فرمان رسول کے مطابق حضرت حسنؓ و حضرت امیر معاویہؓ کی صلح و بیعت نے فتوحات عمری کی یادیں تازہ کر دیں۔

ملا باقر علی مجلسی نے حق الیقین صفحہ ۲۰۹ پر لکھا ہے

"کہ معاویہ (حضرت علیؓ کے مخالف نہ تھے) آپ کے فضائل کا برملا اعتراف کرتے تھے۔ اور چاہتے تھے کہ وہ آپ کو شام کی گورنری پر برقرار رکھیں وہ اور تمام اہل شام حضرت علیؓ کی بیعت خلافت کر کے آپ کی حکومت برقرار رکھیں"

(مگر سبائیوں نے معزولی کا حکم دلا کر پھر جنگ کی دھمکی دے کر حالات بگاڑ دیے۔

جیسے انہوں نے شہادت عثمانؓ سے پہلے کہا تھا

''معاویہ! ہماری حکومت آنے والی ہے ہم تم سے نمٹیں گے''(طبری)

دنیا کی کسی تاریخ سے یہ ثابت نہیں ہو سکتا کہ حضرت علیؓ یا بنو ہاشم نے حضرت امیر معاویہؓ پر ۲۰ سالہ گورنری میں کوئی اعتراض کیا ہو۔ پھر معزولی کیوں؟

تمام مکاتب فکر کے نیک مسلمانو!

یہ ہے مشاجرات صحابہ کی نازک بحث جس میں پڑنے سے اکابر اہل سنت نے ہم کو روکا ہے۔ کہ کسی کا دفاع کرنے پر دوسرے کی حق تلفی ہوئی جاتی ہے۔ تاریخ کی اس کچی بحث میں ہم نے حضرت علیؓ کی حکومت اور حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت امی عائشہؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کی صفائی پیش کی ہے۔ اصل مجرم و باغی قاتلان عثمان کو ہی حضرت علیؓ و حضرت نبیؐ کے فیصلے سے اور تاریخی حقائق سے ثابت کیا ہے۔

مشاجرات صحابہ میں خاموش رہیں

براہ کرم آپ بھی یکطرفہ کسی صحابی گروہ کی غلطیاں نہ نکالیں۔ باغی اور خدا کے قانون کے تارک ہونے کا فتویٰ نہ لگائیں۔ اور مسلمانوں کے اس متفقہ فیصلے پر صاد کریں۔

تلک دماء طهر الله منها ايدينا فلا نلوث بهم السنتا

والحاصل انهم خير الامة ...... الخ

(تحریر الاصول شرح تقریر الاصول جلد ۲ صفحہ ۲۶۰ از ابن ہمام)

یہ وہ (شہیدوں کے) خون ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہاتھوں کو ان

Scanned with CamScanner

کے خون سے محفوظ رکھا پس ہم کو (ان کی بدگوئی یا کسی ایک جماعت کی تحلیط کر کے) اپنی زبانوں کو ملوث نہ کرنا چاہئے۔ خلاصہ یہ ہے کہ وہ سب امت سے بہتر ہیں ان کا ہر فرد بعد والوں سے افضل ہے۔

یہی کچھ امام احمد بن حنبل المتوفی ۲۴۱ھ امام حسن بصری المتوفی ۱۱۰ھ امام اوزاعی فقیہ شام فرماتے ہیں۔ (البدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۱۳۰)

حضرت مجدد الف ثانی المتوفی ۱۰۳۴ھ متقدمین کے اسی فیصلہ پر ہیں۔ (کہ اختلافات صحابہ میں کسی پر گرفت نہ کی جائے) مکتوبات جلد ۳ صفحہ ۲۹ پر ہے۔

معلوم ہونا چاہئے کہ صحابہ کرامؓ کے اختلافات میں دخل دینا اور ان میں صحیح و غلط کا حکم لگانا کمال بے ادبی اور بڑی بدنصیبی کی بات ہے۔ سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ ان اختلافات و تنازعات کو اللہ کے علم کے سپرد کریں اور تمام صحابہ کو نیکی کے بغیر یاد نہ کریں اور ان سے محبت کو حضورؐ سے محبت سمجھیں۔ کیونکہ یہ حدیث صحیح ہے کہ جس نے میرے صحابہ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی۔ اور جس نے ان سے دشمنی کی تو میری دشمنی کی وجہ سے ان سے دشمنی کی۔

(رسالہ تائید اہل سنت صفحہ ۵۹)

امام شافعی المتوفی ۲۰۴ھ فرماتے ہیں اور یہی حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ المتوفی ۱۰۱ھ سے مروی ہے۔

"یہ وہ خون ہیں کہ اللہ نے ان سے ہمارے ہاتھوں کو بچایا تو ہم (ان پر تبصرے کر کے) اپنی زبانوں کو کیوں داغدار کریں"

Scanned with CamScanner

خود حضرت علیؓ نے اہل شام کو اپنے برابر ایمانیات والا اور خود کو قتل عثمان سے بری بتایا ہے۔(نہج البلاغہ) نیز فرمایا لوگو! شامیوں کو برا نہ کہو۔ انہوں نے سمجھا کہ ہم غلطی پر ہیں۔ ہم نے ان کو غلطی پر سمجھا۔ (بیہقی)

اس مسئلہ پر راقم کی کتاب ''عدالت حضرات صحابہ کرامؓ'' کے ساڑھے تین سو صفحات میں ۸ ابواب - خاتمہ اور خاص قاتلین وفاع صحابہ کرامؓ پر تسلی بخش ایمان افروز تفصیلی ابحاث موجود ہیں۔ اس کی طرف مراجعت فرمائیں۔

آخر میں امام بخاری کے ایک حوالہ اور آیت قرآنی پر یہ نازک بحث ختم کرتا ہوں۔

فضل بن زیاد کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ (امام بخاریؒ) سے سنا جب کہ آپ سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا گیا جو حضرت امیر معاویہؓ اور حضرت عمر بن العاصؓ کی شان میں کمی کرے کیا اسے رافضی کہا جائے گا؟

فقال انه لم یجترئ علیھا الا وله خبیئة سوء ما انتقص احد احدا من الصحابة الا وله داخلة سوء

(البدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۱۳۹)

(ترجمہ) تو امام بخاری نے فرمایا ان دونوں حضرات پر طعن کی وہی جرأت کرے گا جو بد باطن ہوگا۔ صحابہ میں سے کسی پر بھی جو طعن کرے گا وہ ضرور باطن میں برا ہوگا۔

مہاجرین والانصارؓ کے بعد تا قیامت آنے والے مسلمانوں کی تعریف میں خدا فرماتے ہیں۔ جو لوگ ان کے بعد آئیں گے تو وہ (بشرط ایمان) یہ دعا مانگیں گے

''اے اللہ ہمیں بخش اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی بخش جو ہم سے پہلے

Scanned with CamScanner

صحابہ و مومنین ہو گذرے اور ہمارے دل میں ان کا کینہ و کھوٹ نہ آنے دے اے ہمارے رب آپ بڑے مہربان و رحیم ہیں۔

(پارہ ۲۸ سورۃ حشر رکوع ۱)

حضرت ھارون علیہ السلام کے مشابہ حضرت علیؓ کی فضیلت والی حدیث میں ان منافقوں کی مذمت اور تردید اسی طرح کرنی پڑی جیسے حضرت ھارون کو نقصان پہنچانے والے سامری اور اس کے مخالف ھارونؑ گروہ کی منافقت اور تردید ہر مسلمان کرتا ہے۔

رد رفض اور دفاع صحابہ میں بات لمبی ہوگئی۔ختم نبوت پر مزید احادیث ملاحظہ فرمائیں

حدیث نمبر 7: حضرت ابو قُتیلہ کہتے ہیں

قال رسول اللہ ﷺ لا نبی بعدی و لا امۃ بعد کم فا عبدوا ربکم واقیموا خمسکم وصوموا شھر کم واطیعوا ولا ۃ امر کم تدخلو جنۃ ربکم رواہ الطبرانی و البغوی من الکنز

(ختم نبوت صفحہ ۲۵۷)

(ترجمہ) حضور ﷺ نے فرمایا لوگو! میرے بعد نہ کوئی نبی آئے گا نہ تمہارے بعد کوئی اور امت ہوگی۔تو اپنے رب کی عبادت کرو پانچ نمازوں کی پابندی کرو، رمضان المبارک کے روزے رکھو اپنے حاکموں کے حکم کی اطاعت کرو۔اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

یہ حدیث بھی صریح ہے کہ آپ خاتم النبیین ہیں نہ کوئی نیا نبی آئے گا نہ اس کی امت بنے گی۔ہاں حکام و خلفاء ہوں گے ان کی نیک باتوں میں اطاعت ضروری ہوگی۔

Scanned with CamScanner

ایسے منصوص من اللہ ائمہ اور خلفاء نہ ہوں گے۔ جو نبیوں سے افضل ہوں ان کی طرح معصوم اور صاحب کل و امت ہوں۔ ایسے ۱۲ مفترض الطاعت امام ہوتے تو آپ والا امر کا مبہم جملہ نہ فرماتے ان کے نام تعداد اور حیثیت بتاتے۔

حدیث نمبر 8: حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

میرے پاس جبرئیل آئے میں نے پوچھا میرے ساتھ ہجرت کون کرے گا؟ فرمایا ابو بکر کریں گے وہی آپ کے بعد امت کے خلیفہ ہوں گے اور آپ کے بعد آپ کی امت میں سے سب سے افضل ہوں گے۔

(رواہ دیلمی کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۳۸)

ابن عساکر کے حوالے سے حضرت علیؓ نے حضور ﷺ کا یہ فرمان نقل فرمایا ہے۔

خیر هذا الامة بعد نبیها ابو بکر و عمر

(کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۳۳)

نبی (ﷺ) کے بعد اس امت کے سب سے افضل ابو بکرؓ پھر عمرؓ ہیں۔

حضرت زبیرؓ بھی راوی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

میرے بعد میری امت میں سب سے افضل ابو بکرؓ و عمرؓ ہیں۔

(کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۳۲)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت نبی ﷺ کے زمانے میں ہم کہتے تھے کہ

حضور ﷺ کے بعد اس امت میں سب سے افضل حضرت ابو بکرؓ پھر حضرت عمرؓ پھر حضرت عثمانؓ ہیں پھر کسی کو فضیلت نہ دیتے تھے (مشکوٰۃ)

ازالۃ الخفاء میں حضرت شاہ ولی اللہ نے لکھا ہے کہ ۸۰ سندوں سے حضرت علیؓ سے

یہ روایت مروی ہے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے

کہ اس امت میں سب سے پہلے اور افضل حضرت ابوبکرؓ، پھر حضرت عمرؓ ہیں

اہل سنت کا بعد نبوت اتفاق ہو گیا کہ حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ کے بعد حضرت علیؓ سب سے افضل ہیں۔

یہ حدیث جہاں خلفاء راشدینؓ کا افضل ترین امت ہونا بتاتی ہے یہ نبی تو نہ تھے۔ اگر بعد میں کوئی نبی ہوتا تو آپ اسے افضل بتاتے۔

حدیث نمبر 9: ابن جریر نے کتاب السنۃ میں حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے یہ حدیث مرفوع نقل کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

کہ خدا نے نبیوں اور پیغمبروں کے سوا تمام جہانوں پر میرے صحابہ کو چنا پھر میرے صحابہ سے ۴ یار چنے۔ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ۔ ان کو میرے سب صحابہ سے بہتر بنایا۔ یوں تو میرے سب صحابہ میں بہتری ہے۔ (خصائص الکبریٰ جلد ۲ صفحہ ۲۰۳)

حدیث نمبر 10: حضرت ابن عباسؓ راوی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

اللہ نے مجھے چار وزیروں سے امداد دی ہے۔ دو آسمانی وزیر حضرت جبرئیلؑ و حضرت میکائیلؑ ہیں اور دو زمینی وزیر حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ ہیں۔ اسے بزار اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

(خصائص الکبریٰ جلد ۲ صفحہ ۲۰۰، بحوالہ ختم نبوت صفحہ ۳۰۷)

یہ احادیث صحابہ کا سب سے افضل ہونا بتاتی ہیں۔ حالانکہ وہ نبی نہ تھے۔ تو معلوم ہوا کہ بعد میں ایسا نبی یا امام معصوم نہ آئے گا جو ان صحابہؓ سے افضل ہو۔

ختم نبوت اجماع امت کی روشنی میں

(1) صحابہ کرامؓ کا سب سے پہلا اجماع ختم نبوت پر ہوا اور اس کے منکر کو مرتد اور واجب القتل قرار دیا گیا۔ جب آخر عہد نبوت میں مسیلمہ کذاب نے دعویٰ نبوت کیا اور اس کی بڑی جماعت یمامہ میں پیدا ہوگئی۔ حضور ﷺ نے برہمگی ظاہر فرمائی اور حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو بھیج کر زبردست جنگ لڑی وہ حضرت امیر معاویہ، حضرت عکرمہ بن ابی جہل اور حضرت وحشی ابن حرب رضی اللہ عنہم کے ہاتھوں جہنم رسید ہوگیا۔ اور اس کا بڑا لشکر مارا گیا۔ باقی بھاگ گیا۔ گو صحابہ کرامؓ بھی کافی شہید ہوئے تھے۔ تبھی تو حضرت عمر فاروقؓ نے قرآن جمع کرنے کا مسئلہ اٹھایا تھا۔ حالانکہ مسیلمہ بھی مرزا کی طرح حضور ﷺ کی رسالت کا منکر نہ تھا۔ اس کے سامنے آذان میں اس کا موذن اشہدان محمدا رسول اللہ بھی کہتا تھا (طبری) اس کے باوجود اسے کافر قرار دے کر قتل کیا گیا۔ بعد خلافت یہ صحابہ کرامؓ کا سب سے پہلا اور بڑا اجماع ہے۔

(2) اسود عنسی اور طلیحہ اسدی نے نبوت کے دعوے کئے۔ اسود عنسی کو صحابہ کرامؓ نے قتل کر دیا۔ طلیحہ شام کی طرف بھاگ گیا۔ ہاتھ نہ آسکا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی وفات کے بعد پھر خود بخود مسلمان ہوگیا۔

(کتاب المحاسن والمساوی، جلد ا صفحہ ۹۳ للبیہقی)

(3) خلیفہ عبدالملک بن مروان کے عہد میں حارث نامی ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا تو خلیفہ نے علماء کے مشورہ سے اسے سولی پر چڑھا دیا۔

Scanned with CamScanner

(4) ملا علی قاری شرح فقہ اکبر صفحہ ۲۰۲ میں فرماتے ہیں:

ودعوی النبوۃ بعد نبینا ﷺ کفر بالاجماع

(ترجمہ) حضرت نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا تمام مسلمانوں کے اتفاق سے کفر ہے۔

(5) علامہ ابن حجر مکی اپنے فتاویٰ میں فرماتے ہیں۔

ومن اعتقد وحیا بعد محمد ﷺ کفر باجماع المسلمین

(ترجمہ) جو شخص حضرت محمد ﷺ کے بعد (کسی پر یا اپنے اوپر) وحی آنے کا معتقد ہو وہ باجماع مسلمین کافر ہے۔

روافض کا ختم نبوت سے انکار

حضرت علیؓ سچے مسلمان عاشق رسول اور پابند سنت تھے۔ عہد نبوت دور خلافت راشدہ اور اپنی خلافت میں پابند شرع بن کر رہے۔ حضرت علیؓ نے نبوت کا اپنی عصمت اور خطاء ونسیان سے پاکی کا اپنے اوپر وحی آنے کا، پیغمبروں سے افضل اور حضور ﷺ کے برابر ہونے کا، اپنی الگ جماعت مومنین کا، اپنے کلمے کا اپنے سے اختلاف رکھنے والوں کے کفر کا اپنی منصوص امامت کا خلیفہ بلافصل ہونے کا نہ کبھی دعویٰ کیا۔ نہ کسی اپنے عمل وفعل سے اس کا اظہار فرمایا۔ یہ سب غالی سبائیوں، مجوسیوں نے " مدعی سست گواہ چست " بن کر دعاوی کئے۔ پھر وہ مرور زمانہ سے نظریات بن گئے۔ قرآن وسنت نبویؐ سے محروم اور جماعت رسولؐ سے دشمنی رکھنے والوں نے اسے اپنا مذہب بنالیا۔ تقیہ، تخریب کاری اور عالمی پروپیگنڈہ اور بے دینی

ذرائع ابلاغ سے ایسے مشہور کیا کہ آج ایک صرف دینوی تعلیم یافتہ طبقہ اسے اپنا مذہب بنا بیٹھا ہے۔ اس کے برعکس حضرت علیؓ کے اسلامی افکار و نظریات یہ ہیں۔

(1) سب سے بڑا جھگڑا منصوص من اللہ امامت وخلافت بلا فصل کا ہے۔ جب آپ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے بالمقابل نہ خلیفہ ہونے کا دعویٰ کیا۔ نہ اپنے حامیوں سے بیعت لی۔ بلکہ احتجاج طبرسی اور تمام شیعہ علماء کے اقرار کے مطابق (بادل نخواستہ) آپ نے بھی حضرت ابو بکر صدیقؓ کی بیعت کر لی۔ اور وہ سب مسلمانوں کے متفقہ خلیفہ قرار پائے۔ اگر آپ منصوص من اللہ مثل پیغمبر یا نبوت سے افضل امام ہوتے تو ایسا ہرگز نہ کرتے۔ کیا حضور ﷺ نے بھی صنادید قریش کو لیڈر مانا تھا۔ یا ان کی اتباع کی تھی۔ جبکہ حضرت علیؓ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ و حضرت عمر فاروقؓ کے برحق خلیفہ ہونے کی تصدیق کی۔ فرمایا

"حضور ﷺ کے بعد مسلمانوں کے حاکم (ابو بکرؓ و عمرؓ) ایسے بنے کہ خود بھی شریعت پر ثابت قدم رہے اور لوگوں کو بھی شریعت پر ثابت قدم رکھا۔ یہاں تک کہ اسلام نے اپنا سینہ زمین پر ٹیک دیا (یعنی وہ خوب مستحکم اور مضبوط ہو گیا) (نہج البلاغہ)

حضرات شیخین کی طرح حضرت عثمانؓ کے بھی وزیر و مشیر خیر خواہ بن کر رہے جب ان کی شہادت کے بعد سبائیوں نے آپ کو خلیفہ بنانے میں جلدی کی تو فرمایا یہ حق تم کو نہیں مہاجرین و انصار کا ہے۔ وہ جسے چاہیں خلیفہ چنیں۔ تو وہی خلیفہ برحق اور خدا کا پسندیدہ اور بنایا ہوا امام ہوتا ہے۔ یہی اپنی دلیل حقانیت امیر شام کو بھی لکھ بھیجی تھی اسی موقعہ پر فرمایا دعونی والتمسوا غیری ...... الخ (نہج البلاغہ) مجھے چھوڑو

میرے سوا کسی اور کو خلیفہ چنو ۔ تم جسے بھی چنو گے میں تم سے زیادہ اس کا تابعدار رہوں گا۔ انا لکم وزیرا خیر لکم منی علیکم امیرا ۔ میں تمہارے لئے خلیفہ کا وزیر بن کر رہوں تم پر امیر بننے سے بہتر ہے۔ (نہج البلاغہ)

یہ فرمان تجربات میں بھی سچا ہے۔ اگر آپ منصوص من اللہ ہوتے تو ایسا ہرگز نہ فرماتے

خطبہ صفین میں فرمایا

لوگو! مجھے حق بات بتانے سے نہ رکنا۔ کیونکہ میں اپنے نفس پر مطمئن نہیں کہ اس سے غلطی نہ ہو ہم سب خدا کے بندے اور اس کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ (نہج البلاغہ)

اصول کافی جلد ا صفحہ ۱۴۲ مطبوعہ تہران کتاب التوحید کے خطبہ میں آپ نے فرمایا

"خدا کی سب نعمتوں پر اور اس کی تمام خوبیوں پر اس کی پوری تعریف کرتے ہیں۔ اپنے کاموں کی بھلائی اسی کی ہدایت سے مانگتے ہیں۔ اپنے اعمال کی برائیوں سے پناہ مانگتے ہیں۔ جو گناہ ہم سے ہو چکے اس سے ان کی معافی چاہتے ہیں۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود، حاجت روا، کارساز نہیں اور حضرت محمد (ﷺ) اس کے بندے اور پیغمبر ہیں۔ اس نے آپ کو حق دے کر حق کی طرف بلانے والا نبی بنا کر بھیجا۔ تو اس نے ہمیں گمراہی سے سیدھی راہ دکھائی اور ہمیں جہالت سے چھڑا لیا۔ جس نے بھی اللہ اور اس کے رسول کی تابعداری کی اس نے بڑی کامیابی پائی"

ہم مسلمان غور سے سوچیں کہ عقیدہ عصمت اور پیدائشی لدنی عالم و ہادی ہونا اس خطبہ

Scanned with CamScanner

مرتضوی سے معلوم ہوتا ہے؟ یا یہ غلو ہے؟ اب شیعوں کا یہ غلو اور حدود سے تجاوز بھی دیکھئے کہ خدا نے تو انبیاء کرام کے تذکرہ کے بعد فرمایا

"ہم نے خوشخبری سنانے والے اور ڈرانے والے رسول بھیجے تا کہ لوگوں کے لئے اللہ پر پیغمبر بھیجنے کے بعد حجت نہ رہے (سورۃ نساء آیۃ ۱۶۵ پارہ ۶ رکوع ۳)

مگر انہوں نے حضور ﷺ کی ہستی اور قرآن وسنت کے بعد بھی ۱۲ خدا کی اور حجتیں بنالیں اور ایمان نہ ماننے والے سب مسلمانوں کو کافر مان لیا۔ سب سے معتبر ان کی کتاب اصول کافی جلد ۱ صفحہ ۱۶۸ سے ۴۳۸ تک کتاب الحجۃ ہے۔ اس میں ۳۰۷ احادیث حضور ﷺ سے اور حضرت علیؓ سے نہیں بلکہ کوفی راویوں نے دو تابعی بزرگ حضرت امام باقرؒ اور حضرت امام جعفر صادقؒ سے روایت کی ہیں۔ حالانکہ یہ دو بزرگ مدنی تھے۔ عمر بھر مدینہ میں مسند نبوی پر محدث رہے۔ مگر کسی مدنی سنی عالم نے تو ان سے ایسی روایات نہیں کیں۔ ان روایات میں پیغمبروں کی یہ تمام صفات نبوت ۱۲ اماموں میں بتائی ہیں۔ صرف ان کو پیغمبر کہنا مکروہ کہا ہے۔ جیسے آپ ہماری کتاب لاجواب "تحفہ امامیہ" کا آٹھواں باب اس رسالہ میں ابھی پڑھیں گے۔ اور شیعہ مرزائی عقائد اور گالیوں میں کوئی فرق معلوم نہ ہوگا۔

چند باتیں یہاں بھی ملاحظہ فرمالیں۔

(1) کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (پارہ ۲۶ رکوع ۶ - ۱۲) پڑھنے والے ڈیڑھ ارب مسلمانوں کو شیعہ ہرگز مومن نا جی مسلمان نہیں مانتے۔ بلکہ "علی ولی اللہ وصی رسول اللہ و خلیفتہ بلا فصل" پڑھنے والوں کو ہی مومن جنتی مانتے ہیں۔

(2) پانچ نمازیں پانچ اوقات میں بھی پڑھنے کے تارک یا منکر ہیں۔

(3) بلا سکہ سونا چاندی کرنسی نوٹ اور مال تجارت پر زکوۃ کے قائل نہیں۔ ہاں عمر میں ایک مرتبہ خمس برائے امام اور زرعی پیداوار پر کچھ عشر کے قائل ہیں۔

(4) حج وعمرہ سے ۲۰ گنا افضل امام حسینؓ کے روضہ کی زیارت کو کہتے ہیں۔ حاجی سے زیادہ زواری کی عزت کرتے ہیں۔

(5) اس قرآن کو ہرگز حجت کامل اور سچا بے عیب نہیں مانتے۔ بلکہ اصلی پورا سچا وہ قرآن مانتے ہیں جو ۱۲۰۰ سال سے امام مھدی کے پاس غار میں ہے۔ ہر شیعہ کا یہ عقیدہ ہے۔ (مجالس المومنین جلد ا صفحہ ۳۳۵)

(6) حضور خاتم النبیین ﷺ کے ہاتھ پر ۵ - ۱۰ آدمیوں کو بھی ہدایت یافتہ مومن نہیں مانتے صرف حضرت امام حسینؓ و حضرت علیؓ کو مرکز ایمان مانتے اور رسولوں سے افضل کہتے ہیں۔ (اصول کافی جلد ا صفحہ ۱۷ طبع لکھنؤ)

(7) شیعہ مجتھد سید محمد یاور حسین جعفری سولہ مسئلے صفحہ ۱۰۰ - ۱۰۱ مطبوعہ سانده کلاں لاہور پر لکھتا ہے۔

''بہر کیف حضرت علی رسول بھی ہیں امام بھی ہیں۔ اور حضرت محمد کے وزیر بھی ہیں۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ بارہ کے بارہ ہی رسول اور امام تھے''

(8) حضور خاتم النبیین علیہ السلام کے تمام صحابہ کرامؓ کو مرتد کہتے ہیں۔

''امام باقر نے فرمایا حضور ﷺ کے بعد تمام صحابہ مرتد ہو گئے۔

سوائے ۳ کے۔ ابوذر، مقداد، سلمان''

(رجال کشی صفحہ ۸۔ اصول کافی جلد ۲ صفحہ ۳۴۴، مجالس المومنین جلد ۲

صفحہ ۳۳۴، منتہی الآمال، حیات القلوب، حق الیقین مجلسی وغیرہ)

اس لئے حضرت پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ نے غنیۃ الطالبین باب ردفرق باطلہ میں اس فرقہ کا ذکر کر کے ختم نبوت کے منکر کو مشرک اور بدترین کافر کہا ہے۔ اور بددعائیں دی ہیں۔

اسی طرح علامہ ابن تیمیہؒ، مجدد الف ثانیؒ اور شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے اپنی کتابوں میں ان کے عقائد ذکر کر کے ان کو ختم نبوت کا منکر اور کافر کہا ہے۔

(مزید دیکھئے ہماری کتاب "سیف اسلام" کے کلمات تخریج و شریں تا صفحہ ۳۴)

اب جگر تھام کر ایک سوال کے جواب میں "مرزائی شیعہ کا ختم نبوت میں انکار" غور سے پڑھئے۔

اس باب کا پہلے سے ربط:

ہم نے ۱۹۷۶ء میں ایک بڑا شیعہ کا چارٹ "میں کیوں شیعہ ہوا" کا علمی جواب "تحفۃ الاخیار" کے نام سے لکھا تھا۔ پھر اسے ہی مفصل ۵۰۰ صفحات میں "تحفہ امامیہ" کے نام سے لاجواب تحقیقی کتاب میں شائع کیا۔ یہ اس کا آٹھواں باب ہے۔ جس میں عقیدہ ختم نبوت میں فرقہ مرزائیہ اور شیعہ عقائد کا تقابل کیا گیا ہے۔ ہم من وعن اسے اس رسالہ کا دوسرا باب بنا کر شائع کر رہے ہیں۔ اس چارٹ میں مسلمانوں پر جو ۳۳ سوالات کئے گئے تھے یہ اس کا سوال نمبر ۲۱ ہے۔ کہ اس نے ۱۲ خلفا والی حدیث کو اپنے ائمہ اثنا عشر پر منطبق کیا ہے۔ اس لئے یہ پہلے دو صفحے اس مضمون پر ہیں۔ آگے پورا باب اپنے اصل موضوع ختم نبوت سے مربوط ہے۔

باب دوم

عقیدہ امامت در پردہ ختم نبوت کا انکار ہے

سوال نمبر ۲۱: کیا کوئی روایت بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، ابن داؤد، نسائی ان کے علاوہ مشکوٰۃ اور موطا امام مالک یعنی آٹھ کتابوں میں مل سکتی ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ، امام حسن، امام حسین، امام علی زین العابدین، امام محمد باقر، امام جعفر صادق، امام موسیٰ کاظم، امام علی الرضا، امام محمد تقی، امام علی نقی، امام حسن عسکری، امام صاحب العصر والزمان علیہم السلام اہلسنت والجماعت کے بارہ امام ہیں۔ اگر نہیں تو اپنے بارہ اماموں کے نام بتائیں جبکہ حضور ﷺ نے فرمایا! عن جابر بن سمرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یزال الاسلام عزیزا الیٰ اثنی عشر خلیفۃ کلھم من قریش. (مشکوٰۃ)

کیا آپ کے بارہ امام وہی تو نہیں جن کا تذکرہ تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۸ اور شرح فقہ اکبر صفحہ ۷۶ پر درج ہے۔ ارے ان میں تو چھٹا یزید بن معاویہ ہے۔ اس فرمان رسول ﷺ میں من مات ولم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ جاھلیۃ (منصب امامت صفحہ ۴۷) غور سے پڑھ اور سمجھ کر فیصلہ دیں۔

الجواب: ابن داؤد کسی کتاب کا نام نہیں ہے۔ ابوداؤد نام ہے جو صحاح ستہ اہلسنت میں شامل ہے۔ افسوس کہ جو شخص اہل سنت کی صحاح ستہ کے نام نہیں جانتا وہ اہلسنت پہ اعتراض کرتا ہے۔ بلکہ سابق سنی عالم ہونے کا مدعی ہے۔ اس کے جھوٹے اور پُرفریب دعویٰ کی حقیقت اسی سے نمایاں ہے۔

Scanned with CamScanner

اہلسنت کا معیار امامت:

اس حدیث کا مفہوم اور ۱۲ خلفاء کی تعیین سے قبل ہم اس حقیقت کو علم نشرح کرتے ہیں کہ لفظ خلافت پر مشتمل اس حدیث کو معترض اپنے فاسد مذہب اور عقیدہ امامت پر کیسے منطبق کرنے کی جرأت کر رہا ہے۔ حالانکہ سنی نقطہ نظر سے خلافت اور عند الشیعہ تصور امامت میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ اہلسنت کے ہاں خلافت وامامت ایک انتظامی عہدہ ہوتا ہے۔ جو پیغمبرؑ کی پیروی سے آپ کی جانشینی وحکمرانی کا نام ہے۔ خلیفہ نہ نبی سے افضل یا اس کے مساوی ہوتا ہے نہ وہ مستقل مطاع اور نبی کی طرح مفترض الطاعۃ ہوتا ہے۔ نہ وہ حلال وحرام کرنے میں خود مختار ہوتا ہے نہ اس پر وحی آتی ہے نہ وہ قرآن پاک اور سنت نبوی کے علاوہ کسی تیسری وحی یا آسمانی کتاب و ہدایت کا حامل ہوتا ہے۔ نہ اس کے لئے عصمت شرط ہے نہ اس سے اختلاف کفر ہے۔ نہ اس کے نام کا کلمہ ہے۔ نہ اس کی تعلیم، تعلیم نبوی کے متوازی ہے۔ نہ اس کے نام کی الگ امت بنام شیعہ فلاں ہوتی ہے۔ نہ اس کا نام بطور ورد و استغاثہ استعمال کرنے کی اجازت ہے بلکہ امام وخلیفہ کا منصب صرف اس قدر ہے کہ وہ شرائط خاصہ کے تحت اس کا اہل ہو۔ اشارۃ النص استخلاف نبوی یا انتخاب عامہ کے تحت اس عہدہ کو سنبھالے اور حکومت وطاقت کے ذریعے قرآن وسنت کو نافذ کرے اور انتظام مملکت کو سرانجام دے۔ تمام جائز امور میں اس کی اطاعت ضروری ہے۔ اور مخالفت د انکار حرام ہے۔ اہلسنت کے ہاں ایسے منتظم شرعی خلیفہ مقتدر کے لئے یہ شرائط ہیں۔

(۱) مسلمان ہو۔ (۲) عاقل بالغ ہو۔ (۳) مرد ہو۔ (۴) متکلم اور سمیع وبصیر ہو۔

(۵) مجتہد ہو۔(۶) بہادر اور صاحب الرائے ہو۔(۷) عادل و منصف ہو۔
(۸) قریشی النسب ہو۔(۹) علی قول الاصح کتابت بھی شرط ہے۔(ازالۃ الخفاء)
مذکورہ بالا تنی حدیث اسی قسم کے خلفاء کی پیشگوئی پر مبنی ہے۔

شیعہ کے ۱۲ امام ہرگز مراد نہیں :

اس حدیث کا شیعہ کے ۱۲ ائمہ کے ساتھ نہ کوئی تعلق ہے نہ ان کی امامت کے تصور کی قرآن وسنت میں کوئی گنجائش ہے۔ کیونکہ وہ منصب رسالت کے متوازی اور ختم نبوت کے عین برعکس ہے۔ امامیہ حضرات کے اس عقیدے کا حاصل یہی ہے کہ کوئی شخص قرآن وسنت کی شریعت سے آزادی حاصل کر کے اماں خود ساختہ شریعت پر عمل کا دعویدار بن جائے۔ اگرچہ وہ عملاً اس کا بھی تارک اور ہوائے نفس کا پیروکار ہو۔ ہم یہاں شیعہ کی سب سے مستند اور عظیم مذہبی کتاب اصول کافی کے کتاب الحجہ سے تخیل امامت کا تعارف کراتے ہیں۔ تا کہ ان کے ختم نبوت کے منکر ہونے پر شک وشبہ نہ رہے۔

(۱) امام بھی نبی کی طرح مرسل من اللہ ہوتا ہے :

باب الفرق بین الرسول و النبی و المحدث میں ہے۔

...............راوی نے پوچھا کہ امام کا مقام کیا ہے؟ تو امام باقرؒ نے فرمایا۔

"یسمع الصوت ولا یریٰ ولا یعاین الملک ثم تلا ھذہ الآیہ
وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی ولا محدث (کافی ص ۱۷۶)

(ترجمہ) امام فرشتہ سے وحی کی آواز سنتا ہے مگر مشاہدہ اور معاینہ نہیں کرتا۔ پھر یہ آیت پڑھی کہ ہم نے تم سے پہلے کوئی رسول، نبی اور محدث (امام) نہیں بھیجا"

اس باب میں تین اور ایسی حدیثیں بھی ہیں جن میں محدث کے عنوان سے امام کو بھی مرسل من اللہ اور مہبط فرشتہ تسلیم کیا ہے اور سورۃ حج کی آیت محولہ میں " ولا محدث " کا اضافہ کر کے تحریف کی ہے۔ اہل حق شیعہ کے برخلاف ان احادیث سے یہ استدلال کر سکتے ہیں کہ امامت نبوت سے کم تر رتبہ ہے کیونکہ نبی و رسول فرشتہ وحی کو دیکھتا بھی ہے اور امامت کو نبوت سے افضل کہنا قرآن کریم اور احادیث ائمہ کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔ و کلاً فضلنا علی العلمین (انعام رکوع ۱۰)۔ ہر ایک پیغمبر کو ہم نے سب جہانوں پر فضیلت دی ہے پھر رسول و نبی کے بعد ان کا تیسرا نمبر ہے

(۲) امام بھی پیغمبر کی طرح حجۃ اللہ ہے

باب ان الارض لا تخلوا من حجۃ میں ہے۔ امام علی رضا فرماتے ہیں۔

ان الحجۃ لا تقوم للہ علیٰ خلقہ الا بامام حتیٰ یعرف

(ترجمہ) امام کے بغیر اللہ کی حجت مخلوق پر نہیں ہو سکتی حتیٰ کہ اس کا پہچاننا ضروری ہے حدیث ہذا میں حصر کے ساتھ حجۃ اللہ کو امام میں محدود کر دیا ہے۔ انبیاء علیہم السلام کا ذکر نہیں کیا۔ حالانکہ اللہ پاک یہ منصب صرف پیغمبروں کو عطا فرماتے ہیں۔

رسلاً مبشرین و منذرین لئلا یکون للناس علیٰ اللہ حجۃ

بعد الرسل (سورۃ نساء ۲۳ رکوع)

(ترجمہ) ایسے رسول (جو) خوشخبری دینے والے (بھی) تھے اور ڈرانے والے بھی تاکہ ان کے آنے کے بعد کوئی حجت باقی نہ رہے۔ (ترجمہ مقبول)

(۳) امام پر ایمان اور تمام دینی امور اس کی طرف لوٹانا ضروری ہے:

Scanned with CamScanner

باب معرفۃ الامام و الرد الیہ میں ہے امام جعفرؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص ہم اہل بیت کے امام کو نہیں مانتا

فانما یعرف ویعبد غیر اللہ ھکذا واللہ ضلالاً

بلاشبہ وہ غیر اللہ کو مانتا اور بخدا غیر اللہ کی گمراہی سے عبادت کرتا ہے۔

حالانکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

فان تنازعتم فی شیء فردوہ الیٰ اللہ والرسول ان کنتم تومنون باللہ والیوم الآخر (سورۃ نساء رکوع ۸)

(ترجمہ) پھر اگر کسی معاملے میں تم آپس میں جھگڑ پڑو تو اسے اللہ اور رسول کیطرف پھیر دو بشرطیکہ تم اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو

معلوم ہوا کہ اولی الامر سے اختلاف کی صورت میں صرف خدا اور رسول ہی فیصل، آخری حجت اور مرجع عوام ہیں۔ اگر ان کے بعد امام ہوتا تو اس کا ذکر ضرور ہوتا۔

(۴) پیغمبر کی طرح امام کی اطاعت بھی فرض ہے:

باب فرض طاعۃ الامام میں ہے۔

عن ابی عبداللہ یقول نحن قوم فرض اللہ طاعتنا

(ترجمہ) امام ابو عبداللہ فرماتے ہیں ہم وہ قوم ہیں کہ اللہ نے ہماری اطاعت فرض کر دی ہے۔

حالانکہ قرآن پاک میں بیسیوں مقامات پر یہ جملہ آیا ہے۔ واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول۔ کہ تم اللہ کی اطاعت کرو اور اللہ کے رسول کی۔ صرف ایک مقام پر اولی

Scanned with CamScanner

الامر کی اطاعت کا ذکر ہے۔ مگر وہ بھی ضمناً اور تبعاً ہے۔ کہ ان سے اختلاف کی صورت میں خدا اور رسول کی طرف رجوع اور ان کی اتباع کرنی ہوگی (پارہ ۵ رکوع ۵) خدا اور رسول کی اطاعت پر ہی جنت کا وعدہ اور مخالفت پر جہنم کی جگہ جگہ وعید سنائی گئی ہے۔ البتہ ایک مقام پر مخالفتِ رسول کے ساتھ سبیل مومنین کی مخالفت پر جہنم کی وعید سنا کر اجماع امت کی حقانیت پر دلیل دی ہے۔ نیز یہ ارشاد صرف اتباع نبوی کو فرض قرار دیتا ہے۔ ما اٰتکم الرسول فخذوہ و ما نھٰکم عنہ فانتھو۔ (سورۃ حشر رکوع ۱) جس بات کا تم کو رسول حکم دیں مانو اور جس سے روکیں رک جاؤ۔

(۵) آئمہ ہی اللہ کی شریعت کے والی اور اس کے علم کا خزانہ ہیں:

یہ کافی کے اس باب کا ترجمہ ہے۔ باب ان الائمۃ ولاۃ امر اللہ و خزنۃ علمہ.

نیز امام جعفرؒ کی یہ حدیث ہے۔

ہم اللہ کی شریعت کے مالک، اس کے علم کا خزانہ اور اس کی وحی کا شاک ہیں۔

اور دوسری حدیث میں ہے کہ ہمارے عبادت کرنے سے اللہ کی عبادت کی گئی۔ اگر ہم نہ ہوتے تو اللہ کی عبادت نہ ہوتی۔ (صفحہ ۱۹۳)

حالانکہ یہ منصب صرف پیغمبروں کا ہے اور ایسے واضح تعلی آمیز الفاظ انبیاء علیہم السلام کے متعلق قرآن پاک میں نہیں ملتے۔ نہ وہ ارشاد فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پیغمبروں کے ذکر کے بعد فرماتے ہیں۔

اولٰئک الذین آتینھم الکتاب والحکم والنبوۃ ......

...... اولٰئک اللذین ھدی اللہ فبھدٰھم اقتدہ (انعام ع ۱۰)

وہ وہی ہیں جن کو ہم نے کتاب اور حکومت اور نبوت عطا کی پھر اگر (یہ کفار) ان چیزوں کا انکار کرتے ہیں تو (کچھ پرواہ نہیں کیونکہ) ہم نے تو یہاں لوگوں کے پیروی ہیں جو ان کے منکر نہیں ہیں وہ وہی تو ہیں جن کو اللہ نے راستہ دکھلایا ہے۔ پس اے رسولؐ تم انہی کے راستے پر چلو۔ (ترجمہ مقبول صفحہ ۱۶۵)

مذکورہ بالا دعاوی اور متکبرانہ الفاظ منصب نبوت میں شرکت کے دعویٰ اور نخوت و خود پسندی پر صریح دال ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی تو ایسے لفظ بول سکتا ہے مگر ہم ائمہ اہلبیتؓ کی طرف انہیں ہرگز منسوب نہیں کرسکتے۔

(۶) ائمہ اللہ کا نور ہیں:

اسی نام کے باب میں ہے کہ امام ابوالحسین سے اللہ کے اس ارشاد کے متعلق پوچھا گیا

یریدون لیطفوا نور اللہ بافواھھم و اللہ متم نورہ

(ترجمہ) کفار یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو منہوں سے بجھادیں۔

حالانکہ اللہ تعالیٰ اپنے نور یعنی امامت کو پورا کرنے والا ہے۔ اور امامت ہی نور ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

آمنوا باللہ و رسولہ و النور الذی انزلنا۔

(ترجمہ) کہ اللہ پر اس کے رسول پر اور اس کے نازل کردہ نور امامت علیؑ پر ایمان لاؤ۔ (کافی صفحہ ۱۹۶)

حالانکہ سیاق و سباق کی روشنی میں یہاں نور اللہ سے مراد اللہ کی توحید ہے۔ اس کے اتمام اور غلبے کا وعدہ فرمایا ہے۔ مگر شیعہ نے اس سے وہ امامت مراد لے لی جے

Scanned with CamScanner

عہد رسول ﷺ میں بھی بقول شیعہ کسی نے تسلیم نہ کیا۔ بعد از رسول ﷺ تو امامت سے غصب کر لی گئی۔ اور اس نور خدا امام کے گلے میں رسی ڈال کر کھینچا گیا۔ (جلاء العیون صفحہ ۱۳۵) اور اس منصب کو آپ کی اولاد سے ایسے دور رکھا گیا کہ وہ نور خدا آج ۱۲۵۰ سال سے ایک نامعلوم غار میں غروب ہو چکا ہے۔ اور وہ وعدہ خدائی آج تک شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکا۔ (العیاذ باللہ)

یہ تو نور وصفی کا بیان ہوا۔ اگر ائمہ کے نور اللہ ہونے سے ان کی ذوات کا غیر بشر اور نور من نور اللہ ہونا مراد ہو جیسے عامہ شیعہ کا آجکل یہ عقیدہ ہے۔ تو یہ شرک صریح ہے جب اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر سے یہ اعلان کروائیں ھل کنت الا بشرا رسولاً نہیں ہوں میں مگر ایک انسان رسول قل انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الی فرمایئے بلاشبہ میں تمہارے جیسا آدمی ہوں۔ مگر مجھے وحی آتی ہے تو آپ ﷺ کی بشری اولاد میں سے ۱۲ حضرات کیسے غیر بشر اور نور اللہ بن جائیں۔

(۷) ائمہ نبوت کا درخت اور مہبط ملائکہ ہیں:

کافی صفحہ ۲۲۰ میں ایک باب کا عنوان ہے۔ باب ان الائمۃ معدن العلم و شجرۃ النبوۃ و مختلف الملائکہ۔ امام جعفر صادق نے اپنے شاگرد خیثمہ سے فرمایا۔ ہم نبوت کا درخت ہیں۔ رحمت کا گھر ہیں۔ حکمت کے خزانے ہیں۔ علم کی کان ہیں۔ رسالت کی جگہ ہیں۔ فرشتوں کے اترنے کی جگہ ہیں۔ اللہ کے بھید کی جگہ ہیں۔ ہم اللہ کے بندوں میں اس کی امانت ہیں۔ ہم اللہ کا حرم اکبر ہیں اللہ کا ذمہ۔ اللہ کا عہد ہیں۔ جس نے ہم سے عہد پورا کیا اس نے اللہ سے عہد پورا کیا۔ جس نے

Scanned with CamScanner

ہم سے بدعہدی کی۔اس نے اللہ سے بدعہدی کی۔سوچئے نبی کی صفت کیا ہے؟

(۸) أئمہ اللہ کی زبان اور دروازہ ہیں :

کافی باب النوادر صفحہ ۱۴۵ میں ہے۔امام باقرؒ فرماتے ہیں۔

ہم ہی اللہ کی حجت ہیں۔اس کا دروازہ ہیں۔اس کی زبان ہیں۔اس کا چہرہ ہیں اس کی آنکھ ہیں۔ہم اللہ کے بندوں میں معاملات کے سرپرست ہیں۔
اور ایک روایت میں امیر المؤمنین علیؓ سے مروی ہے۔آپ نے فرمایا۔میں اللہ کی آنکھ ہوں۔اس کا ہاتھ ہوں۔اس کا پہلو ہوں۔اس کا دروازہ ہوں۔

"اپنے منہ میاں مٹھو بننا" اسی کو کہتے ہیں۔ہم تو پیغمبروں کی ذات وصفات میں شرکت کا تذکرہ کر رہے تھے غیر سے خدا بھی وحدہٗ لاشریک لہٗ نہ رہا اور اس کے بھی ہاتھ، آنکھ، پہلو، زبان وغیرہ اعضاء تسلیم کر کے أئمہ ان پر قابض ہو گئے۔حالانکہ اس کا ارشاد ہے لیس کمثلہ شیء۔اس کے مانند کوئی شئی نہیں۔ تعجب ہے اگر الگ موجود فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں مانا جائے تو اللہ پاک "وجعلوا لہ من عبادہ جزءا ان الانسان لکفور مبین" کفار نے اللہ کے بندوں کو اس کا جزء بنالیا بلاشبہ انسان کھلا کافر ہے۔سے کفر کا کھلا فتویٰ دیں اور أئمہ کو خدا کے اجزاء مانا جائے تو اسلام بن جائے

(۹) أئمہ عالم الغیب ہیں:

کافی میں ایک باب کا عنوان یہ ہے أئمہ جب علم غیب چاہتے ہیں غیب معلوم کر لیتے ہیں۔ایک کا عنوان یہ ہے أئمہ ما کان وما یکون یعنی گذشتہ وآئندہ تمام باتوں کا علم جانتے ہیں۔ان سے کوئی چیز مخفی نہیں ہے۔ صفحہ ۱۲۶ اور اس میں یہ حدیث ہے

کہ امام جعفر صادق نے فرمایا۔ میں ضرور جانتا ہوں جو کچھ آسمانوں میں ہے۔ اور جو کچھ زمین میں ہے۔ میں جانتا ہوں جو کچھ جنت میں ہے جو کچھ دوزخ میں ہے۔ میں جانتا ہوں جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ آئندہ ہوگا۔ حالانکہ ایسا قول اور ایسا عقیدہ قرآن کی بیسیوں آیات کی تردید اور خاصہ خداوندی میں ہاتھ ڈالنا ہے۔ جیسے اس کا ارشاد ہے۔ وللہ غیب السموت والارض (پارہ ۱۴) آسمانوں اور زمین کا غیب صرف اللہ کو ہے۔ وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمھا الا ھو۔ (پارہ ۷) غیب کے خزانے اور کنجیاں اسی کے پاس ہیں ان کو سوائے اس کے کوئی نہیں جانتا۔ ان اللہ یعلم غیب السموت والارض. بے شک اللہ آسمانوں اور زمین کا غیب جانتا ہے۔ قل لا یعلم من فی السموت والارض الغیب الا اللہ۔ (پارہ ۲۰) آپ فرمائیں آسمانوں زمین کی کوئی مخلوق علم غیب نہیں جانتی سوائے اللہ کے۔

(۱۰) ائمہ موت وحیات میں مختار اور اپنی موت کا وقت جانتے ہیں

اس عنوان کے باب صفحہ ۲۵۸ میں یہ حدیث ہے کہ امام جعفر صادق نے فرمایا۔ جو امام یہ نہ جانے کہ اسے کیا تکلیف آئے گی اور اس کا کیا انجام ہوگا۔ تو وہ خدا کی مخلوق پر اس کی حجت اور امام نہیں ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ غیوب خمس میں فرماتے ہیں وما تدری نفس بای ارض تموت (سورۃ لقمان) کوئی نفس یہ نہیں جانتا کہ وہ کس کس زمین میں مرے گا۔ نیز ارشاد ہے۔ ولکل امۃ اجل. فاذا جاء اجلھم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون۔ (سورۃ الاعراف رکوع ۴)

ارشاد قرآنی کے مطابق جب کوئی اپنے انجام اور موت کا وقت نہیں جان سکتا تو

اعتراف امام کے مطابق انبیاء علیہم السلام کے سوا کوئی بھی بندوں پر حجت خداوندی نہیں

(۱۱) ائمہ پیغمبروں کے ساتھ علم میں مساوی ہیں:

باب ان الائمۃ ورثوا علم النبی............ الانبیاء۔ صفحہ ۲۲۳ پر ہے۔ امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ سلیمان حضرت داؤدؑ کے وارث بنے۔ اور حضرت محمد ﷺ سلیمان کے اور ہم حضرت محمد ﷺ کے وارث بنے۔ اور ہمارے پاس توراۃ، انجیل، زبور اور الواح موسیٰ کی تبیان کا بھی علم ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو حضرت آدم سے تا حضور سب پیغمبروں کی سنتیں یعنی انبیاء کے تمام علوم عطا فرما دیے اور رسول ﷺ نے صیر ذلک کلہ عند امیر المومنین (صفحہ ۲۲۳) تمام حضرت امیر المومنین کے سپرد کر دیے۔ (یعنی حضرت علیؓ بعد لوازم نبی بن گئے)

(۱۲) ائمہ مستقل آسمانی کتابوں والے ہیں۔

باب فیہ ذکر الصحیفۃ والجفر والجامعۃ ومصحف فاطمہ علیہا السلام میں ہے کہ امام جعفر صادقؒ نے فرمایا ہمارے پاس جامعہ ہے۔ جس کا طول حضور ﷺ کے ذراع سے ۷۰ گز ہے۔ اس میں تمام مخلوق کے حالات لکھے ہیں۔ اس میں حلال و حرام کا بیان ہے۔ اور ہر وہ چیز ہے جس کی ضرورت (امت کو) ہوگی۔ حتیٰ کہ خراش اور طمانچے سے زخم کی بھی دیت مذکور ہے۔ جفر کے متعلق فرمایا ہے وہ ایک بڑا مخزن ہے جس میں تمام انبیاء و اولیاء اور بنی اسرائیل کے علماء کے علوم ہیں۔ اور یہ اتنے مختصر نہیں ہیں۔ پھر فرمایا۔ ہمارے پاس مصحف فاطمہ بھی ہے۔ وہ ایسا قرآن ہے جس

Scanned with CamScanner

میں تمہارے اس قرآن جیسے سہ گنا احکام ہیں۔ خدا کی قسم اس میں تمہارے قرآن کا
ایک حرف بھی نہیں ہے۔ صفحہ ۲۳۹۔ عیاں را چہ بیان۔ شیعہ کے ائمہ نے
کتاب اور سنت کے برعکس مذکورہ بالا خیالی کتب پر ہی اپنے مذہب کی بنیاد رکھی ہے۔
اور قرآن سے اس قدر جدائی ہے کہ اپنی طرف اس کی نسبت بھی نہیں کرتے۔ مخاطبین
کی طرف (قرآنکم) کی نسبت کرتے ہیں اور جس مصحف کی اپنی طرف نسبت کرتے
ہیں اس میں قرآن کے ایک حرف نہ ہونے کا بھی اعتراف کرتے ہیں۔ سبحان اللہ

(۱۳) ائمہ حلال وحرام میں مختار ہیں :

باب مولد النبی ﷺ صفحہ ۴۳۹ میں ہے۔

وفوض امورها اليهم فهم يحللو ن ما يشا ئو ن ويحرمون
ما يشا ئون ولن يشا ء والا ان يشاء الله

(ترجمہ) اللہ پاک نے اہلبیت کو پیدا فرما کر تمام مخلوق کے امور ان کے
سپرد کر دیے پس وہ حلال کرتے ہیں جو چاہتے ہیں اور حرام کرتے ہیں
جو چاہتے ہیں۔ وہ نہیں چاہتے مگر جو اللہ چاہے۔

حضور ﷺ خاتم الشریعت والنبیین کے بعد اس منصب کا کسی کو مختار ماننا شریعت محمدی
پر خط کھینچنا ہے نیز قرآنی تعلیم میں یہ عہدہ حقیقتاً پیغمبروں کا بھی نہیں بلکہ شارع و محلل ومحرم
صرف اللہ کی ذات ہے۔ انبیاء کی طرف مجازاً صرف بایں معنی نسبت کی جاتی ہے کہ وہ
وحی جلی یا خفی کے ذریعے منجانب اللہ حرمت وحلت کو بیان فرماتے ہیں جیسے ارشاد ہے
یاایها النبی لم تحرم ما احل الله لک (ترجمہ) اے نبی آپ کیوں وہ چیز

حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپ کے لئے حلال کی ہے۔ (سورۃ تحریم آیت ۱)

اور اصول کافی باب الشرک صفحہ ۳۹۸ پر آیت اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا۔ (ترجمہ) کہ نصاریٰ نے اپنے علماء و مشائخ کو خدا بنالیا۔ کے متعلق ہے کہ بخدا انہوں نے نصاریٰ کو اپنی عبادت کی طرف نہیں بلایا۔ ولکن احلوا لھم حراماً و حرموا علیھم حلالاً فعبدوھم من حیث لا یشعرون۔ (ترجمہ) لیکن انہوں نے ان کے لئے کئی چیزیں از خود حلال اور حرام کردیں اور وہ غیر شعوری طور پر ان کے گویا عبادت گزار بن گئے۔ (مجمع البیان جلد ا صفحہ ۳۵۵)

(۱۴) ائمہ درجہ میں حضور ﷺ کے مساوی ہیں یا افضل ہیں:

کتاب الحجۃ کے ایک باب میں ہے۔

عن ابی عبد اللہ قال ما جاء بہ علی اخذہ وما نھیٰ عنہ انتھی عنہ جریٰ لہ من الفضل ماجریٰ لمحمد ولمحمد الفضل علی جمیع من خلق اللہ عز وجل المتعقب علیہ کالمتعقب علی اللہ و رسولہ و الراد علیہ فی صغیرۃ او کبیرۃ علی حد الشرک باللہ کان امیر المومنین بابہ الذی لا یوتی الا منہ وسبیلہ الذی من سلک بغیرہ ھلک وکذالک یجری الائمۃ الھدیٰ واحدا بعد واحد۔ (اصول کافی صفحہ ۱۱۷ طبع لکھنؤ، اردو صفحہ ۲۲۵ طبع کراچی)

(ترجمہ) امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں جو شریعت علیؓ لائے ہیں میں وہ لیتا ہوں جس سے وہ روکیں رکتا ہوں۔ آپ کا وہی مرتبہ ہے جو محمد ﷺ کا

ہے۔ آپ کو تمام مخلوق پر برتری ہے۔ حضرت علیؓ پر اعتراض کرنے والا خدا و رسول پر اعتراض کرنے والا ہے۔ کسی چھوٹی بڑی بات کو آپ پر رد کرنے والا اللہ کے ساتھ گویا شرک کرتا ہے۔ امیر المومنین ہی وہ دروازہ ہیں جس کے ذریعے اللہ تک پہنچا جاتا ہے۔ اور وہ راستہ ہیں کہ جو اس کے خلاف چلے گا ہلاک ہوگا۔ اسی طرح یکے بعد دیگرے ائمہ ہدایت کی شان ہے۔

(۱۵) حق صرف ائمہ کے پاس ہے:

کافی صفحہ ۳۹۹ میں ایک باب یہ ہے "کہ سب لوگوں کے پاس کچھ بھی حق نہیں ہے بجز اس کے جو ائمہ سے نکلے اور جو چیز ان سے نہ نکلے وہ باطل ہے"

اس میں باقر کی کئی احادیث ہیں۔

ظاہر ہے کہ اس سے قرآن پاک بھی باطل ٹھہرا کیونکہ بالاتفاق وہ ان ائمہ سے نہیں نکلا نہ وہ اس کے راوی ہیں نہ جامع و ناقل۔ بقول شیعہ ان کا قرآن تا ہنوز لوگوں کے پاس آیا ہی نہیں۔ وہ امام مہدی صاحب الغار کے پاس ہے۔ تمام سنن محمدیہؐ اور احادیث نبویہؐ بھی باطل ہوئیں کیونکہ ان کو براہ راست حضور ﷺ سے نقل و روایت کرنے کا حق صرف حضرت علیؓ و حسنینؓ کو تھا۔ کیونکہ یہی زیارت و صحبت نبویؐ سے مشرف ہوئے تھے۔ مگر تمام شیعہ لٹریچر گواہ ہے کہ ان بزرگوں نے حضور ﷺ کے ارشادات بہت ہی کم دو چار فیصدی نقل کئے۔ باقی سب ارشادات نبی ﷺ صحابہ کرامؓ نے ہی نقل کئے۔ عند الشیعہ امام باقرؒ اور جعفرؒ نے جو کچھ ارشاد فرمایا ہے بمشکل باقی فیصدی اس کی نسبت حضور ﷺ کی طرف ہے ان کی روایات کا مصدر و منبع غالبا

وہی جفر، جامعہ صحیفہ، مصحف فاطمہؓ اور ۱۲ طلائی مہروں والے صحیفے ہیں جو خود ساختہ اور وہمی ہیں۔ کتاب اللہ اور سنت نبیؐ سے ان کو ذرہ بھی تعلق نہیں لہٰذا آپ تابع ہیں تابعی کی مرسل روایات مطلقاً حجت نہیں۔ خصوصاً جبکہ آپ سے روایت کرنے والے اصحاب۔ شیعہ علم جرح وتعدیل کی روشنی میں نہایت مجروح بلکہ کذاب وطعہ ہیں تو ان پر کیا اعتماد کیا جائے۔ الغرض اس اصول سے تمام شریعت کا صفایا ہو جاتا ہے۔

(۱۶) أئمہ کا منکر ومخالف بھی کافر ومرتد ہے:

حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۶۸۳ پر ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔

یا علی ہر کہ منکر امامت تست بعد از من چنا ں است کہ انکار رسالت من کردہ باشد در حیات من

(ترجمہ) اے علیؓ میرے بعد جو تیری امامت کا منکر یعنی خلیفہ بلافصل نہیں مانتا وہ میری زندگی میں میری رسالت کے منکر کی طرح کافر ہے۔

نیز اسی کتاب میں جلد ۲ صفحہ ۶۲۳ پر یہ فتویٰ بھی موجود ہے۔

وہ مہاجرین وانصار جو بیعت علیؓ نہ کرنے سے مرتد ہو گئے اور امیر المومنین کی خلاف ورزی کی اور اس کے دشمنوں ابوبکرؓ وغیرہ کی مدد کی۔ وہ تمام کفار سے بدتر ہیں (العیاذ باللہ)

نیز ملا باقر علی مجلسی نے یہ بھی نقل کیا ہے کہ جو علیؓ کو حسب عقائد شیعہ پہچانے وہ مومن ہے۔ اور جو انکار کرے وہ کافر ہے۔ جو کوئی دوسرے کو آپ کی بیعت میں شریک کرے وہ مشرک ہے۔ (حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۵۴۲)

(۱۷) أئمہ سب انبیاء سے بھی افضل ہیں:

ملا باقر مجلسی لکھتے ہیں

اکثر علماء شیعه را اعتقاد انست که حضرت امیر و سائر ائمه افضلند از سائر پیغمبران و حدیث مستفیضه بلکه متواتره از ائمه خود دریں باب روایت کرده اند (حیات القلوب جلد ۳ صفحہ ۵۲۶)

(ترجمہ) اکثر علماء شیعہ کا یہ اعتقاد ہے کہ حضرت امیر اور سب ائمہ افضل ہیں۔ اور سارے انبیاء علیہم السلام سے اور اپنے ائمہ سے اس پر مشہور بلکہ متواتر احادیث روایت کرتے ہیں۔

عصر حاضر کے شیعی حجۃ الاسلام سید محمد کاظم شریعتمدار نہج البلاغہ مترجم کے دیباچہ صفحہ ۴ طبع شیعہ جنرل بک ایجنسی لاہور پر لکھتے ہیں۔

الغرض بعد از کلام ربانی سعادت علم و دانش کا سرچشمہ اگر ہے تو خطبات علی کیوں نہ ہو؟ ہمارے لئے حضرت علی کی ذات والا صفات سرمایہ حیات ہے جو منصوص من اللہ ہے۔ معلوم ہوا کہ شیعہ کے ہاں قرآن کے بعد ارشادات رسول ﷺ کی کوئی حیثیت نہیں۔ صرف خطبات علی ہی سرچشمہ علم و دانش ہے

قارئین کرام! بخوف طوالت یہ سلسلہ یہیں ختم کرتا ہوں۔ آپ کو یقین ہو چکا ہوگا کہ شیعہ دراصل ختم نبوت کے منکر اور امامت کے پردہ میں اپنے بزرگوں کو نبی مانتے ہیں۔ آخر جب وہ مرسل من اللہ حجۃ اللہ آخری مرجع مفترض الطاعہ شجرہ نبوت مہبط ملائکہ اللہ کی زبان اور دروازہ ہیں۔ تمام پیغمبروں کا علم رکھتے

ہیں۔ مرتبہ میں ان سے افضل ہیں۔ مستقل آسمانی کتب اور وحی و الہام کے مالک ہیں۔ شریعت الٰہی اور احکام خداوندی کا واحد مصدر، منبع اور خزانہ ہیں۔ حلال و حرام میں خود مختار ہیں۔ معصوم ہیں۔ بعد از قرآن صرف ان کا کلام ہی علم و دانش کا سرچشمہ ہے۔ اور ان سے اختلاف رکھنے والا بھی کافر و مرتد ہے۔ ان اوصاف کے باوجود وہ کیسے نبی نہیں ہیں۔ آخر نبوت و رسالت کس عہدے یا وصف کا نام ہے۔ جس سے حضور ﷺ سرفراز ہیں۔ مگر ائمہ محروم ہیں۔ خدارا کوئی شیعہ مجتہد و فاضل اس نکتہ کو حل کر دے۔ امامی عقیدہ کے موجدین اور صاحب کافی کو انکار نبوت کا یہ الزام صریح نظر آ رہا تھا۔ ان ابواب کے بعد فوراً یہ باب باندھا کہ ائمہ گذشتہ پیغمبروں جیسے ہیں مگر ان کو نبی کہنا مکروہ ہے۔ پھر یہ حدیث امام جعفرؒ سے نقل کی کہ حلال و حرام پر اطلاع تو ہم سے حاصل ہو گی۔ مگر نبوت ہم میں نہیں۔ نیز یہ فرمان بھی کہ ائمہ رسول اللہ کے مرتبہ و منصب پر ہیں۔ مگر وہ پیغمبر نہیں ہیں۔ اور ان کو اتنی بیویاں جائز نہ تھیں۔ جو نبی ﷺ کو جائز تھیں۔ اس کے علاوہ وہ تمام باتوں میں رسول ﷺ کے بمنزلہ تھے۔ صفحہ ۲۷

اللہ اللہ کس قدر وضاحت کے ساتھ ختم نبوت کا انکار اور اپنی نبوت کا اعتراف ہے۔ چار سے زائد ازواج کا امام کے لئے حلال نہ ہونے کا عذر لنگ بھی نہ جانے کس حکمت کے تحت ہے۔ خدا کرے کوئی۔ کا ایک بہانہ ہے۔ ورنہ یہ بات نبوت کی حقیقت یا لوازم میں سے نہیں۔ بلکہ آپ ﷺ کے خصائص میں سے ہے۔

شیعہ در باطن ائمہ کو نبی مانتے ہیں:

خود مستند علماء شیعہ نے ائمہ کو در پردہ صراحۃً پیغمبر و نبی تسلیم کیا ہے ملا باقر علی مجلسی لکھتے ہیں

(۱)مرتبہ امامت نظیر مرتبہ نبوت ومثل آنست بلکہ چنانچہ نبوت رسالتے است از جانب خدا بوساطت ملک امامت نیز فی الحقیقت نبوتے است بوساطت نبی. (حیات القلوب جلد ۳ صفحہ ۸)

(ترجمہ)امامت کا مرتبہ نبوت کا مقابل ہے۔اور اس کی مثل ہے۔بلکہ جیسے خدا کی جانب سے بواسطہ فرشتہ پیغمبری ہے۔امامت بھی فی الحقیقت بواسطہ نبی ایک نبوت ہے۔

(۲)بالضرورت نص تعیین امام راکہ فی الحقیقت نبوتے است بحسب معنی البتہ باختیار امت نخواہد بود. (حیات القلوب جلد ۳ صفحہ ۲۳)

(ترجمہ)تعین امام کا مقرر کرنا کہ در حقیقت بحسب معنی یہ ایک نبوت ہے۔امت کے اختیار میں نہ ہوگا۔

(۳)منصب امامت نظیر نبوت است زیراکہ ہر دو ریاستے عام است بر ہمہ مکلفین در جمیع امور دنیا. (حیات القلوب جلد ۳ صفحہ ۲۳) بحوالہ مقدمہ حدیث ثقلین صفحہ ۱۲

(ترجمہ)امامت کا منصب نبوت کی نظیر ومثل ہے۔کیونکہ دونوں میں تمام مکلفین پر تمام دنیا کے امور میں سرداری وحکومت ہوتی ہے۔

علامہ طوسی شیخ الطائفہ تہذیب الکلام کتاب الامر صفحہ ۳۳ پر رقمطراز ہیں۔

ھم مختلف الملائکہ ومھبط الوحی :

کہ وہ فرشتوں کے آنے جانے کا مقام اور وحی کے اترنے کی جگہ ہے۔

ملا حسن الملقب بملا فیض منہاج النجات صفحہ ۲۸۰ طبع ایران میں لکھتے ہیں۔

کل ما شرط فی النبی من الصفات فهو شرط فی امامة ما خلا النبوة قال الصادق کل ما کان لرسول الله قلنا مثله الا النبوة والزواج.

(ترجمہ) جو صفات نبی میں شرط ہیں وہی امام میں شرط ہیں۔ سوائے نبوت کے۔ امام صادق نے فرمایا جو منصب رسول اللہ ﷺ کا تھا۔ اسی کا ہم نے دعویٰ کیا۔ سوائے نبوت اور نکاح کے۔

الغرض شیعہ کی ایسی تصریحات کی کمی نہیں جن میں لفظاً ائمہ کی نبوت کے انکار و اعتراف میں اختلاف ہے۔ مگر باطناً بالاتفاق نبوت کا اعتراف اور ختم نبوت کا انکار ہے۔ آخر شیعہ کا ۱۰/۹ حصے اصول تقیہ اس فریب دہی میں کام نہ دے گا تو کہاں دے گا۔ حضرت شاہ ولی اللہ ایسے الحاد کے متعلق لکھتے ہیں۔

او قال ان النبی خاتم النبوة ولکن معنیٰ هذا الکلام انه لا یجوز ان یسمیٰ بعده احد با لنبی. واما معنیٰ النبوة وهو کون الانسان مبعوثاً من الله تعالیٰ الیٰ الخلق مفترض الطاعة معصوماً من الذنوب ومن البقاء علیٰ الخطاء فهو موجود فی الآئمه بعده فذلک هو الزندیق (المسوی شرح موطا جلد ۲ صفحہ ۱۱۰ دہلی)

(ترجمہ) یا کوئی یہ کہے کہ پیغمبر خاتم نبوت ہیں لیکن اس کا معنی یہ ہے کہ آپ کے بعد کسی کو نبی نہ کہا جائے لیکن نبوت کا معنی۔ یعنی ایک انسان کا منجانب

اللہ مخلوق کی طرف مبعوث ہوتا اور واجب الاطاعت گناہوں سے معصوم اور بقا علی الخطاء سے محفوظ ہوتا آپ کے بعد ائمہ میں موجود تھا تو ایسا شخص زندیق ہے

نیز تفہیمات الٰہیہ ۲۴۴ج۲ میں بھی عقیدہ امامت کو ختم نبوت کے منافی بتاتے ہیں۔

اما با صطلاح ایشاں مفترض الطاعة منصوب للخلق است ووحی باطنی در حق امام تجویز میکنند در حقیقت ختم نبوت را منکر اند گو بزبان آنحضرت ﷺ را خاتم الانبیاء مے گفته با شند.

لیکن ان شیعہ کی اصطلاح میں وہ امام مفترض الطاعت مخلوق کے لئے مقرر کیا ہوا ہے اور وحی باطنی امام کے لئے جائز کہتے ہیں۔ پس یہ در حقیقت ختم نبوت کے منکر ہیں۔ اگرچہ زبان سے آنحضرت ﷺ کو خاتم الانبیاء کہتے ہوں۔

حضرت شاہ صاحبؒ کے یہ دو حوالے مقصد بالا کی وضاحت اور ہمارے استدلال کے موید ہونے کے علاوہ ان سادہ لوح علماء و عوام اہلسنت کے لئے بھی سرمۂ بصیرت ہیں جو شیعی لٹریچر اور ان کے عقائد سے یکسر غافل ہیں ان کو اپنے جیسا مسلمان اور ختم نبوت کا قائل جانتے ہیں اور مرزائیوں کے متعلق ان کے سیاست باز لیڈروں کے بیانات سے دھوکہ میں آجاتے ہیں۔ حالانکہ ظاہر سانپ سے یہ مار آستین زیادہ موذی اور خطرناک ہیں۔

شیعہ ائمہ کے دعاوی اور مرزا قادیانی کے دعاوی کا سرسری معاینہ:

ہم بزرگان اہلبیت کو مذکورہ بالا تمام دعاوی سے منزہ اور انہیں تقیہ باز مفسد دین گروہ کا کرشمہ قرار دیتے ہیں۔ مگر واضح ہونا چاہئے کہ دجل و تلبیس اور اخفاء و اسرار میں اہل

باطل یکساں اصول سے اپنی تحریکیں چلاتے ہیں۔ شیعہ حضرات نے تعلیمات نبوی اور قرآن سے گلو خلاصی کے لئے جہاں قرآن پاک کی صحت و سالمیت کا انکار کیا آپ کے تمام شاگردوں کو مرتد اور منافق کہا۔ نبوت کے انکار کے لئے ''عقیدہ امامت'' کو آزمایا۔ چونکہ یہ عقیدہ پورے اسلام کی بیخ کنی کرتا تھا۔ اور اسے آشکارا کرنا انتہائی خطرناک تھا۔ لہذا عقیدہ تقیہ کو ایجاد کیا۔ اور تمام مذہب کے ۹/۱۰ حصے اس کے حوالے کئے۔ جیسے امام جعفر صادق نے فرمایا۔

ان تسعة اعشار الدين في التقية ولا دين لمن لا تقية له

(باب التقیہ جلد ۲ صفحہ ۲۱۷ من الکافی)

(ترجمہ) بلاشبہ دین کے ۹ حصے تقیہ (یعنی مذہب کو چھپانے اور جھوٹ بولنے) میں ہیں۔ جو تقیہ نہیں کرتا وہ بے دین ہے۔

یعنی مذہب شیعہ کا صرف دسواں حصہ ظاہر و باطن میں یکساں ہے۔ گو وہ بھی قرآن و سنت کے مخالف ہو۔ ورنہ ۹/۱۰ حصے ظاہر و باطن میں مخالف ہیں شیعہ جو ظاہر کریں گے وہ مراد نہ ہوگی بلکہ اس کے خلاف ہوگی۔ اور جو باطن مراد ہوگی اسے لفظوں میں بھی ظاہر نہ کریں گے۔ اس کے خلاف کہیں گے۔ تمام عقلاء اسے جھوٹ ہی کہتے ہیں۔ عقیدہ امامت بھی زیر زمین تحریک سے پیدا ہوا۔ چنانچہ امام باقر فرماتے ہیں۔

ولاية الله اسرها الى جبرئيل واسرها جبرئيل الى محمد ﷺ واسرها محمد الى علي واسرها علي الى من شاء الله ثم انتم تذيعون ذلك الى ان قال ولا تذيعوا حديثنا

(اصول کافی صفحہ ۲۲۳)

Scanned with CamScanner

(ترجمہ) اللہ نے حضرت علیؑ کو امام بنانا بطور راز جبرئیل کو بتایا۔ جبرئیلؑ نے
یہ راز حضورﷺ کو بتایا۔ حضرت محمد ﷺ نے یہ راز صرف حضرت علیؑ کو بتایا۔
حضرت علیؑ نے یہ راز مشیت خداوندی سے کسی کو بتایا۔ (اب وہ آشکارا ہو گیا)
تم اس کو مشہور کرتے ہو۔ تم ہرگز ہماری امامت اور باتوں کو شہرت مت دو۔

سبحان اللہ عقیدہ امامت کیا ہی راز تھا کہ حضرت جبرئیلؑ و پیغمبرﷺ و علیؑ کو معلوم ہوا اور باقی فرشتے انبیاء اور حضرت فاطمہؓ و حسنینؓ بھی اس سے محروم رہے۔ پھر قرآن میں یہ کیسے ذکر ہو سکتا تھا۔ یہ راز سربستہ خاندان نبوت کے لوگوں کو بھی معلوم نہ تھا۔ اصول کافی صفحہ ۱۰۰ میں ایک لمبی حدیث ہے کہ امام زین العابدینؒ کے صاحبزادے حضرت زید شہید کے سامنے احول نامی شخص نے مسئلہ امامت بیان کیا تو آپ نے فرمایا۔

میرے باپ مجھے ایک دستر خوان پر کھانا کھلاتے تھے ٹھنڈے کر کے
دیتے تاکہ میرا منہ نہ جلے۔ گرم روٹی سے تو مجھے بچایا۔ مگر جہنم کی آگ
سے بچانے کی کوئی فکر نہ کی۔ کہ تجھے مسئلہ امامت بتایا اور مجھے نہ بتایا؟

ایک حدیث میں امام نے فرمایا۔ تقیہ میرا دین ہے۔ اور میرے باپ دادا کا مذہب ہے۔ جو تقیہ نہ کرے وہ لا مذہب (کافر) ہے۔ ہماری امامت کو ظاہر کرنے والا منکر امامت کی طرح ہے۔ (باب صفحہ ۲۲۲)

ہم ان روایات سے اس مسئلہ کے درپے نہیں ہیں کہ آج شیعہ اپنے ائمہ کے ارشادات کی کھلی مخالفت کر کے علی الاعلان یا کسی نہ کسی رنگ میں جو امامت کے عقیدہ کو ظاہر کرتے ہیں۔ وہ اپنے ائمہ کے فتویٰ کی رو سے کھلے بے دین اور امامت کے منکر ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ جیسے شیعہ نے تقیہ کی آڑ میں رفتہ رفتہ الحاد پھیلایا اور حسب

Scanned with CamScanner

اعتراف مجلس امامت جو واسطہ نبی نبوت ہے۔ کا فتنہ نکالا۔ اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی رفتہ رفتہ دعاوی کئے اور نبوت کی سیٹ تک بایں وکیل جا پہنچے کہ خاتم الانبیاء کی مہر سے ایک شخص مثل نبی اور بروزی نبی بن سکتا ہے۔ ایک چراغ سے دوسرا چراغ جلایا جا سکتا ہے۔ (ملاحظہ ہو ملفوظات مرزا ج ۵)

دعوئ نبوت:

ائمہ شیعہ کی طرح مرزا کے کلام میں اس قدر تضاد ہے کہ لاہوری گروہ کو نبی کے بجائے مجدد ماننا پڑا۔ ایک طرف یہ کہتا ہے

"وہ مسیح موعود جو آخری زمانہ کا مجدد ہے۔ وہ میں ہی ہوں" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۳)

دوسری طرف یہ کہتا ہے

آدمم نیز احمد مختار — در برم جامہ ہمہ ابرار
آنچہ داد است ہر نبی را — داد آں جام را بتمام (نزول المسیح ص ۹۹)
منم مسیح زماں ومنم کلیم خدا — منم محمد واحمد کہ مجتبیٰ باشد
(تریاق القلوب ص ۳)

(ترجمہ) جو شخص مجھ میں اور نبی مصطفیٰ ﷺ میں فرق کرتا ہے اس نے مجھے نہیں جانا اور نہیں پہچانا۔ (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۱)

محدثیت کا دعوئ:

جیسے شیعہ ائمہ نے محدث ہونے کا دعوئ کیا اسی طرح مرزا نے بھی کیا۔

"اس عاجز کے رسالہ فتح الاسلام توضیح المرام، ازالہ اوہام میں جس قدر

Scanned with CamScanner

ایسے الفاظ ہیں کہ محدث ایک معنی میں نبی ہوتا ہے یا یہ کہ محدثیت جزوی نبوت ہے۔ یا یہ کہ محدثیت نبوت ناقصہ ہے۔ یہ تمام الفاظ حقیقی معنوں پر محمول نہیں صرف سادگی سے ان کے لغوی معنوں سے بیان کئے گئے ہیں مجھے حقیقی نبوت کا ہرگز دعویٰ نہیں" (حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۱۹۱ از میاں محمود احمد)

بباطن نبوت کا اعتراف:

پھر شیعہ علماء کی طرح بباطن نبوت کا اقرار بھی ہے۔ ان (بروزی وظلی) معنوں کی رو سے مجھے نبوت اور رسالت سے انکار نہیں اس لحاظ سے صحیح مسلم میں بھی مسیح موعود کا نام نبی رکھا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا تو پھر بتلاؤ کس نام سے اس کو پکارا جائے۔ (اشتہار ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۳)

شیعہ ائمہ کی طرح تشریع سازی اور تحریم وتحلیل بھی کی۔ رسالہ اربعین صفحہ ۷۹۶ میں لکھتا ہے۔" یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے ذریعے سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا۔ وہی صاحب شریعہ ہو گیا۔ پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں۔ کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی"

منکر جہنمی ہیں:

ائمہ شیعہ کی طرح مرزا اپنے منکروں کو کافر اور جہنمی کہتا ہے۔

(۱) ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا۔ وہ مسلمان نہیں ہے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳)

Scanned with CamScanner

(ب) اے مرزا! جو شخص تیری پیروی نہ کرے گا اور بیعت میں داخل نہ ہوگا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے (رسالہ معیار الاخیار صفحہ ۸)۔

لفظی ختمِ نبوت کا اقرار:

آئمہ شیعہ کی طرح لفظی ختم نبوت کا قائل تھا۔

"نہ مجھے دعویٰ نبوت آنحضرت ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا قائل اور یقین کامل سے جانتا ہوں اور محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔ آں جناب کے بعد اس امت کے لئے کوئی نبی نہیں آئے گا.........

ہاں محدث آئیں گے جو اللہ سے ہی ہم کلام ہوتے ہیں۔ اور نبوت تامہ کے بعض صفات ظلی طور پر اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اور بلحاظ بعض وجوہ شان نبوت کے رنگ سے رنگین کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک میں ہوں" ١

(شہادۃ المسلمین صفحہ ۲۸)

مسلمانوں سے قطع تعلق:

مرزا کہتا ہے تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں بکلی ترک کرنا پڑے گا۔ (حاشیہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۷)

غیر احمدیوں سے دینی امور میں الگ رہو۔ (نہج المصلی صفحہ ۳۸۲)

میں تم کو تاکید منع کرتا ہوں۔ کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔

(الحکم فروری صفحہ ۳ - ۱۹)

شیعہ بھی کہتے ہیں تمام مسلمانوں سے ان کا الگ خاص مذہب ہے۔ کلمہ نماز

Scanned with CamScanner

روزہ حج تمام دینی امور میں ان کے طریقے اور مسائل الگ تھلگ ہیں۔ متن قرآن، تفسیر، حدیث، فقہ، اصول، عقائد، اعمال غرض ہر شعبہ میں لٹریچر بھی الگ ہے۔ وہ کسی عام مسلمان سے نہ قرآن و سنت سیکھتے ہیں، ان کے پیچھے نہ نماز پڑھتے ہیں، ملت قادیانیہ کی طرح ملت شیعہ علی کہلاتے ہیں۔ امت محمدیہ کہلانے پر کبھی فخر نہیں کرتے۔

معاملات میں قطع تعلق:

قادیانی کسی مسلمان کو رشتہ نہیں دیتے۔ نہ ان کا جنازہ پڑھتے ہیں۔

(دیکھئے انوار خلافت صفحہ ۹۳ - ۹۴)

شیعہ بھی مسلمانوں سے رشتہ ناطہ نہیں کرتے نہ ان کا جنازہ پڑھنا جائز سمجھتے ہیں اگر کوئی تقیہ کر کے سنی کا جنازہ پڑھے تو یہ دعا کرتا ہے۔ اے اللہ اس کی قبر کو آگ سے بھر دے

کلمہ میں علیحدگی:

شیعہ تو صدیوں سے اپنا کلمہ الگ پڑھتے ہیں۔ علی ولی الله وصی رسول الله وخلیفة بلا فصل۔ مگر قادیانیوں نے ۱۹۷۳ء میں نائیجیریا میں ایک معبد پر یہ کلمہ لکھا۔ لا اله الا الله احمد رسول الله (بحوالہ چٹان ۱۰ دسمبر ۱۹۷۳ء)

تمام مسلمان کنجریوں کی اولاد ہیں:

مرزا کہتا ہے۔ ہر مسلمان مجھے مانتا ہے اور میری دعوت قبول کرتا ہے۔ الا ذرية البغايا۔ مگر کنجریوں کی اولاد نہیں مانتی۔ (آئینہ کمالات اسلام)

شیعہ کے امام جعفر صادق" بھی فرماتے ہیں۔

والله يا ابا حمزة ان الناس كلهم اولاد البغايا ما خلا شيعتنا (روضہ کافی)

اے ابوحمزہ خدا کی قسم سب لوگ کنجریوں کی اولاد ہیں۔ سوائے ہمارے شیعہ کے۔

تمام مسلمان سور خنزیر اور لعنتی ہیں:

مرزا کا یہ شعر مشہور ہے۔

ان العدیٰ صاروا خنا زیرا لفلا

ونساء ھم من دونھن الا کلب

(ترجمہ) میرے دشمن جنگلوں کے سور ہیں۔ اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ کر ہیں۔ (نجم الہدیٰ صفحہ ۱۰)

شیعہ کے امام صادق امت محمدیہ (غیر شیعہ) کے متعلق فرماتے ہیں

ھذہ الامۃ اشباہ الخنازیر وفیہ .فما ھذہ الامۃ الملعونۃ

(اصول کافی ج ۳ ص ۳۳۷)

(ترجمہ) یہ امت خنزیروں جیسی ہے اور اسی باب میں ہے کہ یہ کیسی ملعون امت ہے۔

تمام مخالفین مسلمانوں کو قتل کرنے کے منصوبے:

خلیفہ قادیان کہتا ہے۔

"اب زمانہ بدل گیا ہے۔ دیکھو پہلے جو مسیح آیا تھا اسے دشمنوں نے صلیب پر چڑھایا۔ مگر اب مسیح اس لئے آیا کہ اپنے مخالفین کو موت کے گھاٹ اتار دے" (عرفان الٰہی صفحہ ۹۳)

شیعہ کا یہ قطعی عقیدہ ہے کہ حق تعالیٰ نے حضور ﷺ کو رحمت کے لئے بھیجا ہے۔ مگر قائم آل محمد (مہدی) کو عذاب کیلئے بھیجے گا۔ (حیات القلوب ج ۲ ص ۶۱)

Scanned with CamScanner

چنانچہ آپ ۳۱۳ مومنوں کو ساتھ لے کر تمام امت محمدیہ سے جنگ کریں گے۔ اور امام حسینؓ کا انتقام لیں گے۔ حتی کہ روضہ محمدیہ کو گرا کر (العیاذ باللہ) شیخینؓ کی لاشوں کو باہر نکالیں گے اور انتقام لیں گے (اصول کافی) حضرت عائشہؓ کو بھی قبر سے نکال کر حد لگائیں گے۔ اور حضرت فاطمہؓ کا بدلہ لیں گے۔ (حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۶۱۱)

انبیاء علیہم السلام اور بزرگان دین کی توہین:

مرزا نے حضرت عیسیٰؑ سے لے کر حضرت حسینؓ تک کی توہین کی ہے۔

"مسیح کا چال چلن کیا تھا۔ ایک کھاؤ پیو شرابی، نہ زاہد نہ عابد، نہ حق کا پرستار، متکبر، خود بین خدائی کا دعویٰ کرنے والا (مکتوبات احمدیہ صفحہ ۲۷)

اوشیعو! تم مردہ حسینؓ کا ماتم کیوں کرتے ہو۔ تم میں ایک زندہ حسین (مرزا) موجود ہے۔

ے صد حسینم در گریبانم (العیاذ باللہ)

شیعی احادیث میں یہ بہت طویل اندوہ ناک موضوع ہے۔ مختصر یہ کہ پنج تن، معصومہ بارہ ائمہ اور ان کو شرکاء فی النبوۃ و اجزائے محمد ﷺ ماننے والے شیعہ کے سوا امت کا ایک فرد بھی نہیں جس پر خصوصاً یا عموماً لعنت اور تبرا نہ کیا گیا ہو۔ چنانچہ حضرت ابو بکر صدیقؓ، عمرؓ، عثمانؓ، طلحہؓ، زبیرؓ جملہ صحابہ کرامؓ، امہات المومنینؓ خصوصاً حضرت عائشہؓ و حفصہؓ، بنات رسول ﷺ (بصورت انکار ایمان و طعن در نسب) داماد گان رسول ﷺ، آپ کے چچے، خالو جان، چچا زاد و پھوپھی زاد برادران تمام صحابہ و اہل بیتؓ کو نام بنام یا عموماً لعنتیں کی گئی ہیں۔ یا ان کو ماننے والی تمام امت کو

Scanned with CamScanner

کافر ملعون اور دوزخی کہا گیا ہے۔ حتیٰ کہ حضرت عمارؓ، ابوذرؓ، حذیفہؓ، سلمان فارسیؓ اور مقدادؓ کے ایمان میں بھی کیڑے نکالے گئے ہیں۔ جن کے متعلق ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ یہاں صرف ابوالانس والانبیاء حضرت آدمؑ کی توہین کا حوالہ کافی ہے۔

اصول الکفر ثلاثة الحرص والاستکبار والحسد. فاما الحرص فان ادمؑ حین نهیٰ عن الشجرة حمله الحرص علیٰ ان اکل منها............ الخ (اصول کافی جلد ۲ صفحہ ۲۸۹)

(ترجمہ) کفر کے تین اصول ہیں۔ لالچ، تکبر اور حسد۔ لالچ تو حضرت آدمؑ نے کیا۔ جب درخت سے روکے گئے تو لالچ نے ان کو کھانے پر آمادہ کیا۔ (اور کفر کر بیٹھے)

مکہ ومدینہ کی توہین :

مرزا محمود حقیقۃ الرویا صفحہ ۴۶ پر لکھتا ہے۔

''قادیان تمام بستیوں کی ماں ہے۔ پس جو قادیان سے تعلق نہیں رکھے گا۔ وہ کاٹا جائے گا۔ تم ڈرو کہ تم میں سے کوئی کاٹا نہ جائے۔ پھر یہ تازہ دودھ کب تک رہے گا۔ آخر ماؤں کا دودھ بھی سوکھ جایا کرتا ہے۔ کیا مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے یہ دودھ سوکھ گیا کہ نہیں''

مکہ اور مدینہ کی توہین اور اہل مکہ کے کافر خدا کے کھلے منکر اور رومی عیسائیوں سے بدتر و پلید ہونے پر امام جعفر کی شہادات اصول کافی جلد ۲ صفحہ ۴۰۹ پر مفصل گزر چکی ہیں۔ مراجعت کر لی جائے۔

Scanned with CamScanner

مکہ کے سوا دوسری جگہ کا حج:

خلیفہ قادیان لکھتا ہے۔ ہمارا سالانہ جلسہ ایک قسم کا حج ہے۔ (الفضل یکم دسمبر ۱۹۳۲ء)
ہمارا جلسہ بھی حج کی طرح ہے۔ خدا نے قادیان کو اس کام (حج) کے لئے مقرر کیا ہے۔ (برکات خلافت صفحہ ۵)

شیعہ کی مرفوع حدیث ہے کہ جو شخص حضرت حسینؓ کی زیارت کو جائے ایسا ہے جیسے حج کرنے گیا ہو۔ اور عمرہ بجا لایا ہو۔ ابن قولویہ نے معتبر سند کے ساتھ حضرت صادقؒ سے روایت کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص شہادت حسینؓ کے بعد آپ کی قبر کی زیارت کرے۔ حق تعالیٰ میرے ایک حج کا ثواب اس کے لئے لکھیں گے۔ حضرت عائشہؓ نے تعجب کیا تو فرمایا۔ ایک دو چار نہیں بلکہ میرے نوے حجوں کا ثواب ملے گا۔ (جلاء العیون صفحہ ۳۲۷)

نیز فروع کافی جلد ۲ صفحہ ۵۸۰ پر ہے کہ جو غیر عید کے دن حضرت حسینؓ کا حق پہچان کر زیارت کرنے آئے اس کو بیس حج مبرور بیس عمرہ مقبول اور بیس نبی مرسل کے ہمراہ حج کرنے کا ثواب ملے گا۔

نوٹ: عشرہ محرم میں تعزیوں کی ساخت اور گلی گلی پھرانا ان نبوی ۹۰ حجوں کے ثواب کمانے کا سستا طریقہ ہے۔

قارئین کرام! مسئلہ امامت کی حقیقت اور اس کے مضمرات میں جا کر ہم نے تفصیل اس لئے کی کہ شیعہ اسی مایہ ناز مسئلہ سے عوام کو گمراہ کرتے اور مسلمانوں کو خارج از ایمان قرار دیتے ہیں۔ مگر اس کا حاصل ختم نبوت سے انکار مسلمانوں سے

Scanned with CamScanner

علیحدگی کے سوا کچھ نہیں۔ جیسے آپ قادیانیت کے ساتھ موازنہ سے معلوم کر چکے ہیں
شیعہ چونکہ قادیانوں سے زیادہ پرمکر اور ہوشیار ہیں اور تقیہ کی آڑ میں بالکل سیدھے
مسلمان بن جاتے ہیں۔ اس لئے انکار ختم نبوت کی وجہ سے تکفیر سے اپنا بچاؤ کر لیتے
ہیں ورنہ اللہ تعالیٰ کی خاص نصرت سے مسلمانان پاکستان کو ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کا جو مبارک
دن نصیب ہوا۔ اور قادیانیوں کو قومی اسمبلی نے بالاتفاق کافر قرار دے کر آئین میں جو
نئی دفعہ شامل کی وہ امامت کے متعلق ایسا غالی عقیدہ رکھنے والوں کو بھی شامل ہے ہم
فیصلہ قارئین پر چھوڑتے ہیں۔ سابقہ سترہ عنوانات متعلقہ امامت کو اس پر جانچ لیں۔

آئین پاکستان کے آرٹیکل ۲۶۰ میں دفعہ ۲ کے بعد نئی دفعہ یہ ہے۔

''جو شخص حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ختم النبیین ہونے پر مکمل اور غیر مشروط
طور پر ایمان نہ رکھتا ہو یا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد الفاظ کے کسی بھی مفہوم یا
اظہار کی صورت میں نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہو یا اسی قسم کے دعویدار کو نبی یا مصلح مانتا
ہو وہ آئین یا قانون کے مقاصد کے تحت مسلمان نہیں''

اور تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵ میں یہ تشریح بھی شامل کر دی گئی ہے کہ

''جو شخص حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کے تصور کے خلاف
عقیدہ رکھے۔ عمل کرے یا پرچار کرے۔ اسے اس دفعہ کے تحت سزا دی جا سکے
گی'' نوائے وقت راولپنڈی ۸ ستمبر ۱۹۷۴ء

تیسرا باب کیا شیعہ ختم نبوت کے منکر تو نہیں (مذہب شیعہ اور عقیدہ ختم نبوت
ابن محمد المجاہد کا مختصر جامع رسالہ اس باب میں شامل کیا گیا) اسے بھی غور سے پڑھیں
اور منکر ختم نبوت روافض کو امت سے الگ کرائیں۔ یہ رسالہ بعینہ نقل کیا جاتا ہے۔

عقیدہ ختم نبوت اور امامت

عقیدہ ختم نبوت اسلام کی جان ہے۔ کوئی بھی شخص ختم نبوت پر ایمان لائے بغیر مسلمان نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ دین اسلام کا تمام نظام ختم نبوت کے محور پر گردش کرتا ہے اس دنیا میں جتنے بھی انبیاء کرام تشریف لائے ہر نبی اپنے بعد آنے والے نبی کی بشارت دیتا رہا حتی کہ یہ سلسلہ نبوت آنحضرت ﷺ تک آ پہنچا تو اللہ تعالی نے اعلان فرمادیا:

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین

ترجمہ: حضرت محمد ﷺ تم میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں، اور تمام نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں۔

اگر سلسلہ نبوت کو (خواہ تشریعی ہو یا غیر تشریعی) جاری وساری رہنا ہوتا تو آنحضرت ﷺ کبھی یہ اعلان نہ فرماتے

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی ترجمہ: میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں

رئیس المفسرین حافظ عماد الدین ابن کثیرؒ اپنی مستند تفسیر میں سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۴۰ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ یہ آیت نص صریح ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا جب کوئی نبی نہ ہوا تو رسول تو بطریق اولی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ رسالت کا مرتبہ خاص ہے، بنسبت مرتبہ نبوت کے ہر رسول کا نبی ہونا ضروری ہے۔ مگر ہر نبی کا رسول ہونا ضروری نہیں، کیونکہ رسول تو صاحب شریعت نبی کو کہا جاتا ہے اور نبی عام ہے چاہے صاحب شریعت ہو یا نہ ہو چونکہ آیت میں لفظ خاتم المرسلین کی بجائے

خاتم النبیین استعمال ہوا ہے اس لیے مطلق نبوت کا ختم ہونا مراد ہے۔ چاہے وہ تشریعی ہو یا غیر تشریعی کسی قسم کی نبوت ہو، اب اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا نہیں ہوگی۔ نیز ختم نبوت کی احادیث متواتر ہیں اور ان کے راوی صحابہ کرام کی ایک بہت بڑی جماعت ہے۔ حاصل یہ ہے کہ عقیدہ ختم نبوت ایمان کا جزو ہے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں اور ختم نبوت کی تشریح ہی یہ کرے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد صاحب شریعت نبی نہیں آئے گا لیکن غیر تشریعی نبی آ سکتا ہے۔ جو دراصل آنحضرت ﷺ کی ہی شریعت کی تبلیغ کرے گا تو ایسا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے، اور اس پر امت کا اجماع ہے۔ ماضی قریب میں مرزا غلام احمد قادیانی نے جب نبوت کا دعویٰ کیا تو اس نے بھی یہی حربہ استعمال کیا تھا جس پر علماء حق نے اس کی تکفیر کی۔ قادیانیوں سے پہلے جس مکتبہ فکر نے امامت کے نام پر ختم نبوت کا انکار کیا وہ شیعہ مکتبہ فکر ہے۔ شیعوں کے نزدیک امامت کا وہی مفہوم ہے جو مسلمانوں کے ہاں نبوت کا ہے۔ مگر شیعہ مذہب کا بنظر عمیق مطالعہ کیا جائے تو یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ شیعہ مذہب میں ختم نبوت کا کوئی تصور نہیں، بلکہ ان کے مذہب میں تو آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد نبوت، امامت کے روپ میں ترقی کے ساتھ جاری و ساری رہی، اثنا عشری مذہب کے ترجمان اعظم اور ان کے خاتم المحدثین علامہ باقر مجلسی نے اپنے ائمہ معصومین کی روایات کے حوالہ سے صراحت اور صفائی کے ساتھ لکھا ہے۔ امامت کا درجہ نبوت سے بالاتر ہے اور اپنے نزدیک اس کو دلیل سے ثابت بھی کیا ہے۔ اپنی کتاب حیات القلوب جلد ۳ صفحہ ۳ پر تحریر کرتا ہے:

"از بعضے اخبار معتبرہ کہ انشاء اللہ بعد ازیں

Scanned with CamScanner

مذکور خواہد شد معلوم می شود کہ مرتبہ امامت بالاتر از مرتبہ پیغمبری است"

(ترجمہ) ائمہ کی بعض معتبر روایات سے جو انشاء اللہ اس کے بعد ذکر کی جائیں گی (جس سے) معلوم ہو جاتا ہے کہ امامت کا مرتبہ نبوت کے مرتبہ سے بالاتر ہے۔

آگے علامہ مجلسی دلیل کے طور پر لکھتا ہے۔ چنانچہ حق تعالی بعد از نبوت حضرت ابراہیم خطاب فرمود کہ:

"انی جاعلک للناس اماماً"

(ترجمہ) چنانچہ حق تعالی نے حضرت ابراہیمؑ کو نبوت عطا فرمانے کے بعد ان سے فرمایا۔ میں تجھ کو لوگوں کا امام بناؤں گا۔

اس سے معلوم ہوا کہ امامت نبوت سے اعلیٰ درجہ کی شئے ہے۔ اس سے چند سطر آگے علامہ مجلسیؒ نے لکھا ہے۔

"برائے تعظیم حضرت رسالت پناہ وآنکہ آنجناب خاتم الانبیاء باشد منع اطلاق اسم نبی و آنچہ مرادف آنست بر امام کردہ اند"

(ترجمہ) اور حضرت رسالت پناہ کی تعظیم کے لئے اور اس وجہ سے کہ آنجناب خاتم الانبیاء ہیں۔ نبی اور اس کے ہم معنی لفظ کے اطلاق کو حضرت امام پر منع کرتے ہیں۔ (حیات القلوب جلد ۳ صفحہ ۳۱)

علامہ مجلسی کی اس عبارت سے صراحت کے ساتھ معلوم ہو گیا کہ اثناء عشریہ کا عقیدہ

Scanned with CamScanner

اپنے ائمہ کی روایات کی بنیاد پر یہ ہے کہ امامت کا درجہ نبوت سے اونچا ہے۔اور ہمارے ہی زمانے کے پاکستان کے بلند پایہ شیعوں کے مجتہد علامہ محمد حسین ڈھکو نے شیخ صدوق کے رسالہ العقائد کی اردو میں شرح لکھی ہے۔اس میں صراحت کے ساتھ لکھا ہے کہ ائمہ اطہار سوائے جناب سرکار دو عالم ﷺ کے دیگر تمام انبیاء کرام سے افضل واشرف ہیں۔(احسن الفوائد کی شرح العقائد طبع پاکستان صفحہ ۴۰۶)

اور اسی زمانہ کے شیعی دنیا کے امام (آیت اللہ خمینی) نے اپنی کتاب الحکومت الاسلامیہ میں صراحت کے ساتھ تحریر کیا ہے۔

"وان من ضروریات مذھبنا ان لائمتنا مقاما لا یبلغه ملک مقرب ولا نبی مرسل" (الحکومت الاسلامیہ صفحہ ۵۲ طبع ایران)

(ترجمہ) ہمارے مذہب (شیعہ اثنا عشریہ) کے ضروری اور بنیادی عقائد میں سے یہ ہے کہ ہمارے ائمہ معصومین کو وہ مقام ومرتبہ حاصل ہے جس تک مقرب فرشتہ اور نبی مرسل بھی نہیں پہنچ سکتا۔

علامہ مجلسی علامہ محمد حسین اور علامہ خمینی کی ان تصریحات کے بعد اس میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں رہتی کہ اثنا عشریہ کے نزدیک ان کے ائمہ کا مقام ومرتبہ انبیاء سے بالاتر ہے۔اور وہ ان اعلیٰ مقامات اور بلند درجات پر فائز ہیں جن تک کسی مقرب فرشتے اور نبی مرسل کی بھی رسائی نہیں ہو سکتی۔اور یہ کہ ان ائمہ پر نبی کے لفظ کا اطلاق اس لئے نہیں کیا جا سکتا کہ رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین فرمایا گیا ہے۔۔۔ یہ فی الحقیقت عقیدہ ختم نبوت کی قطعی نفی ہے۔اس حقیقت کو کہ شیعہ اثنا عشریہ کا عقیدہ امامت ختم نبوت کی نفی کرتا ہے۔اور وہ اپنے اس عقیدے کی وجہ سے فی الحقیقت ختم

نبوت کے منکر ہیں۔ بارہویں صدی کے عظیم مجدد حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے کتب شیعہ کے مطالعے اور اپنی خداداد فکر و بصیرت سے یقین کے ساتھ سمجھا اور صراحت کے ساتھ تحریر فرمایا۔

امام با اصطلاح ایشان معصوم مفترض الطاعہ منصوب لخلق است .ووحی باطنی در حق امام تجویز می نمایند.پس در حقیقت ختم نبوت را منکر اند گو بزبان آنحضرت ﷺ را خاتم الانبیاء میگفته باشند.(تفہیمات الٰہیہ صفحہ ۲۴۴)

(ترجمہ) شیعہ اثنا عشریہ کی اصطلاح وعقیدہ میں امام کی شان یہ ہے کہ وہ معصوم ہوتا ہے۔ اس کی اطاعت فرض ہوتی ہے۔ اور مخلوق کی ہدایت کے واسطے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر اور نامزد ہوتا ہے۔ اور شیعہ امام کے حق میں وحی باطنی کے قائل ہیں۔ پس فی الحقیقت وہ ختم نبوت کے منکر ہیں۔ اگرچہ زبان سے آنحضرت ﷺ کو خاتم الانبیاء کہتے ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہؒ اپنے آخری وصیت نامے میں شیعہ اثنا عشریوں کے متعلق اپنے اس فیصلے سے قبل کہتے ہیں۔

ایں فقیر از روح پر فتوح آنحضرت ﷺ سوال کرد کہ حضرت چہ می فرمایند در باب شیعہ کہ مدعی محبت اہل بیت اند و صحابہ بہ بدی مے گویند. آنحضرت ﷺ بنوع کلام روحانی القافر

مودند کہ مذہب ایشاں باطل است و بطلان مذہب ایشاں از لفظ امام معلوم مے شود چوں ازاں حالت افاقت دست داد در لفظ امام تامل کردم معلوم شد کہ امام با صطلاح ایشاں معصوم الخ (وصیت نامہ صفحہ ۲ طبع کانپور)

(ترجمہ) اس فقیر (شاہ صاحب) نے آنحضرت ﷺ کی روح مبارک سے سوال کیا کہ حضرت آپ شیعوں کے متعلق کیا فرماتے ہیں جو اہلبیت سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں اور صحابہ کرام کو برائی سے یاد کرتے ہیں تو آنحضرت ﷺ نے بنوع کلام روحانی فرمایا کہ ان کا مذہب باطل ہے اور ان کے مذہب کا بطلان لفظ امام سے معلوم ہوتا ہے۔ جب مجھے اس حالت سے افاقہ ہوا تو میں نے لفظ امام میں غور و فکر شروع کیا تو اس نتیجے پر پہنچا کہ امام ان کی اصطلاح میں معصوم مفترض الطاعۃ اور مخلوق کی ہدایت کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر اور نامزد ہوتا ہے اور شیعہ امام کے حق میں وحی باطنی کے قائل ہیں۔ پس در حقیقت ختم نبوت کے منکر ہیں۔

شیعوں کے متعلق یہی فیصلہ متقدمین علماء میں سے ۵۴۴ھ کے مستند عالم قاضی عیاض مالکی نے کتاب الشفاء جلد ۲ صفحہ ۲۹۰ پر شیعوں کی وجوہ تکفیر ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:

وکذالک نقطع بتکفیر غلاۃ الرافضۃ فی قولھم ان الآئمۃ افضل من الانبیاء:

(ترجمہ) اور اسی طرح ہم ان غالی شیعوں کی ان کے اس عقیدے کی وجہ

سے بھی قطعی تکفیر کرتے ہیں کہ ان کے اماموں کا درجہ نبیوں سے بالاتر ہے

اور یہی فیصلہ ۶۱ھ کے مستند عالم تصوف کے امام شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادی نے اپنی مشہور تصنیف غنیۃ الطالبین میں فرمایا ہے بلکہ انہوں نے اپنی کتاب میں ایک فصل قائم فرمائی ہے۔جس کا عنوان ہے۔(فصل فی الفرق الضالة عن طریق الهدیٰ) (ان فرقوں کے بیان میں جو گمراہ ہوئے)

اس فصل میں خوارج اور پھر شیعوں کے مختلف فرقوں کے ذکر کے بعد تحریر فرماتے ہیں:

و الذی اتفقت علیه طوائف الرافضة وفرقها اثبات الامامة عقلاً وان الامامة نص. وان الآئمه معصومون من الأفات و الغلط و السهو و الخطاء:

(ترجمہ) اور روافض (شیعوں) کے تمام فرقوں اور گروہوں کا اس پر اتفاق ہے کہ ان کا مسئلہ امامت از روئے عقل بھی ثابت ہے۔اور امام کا تعین اللہ تعالیٰ کے صریح حکم سے ہوتا ہے۔اور یہ کہ امام ہر طرح کی آفات سے اور غلطی اور بھول چوک سے بھی معصوم ہوتے ہیں۔

چند سطور آگے مزید فرماتے ہیں:

ومن ذالک ان الامام یعلم کل شیء ما کان وما یکون من امر الدنیا و الدین حتیٰ عدد الحصیٰ وقطر الامطار وورق الاشجار وان الآئمه تظهر علیٰ ایدیهم المعجزات کالانبیاء علیهم السلام. (غنیۃ الطالبین صفحہ ۱۵۶ تا ۱۵۷)

(ترجمہ) اور ان کا عقیدہ یہ بھی ہے کہ امام کو دنیا اور دین کی تمام چیزوں کا

علم ہوتا ہے یہاں تک کہ دنیا بھر کے سنگ ریزوں اور کنکریوں اور بارش
کے قطروں اور درختوں کے پتوں کی تعداد کا بھی ان کو علم ہوتا ہے۔اور
اماموں کے ہاتھ پر انبیاء کرام کی طرح معجزات بھی ظاہر ہوتے ہیں۔

حضرت شیخ نے اپنے کلام میں شیعوں کے اماموں کی چار صفات کو ذکر فرمایا ہے۔

(1) وہ معصوم عن الخطاء ہیں (2) وہ منجانب اللہ مبعوث ہیں (3) ان کے ہاتھوں انبیاء کرام کی طرح معجزات کا ظہور ہوتا ہے (4) ان کو "ما کان ما یکون" کا علم ہوتا ہے اب پہلی تینوں صفات انبیاء کرام کا خاصہ ہیں ان تینوں کو غیر نبی میں تسلیم کرنا مرتبہ نبوت کی توہین ہے اور آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت کا انکار ہے۔اور چوتھی صفت تو ایسی ہے جو انبیاء کرام میں بھی نہیں پائی جاتی بلکہ وہ خدائے عزوجل کی صفت ہے

چوتھی صدی میں باقاعدہ شیعہ مذہب کے معرض وجود میں آنے کے بعد سے لے کر آج تک جن علماء نے شیعہ مذہب کا بنظر عمیق مطالعہ کیا ہے وہ اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ شیعہ مذہب میں ختم نبوت کا کوئی تصور نہیں۔ بلکہ وہ اپنے ائمہ کو وہی درجہ دیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے پیغمبر برحق کا ہوتا ہے۔بعض معاملات میں تو وہ اپنے ائمہ کو وہ درجہ دیتے ہیں جو کسی پیغمبر برحق کا بھی نہیں ہوتا۔مثلاً حلال وحرام کا اختیار ائمہ کو حاصل ہے اور یہ کہ کائنات کے ذرے ذرے پر ان کی تکوینی حکومت ہے یعنی ان کو کن فیکون کا اقتدار واختیار حاصل ہے اور ان کو "ما کان ما یکون" کا علم حاصل ہے۔کوئی چیز ان سے مخفی نہیں۔اور ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت سے وہ علوم بھی عطا ہوتے ہیں جو فرشتوں اور نبیوں کو بھی نہیں دیئے گئے۔اور یہ کہ وہ ائمہ دنیا و آخرت کے مالک ومختار ہیں جس کو چاہیں بخش دیں اور جس کو چاہیں محروم رکھیں۔اور

Scanned with CamScanner

یہ کہ وہ اپنی موت کا وقت بھی جانتے ہیں اور ان کو موت کا اختیار حاصل ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جمہور امت محمدیہ کے نزدیک یہ شان انبیاء کرام کو بھی حاصل نہیں ہوتی۔ ان میں سے بعض تو وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں۔ مگر شیعوں کے نزدیک ان کے ائمہ انہی صفات وکمالات سے متصف ہیں "سبحانہ وتعالیٰ عما یشرکون"

ائمہ کی صفات وکمالات کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ ان کی اصح الکتب "اصول کافی" کی کتاب الحجہ کی روایات کا خلاصہ ہے۔ اصل متن مناظر اسلام حضرت مولانا محمد منظور نعمانی کی مایہ ناز تصنیف ایرانی انقلاب اور امام خمینی وشیعت میں صفحہ نمبر ۱۱۹ تا ۱۶۰ میں دیکھا جا سکتا ہے۔ شیعہ اثنا عشریوں کی تکفیر ان کے عقیدے امامت کی بناء پر تینوں مکاتب فکر اہلسنت والجماعت دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث کے جید علمائے کرام نے وضاحت کے ساتھ کی ہے مگر افسوس! کہ جس طرح قادیانیوں کے خلاف تینوں مکاتب فکر کے علماء کرام نے متحد ہو کر جدوجہد کی تھی اسی طرح شیعوں کے خلاف تینوں مکاتب فکر کے علمائے کرام باہم متحد ہو کر جدوجہد نہیں کر رہے جس کا نقصان اس صورت میں ظاہر ہو رہا ہے کہ مسلمان ماں باپ اپنی بچیوں کا نکاح شیعہ لڑکوں سے ان کو مسلمان سمجھ کر کر رہے ہیں۔ کچھ عرصہ قبل راقم سطور کو خود ایک دوست کے ذریعہ اطلاع ملی کہ لاہور میں گن آباد کے علاقہ میں ایک عورت اپنی بچی کا نکاح شیعہ لڑکے سے کر رہی ہے جب اس عورت کو شیعوں کے عقائد ونظریات کے بارے میں بتایا گیا تو وہ خاتون حیران ہو کر پوچھنے لگی کیا ان کے یہ عقائد ونظریات ہیں؟؟؟ مجھے ان کی اصل کتب سے حوالہ جات دکھا کر مطمئن کیا جائے۔

میں تینوں مکاتب فکر کے اہل علم کی توجہ اس نقطہ نظر کی طرف دلوانا چاہتا

Scanned with CamScanner

ہوں کہ یہ صرف آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت کے تحفظ اور رسالت مآب کی تئیس سال محنت کا ثمر جماعت صحابہ کرام کی ہی عزت کا مسئلہ نہیں بلکہ سنی بہن بیٹی کی عزت کا بھی مسئلہ ہے۔ یہ واقعہ تو صرف ایک مسلمان بیٹی کا ہے۔ نا معلوم کتنے مسلمان ماں باپ شیعوں کو مسلمان سمجھ کر اپنی بچیوں کا رشتہ ان کو دے چکے ہیں۔

فتنوں کے دور میں آنحضرت ﷺ کی علماء امت کو وصیت :

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ اذا ظہرت الفتن او قال البدع وسبت اصحابی فلیظہر العالم علمہ فمن لم یفعل ذالک فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین

ترجمہ: حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا! جب فتنے ظاہر ہو جائیں اور بدعات ظاہر ہو جائیں اور میرے صحابہؓ کو گالی دی جانے لگے تو اس وقت عالم کو چاہئے کہ وہ اپنے علم کا اظہار کرے (یعنی اس فتنے کے متعلق مسلمانوں کو آگاہ کرے اور اس فتنہ کو برپا کرنے والوں کے عقائد و نظریات کو آشکار کر کے ان کا رد کرے تا کہ امت اس فتنہ سے محفوظ ہو سکے) اور اگر وہ ایسا نہ کرے تو اس (عالم) پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو فرشتوں کی لعنت ہو تمام لوگوں کی لعنت ہو۔

(الصواعق المحرقہ صفحہ ۲ از علامہ ابن حجر مکی)

راقم سطور اس تحریر کے ذریعے اہل علم حضرات اور ہر طبقہ زندگی سے تعلق رکھنے والے غیرت مند مسلمانوں کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہے تا کہ تمام مکاتب فکر کے اہل علم

Scanned with CamScanner

اور عوام مل کر اس فتنہ کو جو کہ کینسر کا پھوڑا بن چکا ہے کو امت سے کاٹ کر علیحدہ کریں۔
اب تینوں مکاتب فکر کے جید علمائے کرام کے ارشادات گرامی نقل کیے جاتے ہیں۔

سب سے پہلے اہل سنت والجماعت دیوبند مکتبہ فکر کے علماء کرام کے ارشادات ملاحظہ فرمائیں۔

محدث جلیل علامۃ العصر حضرت مولانا حبیب الرحمن الاعظمی صاحب ؒ

حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب نے شیعہ اثنا عشریوں کی تین بنیادی کفریہ عقائد کی بناء پر تکفیر کی:

(1) شیعہ تحریف قرآن کے قائل ہیں اور بطور دلیل شیعوں کی بنیادی معتبر کتاب الجامع الکافی سے تحریف قرآن کے بارے میں روایات کو نقل فرمایا ہے۔

(2) شیعہ اثنا عشری آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد تمام صحابہ بشمول مہاجرین وانصار کے مرتد ہونیکے قائل ہیں سوائے چار صحابہ کے۔۔ بطور دلیل شیعہ اثنا عشریوں کی بنیادی کتب مثلاً رجال کشی، حیات القلوب، اصول کافی سے حوالہ جات نقل کیے ہیں

(3) ان کا ختم نبوت کا انکار کرنا ہے۔ حضرت مفتی صاحب ؒ تحریر فرماتے ہیں کہ اہل اسلام کے نزدیک انبیاء کرام کے سوا نبیوں اور رسولوں کی طرح کوئی معصوم اور مفترض الطاعۃ (جس کی اطاعت فرض ہو) نہیں لیکن شیعوں کے عقیدہ میں امام بھی معصوم اور مفترض الطاعۃ ہوتا ہے۔ اس پر وحی باطنی آتی ہے۔ اس کو حلال وحرام کرنے کا اختیار حاصل ہوتا ہے وہ کمالات وشرائط اور صفات میں انبیاء کرام کا ہم پلہ ہوتا ہے۔ اس میں اور پیغمبر میں کوئی فرق نہیں ہوتا بلکہ امامت کا مرتبہ پیغمبری سے بھی بالاتر

Scanned with CamScanner

ہے۔ شیعوں کا خاتم المحدثین علامہ مجلسی لکھتا ہے۔

حضرت صادقؑ فرمود کہ گواہی می دہم کہ علیؑ اما مے بود کہ خدا اطاعتش واجب گردانیدہ و حسن ابن علی امامے بود کہ خدا اطاعتش را واجب کردہ الخ (حیات القلوب جلد ۳ صفحہ ۲۶)

(ترجمہ) حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ علی امام تھے کہ خدا نے ان کی اطاعت واجب کی تھی اور حسن ابن علی امام تھے خدا نے ان کی اطاعت واجب کی تھی۔

حضرت مفتی صاحبؒ نے شیعوں کے ختم نبوت کے انکار پر بطور دلیل ان کی معتبر کتب سے کثیر روایات نقل کی ہیں۔ ہم یہاں پر طوالت کے خوف سے صرف ایک روایت پر اکتفا کرتے ہیں۔ اہل علم حضرات تسکین قلب کے لئے مراجعت فرمائیں۔ (ماہنامہ بینات خصوصی نمبر جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی صفحہ ۱۰۸)

★ حضرت مولانا اسعد مدنیؒ صدر جمعیت علماء ہند

فرزند ارجمند شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ

حضرت مفتی صاحب کا فتویٰ جب حضرت مولانا اسعد مدنی صاحبؒ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو حضرت نے فرمایا۔ جواب بحمد اللہ حرف بحرف پڑھا۔ احقر حرف بحرف متفق ہے۔ احقر اہل فتویٰ میں سے نہیں ہے۔ مگر اس جہاد میں شرکت سعادت سمجھ کر دستخط کر دیئے ہیں۔ (بحوالہ بینات نمبر صفحہ ۱۱۲)

Scanned with CamScanner

شیعہ اثنا عشریوں کے متعلق علماء دیو بند کا فیصلہ

29-30-31 اکتوبر 1986ء کو دارالعلوم دیو بند میں ختم نبوت کانفرنس ہوئی۔ اور تحفظ ختم نبوت کے عالمی نمائندگان کا اجلاس بھی منعقد ہوا۔ اجلاس میں حضرت مولانا محمد منظور نعمانیؒ نے ایک تجویز پیش کی جو بحث وتمحیص کے بعد منظور کر لی گئی۔ اس تجویز کا متن دارالعلوم بابت جنوری 1987ء سے بلا تبصرہ نقل کیا جاتا ہے۔ تا کہ علماء دیو بند کا شیعہ اثنا عشریوں کے متعلق موقف واضح ہو جائے۔

یہ اجلاس اعلان کرتا ہے کہ شیعہ اثنا عشری مسلک جو فی زمانہ دنیا کے شیعوں کی اکثریت کا مسلک ہے۔ اور ایران میں اسی مسلک کے ذریعے ماضی قریب میں ایک انقلاب برپا ہوا ہے۔ جس کو اسلامی انقلاب کہہ کر عالم اسلام کو ایک زبر دست دھوکہ دیا جا رہا ہے۔ اس مسلک کا ایک بنیادی عقیدہ عقیدہ امامت براہ راست ختم نبوت کا انکار ہے۔ اسی بناء پر حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے صراحت کے ساتھ ان کی تکفیر کی۔ لہذا یہ اجلاس تحفظ ختم نبوت کا اعلان کرتا ہے کہ یہ مسلک موجب کفر اور ختم نبوت کے خلاف پُر فریب بغاوت ہے۔ نیز یہ اجلاس تمام اہل علم سے اس فتنہ کے خلاف سرگرم عمل ہونے کی اپیل کرتا ہے۔

امام اہلسنت حضرت مولانا عبدالشکور صاحب فاروقی لکھنویؒ

امام اہلسنت حضرت مولانا عبدالشکور صاحب فاروقی لکھنویؒ تحفہ اہلسنت کے صفحہ ۱۹ پر قمطراز ہیں۔ اب ہندوستان میں جو فرقہ زیادہ پایا جاتا ہے۔ اس کا نام اثنا عشری ہے۔ یہ لوگ بارہ اماموں کے قائل ہیں۔ یا یوں سمجھئے کہ رسول خدا ﷺ کے بعد،

بارہ (12) رسول اور مانتے ہیں۔

حضرت اقدس مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن ٹونکی

رئیس دارالافتاء والارشاد جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

حضرت مفتی صاحب کے متعلق حضرت مولانا عبدالحق حقانی" (اکوڑہ خٹک) بانی جامعہ حقانیہ فرماتے ہیں کہ مفتی صاحب فقہ اور فتاویٰ میں ہمارے مقتداء اور امام ہیں۔ آپ کا فتویٰ ہم تمام علماء دیوبند پر حجت اور دلیل ہے۔ حضرت مفتی صاحبؒ نے تین بنیادی وجوہات کی بنیاد پر شیعہ اثنا عشریہ کی تکفیر کی۔

(1) وہ تمام صحابہ کرامؓ کو مرتد اور کافر سمجھتے ہیں۔

(2) وہ موجودہ قرآن پاک کو بعینہ اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ نہیں سمجھتے۔ بلکہ وہ اس کی تحریف کے قائل ہیں۔

(3) قادیانیوں کی طرح وہ لفظی طور پر ختم نبوت کے قائل ہیں۔ اور آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین مانتے ہیں لیکن انہوں نے نبوت محمدیہ کے مقابلے میں ایک متوازی نظام عقیدہ امامت کے نام سے تصنیف کر لیا ہے۔ ان کے نزدیک امامت کا ٹھیک وہی تصور ہے جو اسلام میں نبوت کا ہے۔ چنانچہ امام نبی کی طرح منصوص من اللہ ہوتا ہے، معصوم ہوتا ہے مفترض الطاعۃ ہوتا ہے۔ ان کو تحلیل و تحریم کے اختیار ہوتے ہیں اور یہ کہ بارہ امام تمام انبیاء کرام سے افضل ہیں۔

ان عقائد کے ہوتے ہوئے اس فرقہ کے کافر اور خارج از اسلام ہونے میں کوئی شک نہیں رہ جاتا (بحوالہ بینات صفحہ نمبر ۱۵۴)

شہید ختم نبوت فقیہ العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

شیعوں کا نظریہ امامت آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت کے خلاف ایک بغاوت اور اسلام کی ابدیت کے خلاف ایک کھلی سازش ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دورِ قدیم سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی تک جن جن لوگوں نے نبوت ورسالت کے جھوٹے دعوے کئے انہوں نے اپنے دعووں کا مصالحہ شیعوں کے نظریہ امامت ہی سے مستعار لیا۔ حضرت مولانا چند سطور آگے فرماتے ہیں کہ میں شیعہ کے نظریہ امامت پر جتنا غور کرتا ہوں میرے یقین میں اتنا اضافہ ہوتا ہے کہ یہ عقیدہ یہودیوں نے آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت پر ضرب لگانے اور امت میں جھوٹے مدعیانِ نبوت کے دعوئ نبوت وامامت کا چور دروازہ کھولنے کے لئے گھڑا۔ (بحوالہ اختلاف امت اور صراط مستقیم صفحہ ۱۶۔۱۷)

امام اہلسنت محدث العصر حضرت مولانا سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ

شیخ الحدیث مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

حضرت امام اہلسنت مدظلہ نے بھی اپنی مایہ ناز تصنیف ارشاد الشیعہ میں شیعوں کی تکفیر تین بنیادی عقائد کی بنیاد پر کی ہے۔ (1) شیعہ قرآن پاک کی تحریف کے قائل ہیں۔ (2) شیعہ سوائے چار صحابہ کے باقی تمام صحابہؓ کو معاذ اللہ مرتد کہتے ہیں (3) وہ حضرات ائمہ کو معصوم اور ان کی امامت کو منصوص مانتے ہیں۔ حضرت استاذ مکرم مدظلہ شیعہ کی تیسری وجہ تکفیر پر شیعہ کتب سے دلائل ذکر کرنے کے بعد فیصلہ فرماتے ہیں۔ ظاہر امر ہے کہ جب امام معصوم ہو اور اس کی طرف وحی بھی آتی ہو اور

Scanned with CamScanner

اس کی اطاعت بھی فرض ہو تو نبی اور امام میں کیا فرق رہ گیا؟ غرضیکہ شیعہ بارہ بلکہ بعض چودہ امام تسلیم کر کے گویا بارہ یا چودہ نبی مانتے ہیں تو پھر آنحضرت ﷺ پر نبوت کیسے ختم ہوئی؟ اگر شیعہ ختم نبوت کا اقرار کرتے ہیں تو محض تقیہ کے طور پر کرتے ہیں۔ (بحوالہ ارشاد الشیعہ صفحہ نمبر ۸۸)

مناظرِ اسلام حضرت مولانا خالد محمود صاحب (پی ایچ ڈی لندن) سرپرست تنظیم اہلسنت پاکستان

سوال : اگر کوئی شخص سرکار مدینہ کی تشریف آوری کے بعد درج ذیل عقیدہ رکھے تو وہ اہل کتاب میں داخل ہوگا یا نہیں اور اس کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور ہمارے لئے حلال ہے یا نہیں؟

(1) حضور ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہوسکتا لیکن اس کا معنی صرف یہ ہے کہ آپ کے بعد نبی کا نام یا نبی کا لفظ کسی نئے آنے والے کے لئے نہیں نبوت کی شرائط اور صفات جیسے (معصوم ہونا، مامور من اللہ ہونا، مفترض الطاعۃ ہونا، حلال وحرام میں لسان فیصل ہونا) یہ سب امور خاتم النبیین کے بعد بھی باقی اور جاری ہیں۔ ختم نبوت صرف لفظ نبوت کے لئے روک ہے صفات نبوت بہر صورت باقی ہیں اور ان کے حامل آئمہ کرام اور اولوالامر حضرات ہیں۔

الجواب : اس صورت کے منکر عنوان ختم نبوت کے منکر نہیں لیکن حقیقت ختم نبوت کا منکر صریحاً ہیں عقیدہ ختم نبوت کوئی لفظوں کا کھیل نہیں کہ لفظ نبی کی روک تو تسلیم کر لی جائے اور نبوت کی حقیقت اور معنویت امامت کے نام سے جاری رکھی جائے۔

Scanned with CamScanner

حجۃ الہند حضرت امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی شرح موطا میں لکھتے ہیں :

"او قال ان النبی ﷺ خاتم النبوۃ ولکن معنیٰ ھذا الکلام انہ لا یجوز ان یسمیٰ بعدہ احد با النبی ﷺ واما معنیٰ النبوۃ وھو کون الانسان مبعوثاً من اللہ تعالیٰ الی الخلق مفترض الطاعۃ معصوماً من الذنوب ومن البقاء علی الخطاء فیما یری فھو موجود فی الآئمۃ بعدہ. فذلک الزندیق وقد اتفق جماھیر المتاخرین من الحنفیۃ و الشافعیۃ علیٰ قتل من یجری ھذا المجری"

(ترجمہ) .... یا اگر اس نے کہا کہ نبی ﷺ کے خاتم النبوۃ ہونے کا معنی یہ ہے کہ آپ کے بعد کسی کے لئے لفظِ نبی کا اطلاق درست نہیں لیکن معنی نبوت یعنی انسان کا مبعوث من اللہ ہونا، اس کی اطاعت واجب ہونا اس کا معصوم ہونا اور اس کا خطاؤں پر باقی رہنے سے محفوظ رہنا یہ سب باتیں (یعنی معنی نبوت) ائمہ میں موجود ہیں تو اس شخص کو زندیق ہی کہا جائے گا۔ اور اس طرح کے خرافات بکنے والے کے قتل کے بارے میں علمائے امت میں کوئی اختلاف نہیں۔

حضرت شاہ صاحب کے اس فیصلے کا حاصل بھی یہی ہے کہ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کچھ ایسے افراد بھی اس امت میں پیدا ہوں گے جو مامور من اللہ اور معصوم ہوں تو ایسا اعتقاد رکھنے والا عقیدہ ختم نبوت کا قطعاً قائل نہیں۔ خواہ زبان سے ہزار دفعہ حضور ﷺ کو خاتم النبیین کہتا رہے۔ (عبقات صفحہ ۲۳۰ تا ۲۳۲)

محقق اہل سنت مولانا مہر محمد صاحب

مولانا مہر محمد صاحب ۲۰ صفحات پر مشتمل طویل بحث بعنوان عقیدہ امامت در پردہ ختم نبوت کا انکار ہے.......... فرمانے کے بعد فیصلہ فرماتے ہیں۔ اہل علم تسکین قلب کے لئے مراجعت فرمائیں تحفہ امامیہ صفحہ ۳۹۸ از مولانا مہر محمد صاحب مدظلہ العالی

قارئین کرام! بخوف طوالت یہ سلسلہ یہیں ختم کرتا ہوں۔ آپ کو یقین ہو چکا ہوگا کہ شیعہ دراصل ختم نبوت کے منکر اور امامت کے پردے میں اپنے بزرگوں (اماموں) کو نبی مانتے ہیں۔ آخر جب وہ مرسل من اللہ حجۃ اللہ آخری مرجع مفترض الطاعۃ شجرہ نبوت مہبط ملائکہ، اللہ کی زبان اور دروازہ ہیں، تمام پیغمبروں کا علم رکھتے ہیں، مرتبہ میں ان سے افضل ہیں، مستقل آسمانی کتب اور وحی الہام کے مالک ہیں۔ شریعت الٰہی اور احکام خداوندی کا واحد مصدر منبع اور خزانہ ہیں۔ حلال وحرام میں خود مختار ہیں۔ معصوم ہیں، بعد از قرآن صرف ان کا کلام ہی علم و دانش کا سرچشمہ ہے۔ اور ان سے اختلاف رکھنے والا ہی کافر و مرتد ہے، ان اوصاف کے باوجود وہ کیسے نبی نہیں آخر نبوت و رسالت کس عہدہ یا وصف کا نام ہے جس سے حضور ﷺ سرفراز ہیں مگر ائمہ محروم ہیں۔ (تحفہ امامیہ صفحہ ۳۹۸)

ابن امیر شریعت حضرت مولانا عطاء المہیمن شاہ بخاری صاحب مدظلہ
امیر مجلس احرار اسلام پاکستان

نظریہ امامت دراصل عقیدہ ختم نبوت کا انکار ہے۔ یہود نے نظریہ امامت کی آبیاری کی اور اس کے لئے روافض کو بطور آلہ کے استعمال کیا۔ نظریہ امامت کے تحت امامت اعلیٰ

درجہ ہے اور نبوت ثانوی کیونکہ امامت جاری ہے اور نبوت ختم ہو چکی ہے۔ امام مامور من اللہ مفترض الطاعۃ ہے اور اس پر وحی آتی ہے۔ یہ نظریہ فلسفہ اور عقیدہ براہ راست عقیدہ ختم نبوت کا انکار ہے امت کا اجماع ہے کہ عقیدہ ختم نبوت کا انکار صریح کفر ہے صحابہ کرام، تابعین عظام اور علماء امت کا یہی متفقہ فتویٰ ہے یہی صراط مستقیم ہے۔

اہلحدیث مکتبہ فکر کے جید علماء کرام کے ارشادات ملاحظہ فرمائیں

حضرت مولانا علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید (1987ء)

علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ اپنی مایہ ناز تصنیف الشیعہ والسنہ اردو ایڈیشن کے صفحہ ۷۷ پر شیعوں کے عقیدہ امامت پر تفصیلی بحث فرماتے ہوئے رقم طراز ہیں۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ شیعہ قوم حضرت علیؓ اور دوسرے اماموں کی فضیلت کی آڑ میں عقیدہ ختم نبوت کا انکار کر رہی ہے کیا یہ عقیدہ رکھنا کہ حضرت جبرئیلؑ سے بڑا فرشتہ سرور کائنات ﷺ کے بعد اماموں پر نازل ہوتا تھا انکار ختم نبوت ہی نہیں ہے..... ؟ اور یہ عقیدہ رکھنا کہ اللہ تعالیٰ براہ راست حضرت علیؓ سے ہمکلام ہوتا تھا یہ نبوت و رسالت کی توہین نہیں ہے............؟ مگر شیعہ قوم کا تو ہدف ہی یہی ہے۔ (بحوالہ الشیعہ والسنہ صفحہ ۷۷)

حضرت علامہ پروفیسر عطاء الرحمٰن ثاقب شہیدؒ

پروفیسر عطاء الرحمٰن ثاقب شہیدؒ نے ایک مفصل و مدلل مقالہ بعنوان ''کیا شیعہ ختم نبوت کے منکر ہیں؟'' تحریر فرمایا تھا۔ یہاں پر اسی مقالہ کو فوائد کثیرہ کے پیش نظر تحریر کرتا ہوں تاکہ ہمارا دعویٰ (کہ شیعہ بھی قادیانیوں کی طرح ختم نبوت کے منکر ہیں) شیعہ مذہب کی بنیادی کتب سے ثابت ہو جائے۔ شیعہ قوم اپنے بارہ اماموں کو ان

Scanned with CamScanner

صفات سے متصف کرتی ہے جو کہ نبوت کا خاصہ ہیں۔

(1) ان کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہونا۔ (2) ان کا معصوم عن الخطاء ہونا۔ (3) ان کی اطاعت کا فرض ہونا۔ (4) ان پر وحی اور فرشتوں کا نازل ہونا۔

یہ چاروں صفات اگر کسی بھی انسان میں مان لی جائیں تو اس میں اور انبیاء کرام میں کوئی فرق باقی نہیں رہتا۔ جب کوئی شخص کسی کے بارے میں یہ کہتا ہے کہ (1) وہ معصوم عن الخطاء ہے۔ (2) اس کی اطاعت فرض ہے۔ (3) اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کی ہدایت کے لئے مبعوث ہے۔ (4) اس پر وحی نازل ہوتی ہے تو گویا کہ وہ اسے اللہ کا نبی خیال کرتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے مبعوث کیا ہے۔ شیعہ مذہب میں بارہ اماموں کو یہ چاروں حیثیتیں حاصل ہیں۔ چنانچہ اس مذہب میں محمد رسول اللہ ﷺ آخری نبی نہ تھے اور نبوت کا دروازہ بند نہیں ہوا بلکہ امامت کے لبادے میں نبوت جاری و ساری ہے۔ اور بارہ امام بارہ امام نہیں بلکہ بارہ نبی تھے۔ اب ہم ان چاروں صفات یعنی بعثت و عصمت وجوب اطاعت اور نزول وحی کو خود شیعہ کتب کی روشنی میں ثابت کرتے ہیں کہ شیعہ کا مطابق بارہ امام ان چاروں صفات سے متصف ہیں۔

بعثت

مشہور شیعہ عالم جسے شیعہ قوم نے خاتم المحدثین کا لقب دے رکھا ہے یعنی ملا باقر مجلسی اپنی مشہور کتاب حق الیقین صفحہ ۴۷ میں لکھتا ہے۔ بارہ امام اللہ کی طرف سے منصوص یعنی مبعوث ہیں۔ شیعہ قوم کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بارہ اماموں کو بذریعہ نص

نامزد کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نص نازل ہوئی تھی جس میں اماموں کو نامزد کیا گیا تھا۔ اس نص کے مطابق حضرت علیؓ پہلے امام تھے۔ اور محمد بن الحسن آخری امام، چنانچہ شیعوں کے "شیخ صدوق" "ابن بابویہ قمی" محمد بن یعقوب کلینی اور مشہور شیعہ عالم طوسی نے اپنی کتب میں روایت بیان کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ پر وفات سے قبل ایک کتاب نازل فرمائی اور کہا:

یا محمد! هذه وصیتک الی النجبة من اهلک

(ترجمہ) کہ اے محمد ﷺ! کہ یہ تیرے خاندان کے معززین کے لئے وصیت نامہ ہے۔

آپ ﷺ نے جبرئیلؑ سے پوچھا۔ میرے خاندان کے معززین کون لوگ ہیں؟ جبرئیلؑ نے کہا "علی ابن ابی طالب اور ان کی اولاد میں سے فلاں فلاں" اس کتاب پر سنہری رنگ کی مہریں لگی ہوئی تھیں۔ آپ نے وہ کتاب امیر المومنین (حضرت علیؓ) کے سپرد کر دی چنانچہ علیؓ نے ایک مہر کو کھولا اور اس وصیت کے مطابق دور امامت میں عمل کیا۔ پھر حسنؓ نے دوسری مہر کو کھولا اور وصیت کے مطابق عمل کیا حتیٰ کہ وہ کتاب آخری امام تک پہنچ گئی۔ (بحوالہ عیون الاخبار الرضا ابن بابویہ قمی جلد ۱ صفحہ ۳۳ اصول کافی جلد ۱ صفحہ ۲۸۰۔ امالی الصدوق صفحہ ۳۲۸۔ امالی الطوسی جلد ۲ صفحہ ۵۲ کتاب الغیبہ)

شیعوں کا امام بخاری محمد بن یعقوب کلینی حضرت امام جعفر صادقؒ کی طرف منسوب کرتے ہوئے اصول کافی میں لکھتا ہے۔

"ان الامامة عهد من الله عز وجل معهود لرجال مسمین لیس للامام ان یزویها عن الذی یکون من بعده"

(ترجمہ) امامت اللہ عزوجل کی طرف سے ایک منصب ہے جس پر چند برگزیدہ اور متعین ہستیاں فائز ہیں۔ کوئی امام اپنے اختیار سے اپنے بعد والے امام کو اس منصب سے محروم کر کے کسی اور کو اس پر فائز نہیں کر سکتا۔ (بحوالہ اصول کافی : یعقوب کلینی باب ان الامامۃ عہد من اللہ)

یعنی بارہ اماموں میں سے ہر ایک کا تعین و تقرر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا ہے امامت ایک منصب الٰہی ہے وہی جسے چاہتا ہے مقرر کرتا ہے شیعہ اکابرین کا کہنا ہے کہ "یجب علی اللہ نصب الإمام کنصب النبی" (ترجمہ): اللہ تعالیٰ کا فرض ہے وہ امام کو بھی اسی طرح مقرر کرے جس طرح کہ وہ نبی کو مقرر کرتا ہے۔

(بحوالہ منہاج الکرامۃ از حلی صفحہ ۷۴، اعیان الشیعہ جلد ا صفحہ ۱۷۶، الشیعہ فی التاریخ از محمد حسین الزین صفحہ ۳۲، اصول المعارف از محمد موسوی صفحہ ۸۲)

یعنی امامت کا منصب بھی نبوت کی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ہے۔ اس عقیدے کے مطابق حضرت علیؓ شیعوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ پہلے امام تھے۔ اور ان کی امامت پر ایمان لانا اسی طرح فرض تھا جس طرح کہ حضرت محمد ﷺ کی نبوت و رسالت پر ایمان لانا۔ اسی کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور شیعہ عالم مفید لکھتا ہے اِمامیوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعد امیر المومنین علیؓ کو خلیفہ نامزد کیا تھا چنانچہ ان کی خلافت و امامت کا منکر دین کے ایک اہم فرض اور بنیادی رکن کا منکر تصور ہوگا۔ (بحوالہ اوائل المقالات از مفید صفحہ ۴۸)

شیعہ عقیدے کے مطابق امت مسلمہ کے وہ تمام مکاتب فکر جو حضرت ابوبکر صدیقؓ کو رسول اللہ ﷺ کا خلیفہ مانتے ہیں۔ وہ نہ صرف دین اسلام کے ایک

Scanned with CamScanner

بنیادی رکن بلکہ سرے سے نبوت ہی کے منکر ٹھہرتے ہیں کیونکہ علی کی امامت کا انکار تمام انبیاء کرام کی نبوت کے انکار کرنے کے مترادف ہے۔ (اعتقادات الصدوق نقل از مقدمۃ البرھان صفحہ ۱۹)

محمد بن یعقوب کلینی اصول کافی جلد ا صفحہ ۴۳۷ سے ملا باقر مجلسی آئمہ کی طرف منسوب کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے علی کو اپنی مخلوق کے لئے نشان ہدایت بنا کر مبعوث کیا ہے جس نے ان کی معرفت حاصل کر لی وہ مومن قرار پائے گا۔ جو ان سے بے خبر رہے گا وہ گمراہ کہلائے گا اور جس نے ان کے ساتھ کسی اور کو بھی (خلافت و امامت) میں شریک کیا اسے مشرک کہا جائے گا۔

شیعہ محدث ابن بابویہ قمی اپنی کتاب کمال الدین صفحہ ۹ پر لکھتا ہے:

لیس لا حد ان یختار الخلیفۃ الا اللہ عز وجل

(ترجمہ) خلیفہ کو منتخب کرنے کا اختیار اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو نہیں

مقصود یہ ہے کہ وہ تمام خلفاء جنہیں مسلمان عوام نے منتخب کیا تھا خواہ وہ خلفاء راشدین ہی کیوں نہ ہوں غیر شرعی خلفاء تھے۔

خلافت و امامت صرف حضرت علیؑ کا حق تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک صریح نص کے ذریعے ان کے سر پر تاج امامت رکھا گیا تھا۔ شیعوں کا امام طبری اعلام الوریٰ صفحہ ۲۰۶، محمد باقر شریفی عقیدہ الشیعہ فی الامامۃ صفحہ ۸۳ پر لکھتا ہے۔ بارہ اماموں میں سے ہر امام اللہ تعالیٰ کی طرف سے منصوص یعنی مقرر کردہ تھا۔ شیعہ فرقے کے اس عقیدے کو بڑے واضح اور دوٹوک الفاظ میں بیان کرتے ہوئے ''اصل الشیعہ واصولہا'' کا مصنف لکھتا ہے "الامامۃ منصب الٰھی کالنبوۃ"

Scanned with CamScanner

یعنی امامت بھی نبوت کی طرح وہبی اور خدائی منصب ہے۔ (اصل الشیعہ صفحہ ۱۰۳)

ان تمام نصوص وعبارات کا خلاصہ یہ ہے کہ شیعہ علماء اپنے اماموں کو انبیاء و رسول کی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث سمجھتے تھے۔ جبکہ امت مسلمہ کے نزدیک بعثت فقط انبیاء کرام ورسل کی خاصیت ہے تو گویا غیر انبیاء کی نسبت مبعوث ہونے کا عقیدہ انکار ختم نبوت کی طرف پہلا قدم ہے۔ جو ابن سبا نے اٹھایا۔ باقی سبائیوں نے اس کی پیروی کی جو آگے چل کر شیعہ مذہب کی بنیاد بن گیا۔

عصمت

امت مسلمہ کے نزدیک عصمت صرف انبیاء ورسل کا خاصہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے کا یہ معنی ہے کہ آپ خاتم المعصومین ہیں۔ انبیاء کرام کے علاوہ کوئی دوسری شخصیت معصوم عن الخطا نہیں مگر:

شیعہ علماء کہتے ہیں کہ ائمہ بھی اس صفت میں انبیاء کرام کے ہم پلہ و شریک ہیں۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کی حفاظت وصیانت اور انہیں غلطیوں سے پاک رکھنے کا ذمہ لیا ہے بعینہ بارہ امام بھی ہر قسم کی غلطی اور لغزش سے پاک ہیں۔ چنانچہ شیعوں کا محدث طوسی تلخیص الشافی جلد ا صفحہ ۶۲ پر لکھتا ہے:

"العصمة عند الامامية شرط اساسي لجميع الانبياء و الائمة عليهم السلام سواء في الذنوب الكبيرة و الصغيرة قبل النبوة و الامامة وبعدهما على سبيل العمد و النسيان وهكذا العصمة عن كل الرذائل و القبائح"

Scanned with CamScanner

(ترجمہ) امامیوں کے نزدیک انبیاء اور اماموں کا معصوم ہونا نبوت و امامت کی بنیادی شرط ہے۔ انبیاء و آئمہ کبیرہ و صغیرہ ہر قسم کے گناہوں سے معصوم ہیں ان سے نبوت و امامت سے پہلے غلطی کے صدور کا امکان ہے نہ نبوت و امامت کے بعد۔ وہ عمداً گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں نہ نسیاناً۔ اسی طرح وہ ہر قسم کی غیر اخلاقی و انسانی مروت کے خلاف حرکات سے بھی معصوم ہوتے ہیں۔

اسی تلخیص الشافی کے صفحہ ۱۹۹ پر طوسی لکھتا ہے۔

نیز امام چونکہ واجب الاطاعت ہوتا ہے اس لئے اس کا معصوم ہونا ضروری ہے۔

ملا باقر مجلسی حق الیقین صفحہ ۳۰ پر لکھتا ہے۔

"اجماع الا مامیة منعقد علی ان الامام مثل النبی ﷺ معصوم من اول عمرہ الیٰ آخر عمرہ من جمیع الذنوب الصغائر و الکبائر"

(ترجمہ) امامیوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ امام بھی نبی ﷺ کی طرح صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے از پیدائش تا وفات معصوم عن الخطا ہوتا ہے

ابن بابویہ قمی نے اپنی کتاب کمال الدین وتمام النعمۃ جلد ۱ صفحہ ۸۵ پر وجوب عصمۃ الامام کا ایک عنوان قائم کیا ہے۔ جس کے تحت اس نے مختلف روایات کا سہارا لے کر بے بنیاد قسم کے دلائل ذکر کئے ہیں۔ ایک جگہ لکھتا ہے۔ اگر ہم کسی امام کی امامت کو تو مان لیں مگر اس کے معصوم ہونے پر ایمان نہ لائیں تو اس کا معنی یہ ہوگا کہ ہم نے اس کی امامت کو ہی نہیں مانا۔ یعنی عصمت کے بغیر امامت کا تصور ادھورا اور نا مکمل

Scanned with CamScanner

ہے۔ جس طرح یہ کہنا کہ حضرت محمد ﷺ نبی تو ہیں مگر معصوم نہیں (معاذ اللہ) انکار نبوت کو مستلزم ہے اسی طرح بارہ اماموں میں سے کسی کی عصمت پر ایمان نہ لانا اس کی امامت کے انکار کو مستلزم ہے۔

شیعوں کا علامہ طبرسی اعلام الوریٰ کے صفحہ ۲۰۶ پر لکھتا ہے۔

"الامام لا بد ان یکون معصوماً"

(ترجمہ) امام کے لئے معصوم ہونا ضروری ہے۔

نیز انبیاء اور اماموں کے بارے میں ہمارا اعتقاد ہے کہ وہ ہر قسم کی برائیوں سے محفوظ ہیں نہ کسی صغیرہ کا صدور ان سے ممکن ہے نہ کبیرہ گناہ کا۔ ان کی عصمت کا انکار کرنے والا ان کی عظمت کا انکار کرنے والا ہے۔ اور ان کی فضیلت سے نا آشنا ہے۔ رسول ﷺ کی طرف جھوٹ منسوب کرتے ہوئے شیعہ عالم ابن بابویہ قمی اپنی تصنیف عیون الاخبار الرضا جلد ا صفحہ ۶۳ اور باقر شریفی عقیدۃ الشیعہ فی الامامۃ صفحہ ۳۲۸ پر لکھتا ہے۔

"انا و علی و الحسن و الحسین و التسعۃ من ولد الحسین مطھرون و معصومون"

(ترجمہ) یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! میں علی، حسن اور حسین کی اولاد میں سے نو امام معصوم اور گناہوں سے پاک ہیں۔

نیز امام کے لئے معصوم ہونا اس لئے ضروری ہی کہ امام کی بعثت کا مقصد مظلوموں کی دادرسی اور زمین میں عدل و انصاف کا قیام ہوتا ہے اگر امام سے بھی غلطی صادر ہونے کا امکان ہو تو اس کی اصلاح کے لئے کسی دوسرے امام کی ضرورت پڑے گی اور یوں تسلسل لازم آئے گا جو کہ محال ہے۔ ابن بابویہ قمی معانی الاخبار صفحہ ۱۳۱، ۱۳۲ میں لکھتا

ہے کہ ابن ابی عمر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں میں نے ہشام بن حکم سے پوچھا کیا امام معصوم ہوتا ہے..........؟ انہوں نے کہا ہاں۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے پوچھا اوصاف عصمت کیا ہیں..........؟ کہا کہ تمام گناہوں کو ہم چار قسموں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ حرص، حسد، غضب، شہوت۔ امام حریص اس لئے نہیں ہوتا کہ ساری دنیا اس کے قبضے میں ہوتی ہے۔ وہ خود دنیا کا مالک ہوتا ہے۔ حاسد اس لئے نہیں ہوتا کہ اس کا رتبہ سب سے بلند ہوتا ہے۔ اور انسان حسد اس سے کرے جو اس سے بالا ہو۔ اسے غصہ اس لئے نہیں آتا کہ اس کی جدو جہد کا محور اللہ کی رضا کا حصول ہوتا ہے۔ دنیوی خواہشات ولذات کا تبع اس لئے نہیں ہوتا کہ اسے آخرت اسی طرح محبوب ہوتی ہے جس طرح ہمیں دنیا گناہ کی یہ چار قسمیں ہیں اور ان چاروں سے امام محفوظ ہوتا ہے۔

شیعوں کا علامہ امام باقر شریفی عقیدۃ الشیعہ فی الامامۃ صفحہ ۲۳۶ پر لکھتا ہے

"وجوب عصمة النبی ﷺ واله مع عدم وجوب عصمة الامام مما لا یجتمعان کلما وجب عصمة النبی ﷺ وجب عصمة الامام"

(ترجمہ) نبی اور امام دونوں معصوم ہیں۔ ایک کی عصمت اور دوسرے کی عدم عصمت کا اجتماع ناممکن ہے۔ نبی کا معصوم ہونا ضروری ہے تو امام کا معصوم ہونا بھی ضروری ٹھہرے گا۔

یعنی یہ کہنا کہ نبی اکرم ﷺ تو معصوم عن الخطاء ہیں اور بارہ اماموں میں سے کسی امام کے متعلق یہ کہنا کہ وہ غیر معصوم ہے شیعہ دین کے مطابق درست نہیں۔ عصمت ائمہ کے متعلق آخری نص نقل کر کے ہم اس موضوع کو سمیٹتے ہیں۔

مشہور شیعہ عالم محسن الامین اپنی کتاب اعیان الشیعہ جلد اصفی ۱۰۱ پر لکھتا ہے۔

"یجب فی الامام ان یکون معصوما کما یجب فی النبی"

(ترجمہ) یعنی امام کے متعلق معصوم ہونے کا عقیدہ رکھنا بھی اسی طرح واجب ہے جس طرح نبی کے متعلق معصوم ہونے کا عقیدہ رکھنا واجب ہے

ان تمام نصوص واقتباسات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ شیعہ دین میں جس طرح امام انبیاء کرام کی طرح اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ اور اس کی طرف سے مبعوث ہوتا ہے اسی طرح وہ معصوم عن الخطاء بھی ہوتا ہے۔ انکار ختم نبوت کی طرف شیعہ علماء کی طرف سے اٹھایا جانے والا یہ دوسرا قدم تھا۔

وجوب اطاعت

تیسرے نمبر پر شیعوں کے علماء نے انکار ختم نبوت کے لئے جو عقیدہ وضع کیا وہ یہ تھا کہ اماموں کی اطاعت لوگوں پر فرض ہے۔ یعنی جس طرح انبیاءؑ کے ارشادات وفرامین سے روگردانی کرنا کفر ہے اسی طرح اگر کوئی شخص بارہ اماموں میں سے کسی امام کی نافرمانی کرتا ہے یا اس کی اطاعت واتباع کو فرض نہیں سمجھتا تو وہ بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس لئے کہ وہ انبیاء کرام کے ہم پلہ اور حاملین اوصاف نبوت ہیں۔ ابن بابویہ قمی اپنی تصنیف امالی الصدوق صفحہ ۵۰۴ اور کمال الدین جلد ۲ صفحہ ۶۷۷ پر آٹھویں امام علی بن موسیٰ رضا سے روایت کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ امامت انبیاء کا رتبہ ہے۔ امام اللہ کا خلیفہ ہوتا ہے۔ امام اسلام کی بنیاد بھی ہے۔ اور اس کی شاخ بھی۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور دیگر فرائض و واجبات دین امام کے بغیر قبول نہیں

Scanned with CamScanner

ہوتے۔امام کو یہ اختیار ہوتا ہے کہ وہ اشیاء کو حلال یا حرام قرار دے۔امام اللہ کا خلیفہ ہوتا ہے۔اور اس کی طرف سے اس کے بندوں پر حجت ہوتا ہے۔پوری کائنات میں امام سب سے زیادہ افضل ہوتا ہے۔کوئی اس کا ہم مرتبہ نہیں ہوتا۔یہ فضائل نبوت کی طرح وہبی اور غیر کسبی بھی ہوتے ہیں۔امام نبوت کا خزانہ ہوتا ہے۔اس کے حسب و نسب پر تنقید نہیں کی جا سکتی۔آخر میں بقول شیعہ امام علی رضا کہتا ہے۔ "مستحق للریاسة مفترض الطاعة" یعنی اقتدار کا حق صرف امام کو ہوتا ہے۔اس کی اطاعت لوگوں پر فرض ہوتی ہے۔امام کے واجب الاطاعت ہونے کے عقیدے کی وضاحت کرتے ہوئے شیعہ محدث طوسی تلخیص الشافی جلد ۲ صفحہ ۲۱۰ پر لکھتا ہے۔

حضرت ہارون کی اطاعت بھی حضرت موسیٰ کی طرح ان کی قوم پر فرض تھی۔اس لئے کہ وہ شریک نبوت تھے۔اور ظاہر ہے کہ ہارون موسیٰ کے بعد زندہ رہتے۔تب بھی ان کی اطاعت امت پر فرض رہتی۔اور چونکہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ کو وہ تمام مراتب عطا کئے تھے جو حضرت ہارون کو حضرت موسیٰ کی طرف سے دئے گئے تھے۔چنانچہ ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی امت پر علی کی اطاعت (رسول اللہ ﷺ کی طرح) فرض رہی۔

محترم قارئین! آپ اسی نص سے ہی اندازہ کر سکتے ہیں کہ شیعہ مذہب میں امامت اور امام کا مفہوم کیا ہے؟ اور یہ کہ حضرت علیؓ رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ نہیں بلکہ وہ آپ کی نبوت میں شریک اور آپ کے ہم مرتبہ و ہم پلہ تھے۔

مزید وضاحت کرتے ہوئے شیعوں کا علامہ طوسی تلخیص الشافی صفحہ ۸۱ پر لکھتا ہے کہ

"علی من رسول اللہ ﷺ والہ کنفسہ طاعتہ کطاعتہ

ومعصیتہ کمعصیتہ"

(ترجمہ) علیؓ رسول ﷺ کے ہم مثل ہیں ان کی اطاعت رسول اللہ ﷺ کی اطاعت ہے ان کی معصیت رسول اللہ ﷺ کی معصیت ہے یعنی رسول اللہ ﷺ اور حضرت علیؓ کا مرتبہ برابر تھا۔

جس طرح رسول اللہ ﷺ مبعوث معصوم اور واجب الاطاعت تھے۔ اسی طرح حضرت علیؓ بھی مبعوث معصوم اور واجب الاطاعت تھے۔ رسالت اور امامت میں لفظی فرق تو ضرور ہے مگر حقیقت میں دونوں کا مفہوم ایک ہی ہے۔ (معاذ اللہ) چھٹی صدی ہجری کا شیعہ محدث ابو جعفر طبری اپنی کتاب بشارت المصطفٰی لشیعۃ المرتضٰی میں بیان کرتا ہے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا حضرت علیؓ کا یہ کہنا درست ہے کہ اللہ نے انہیں اپنی مخلوق کے لئے امیر مقرر کیا ہے؟ اس شخص کا یہ سوال سن کر آپ ﷺ غصہ میں آگئے اور فرمایا علیؓ مومنوں کے امیر ہیں۔ اللہ نے ان کی امامت کا فیصلہ فرشتوں کو گواہ بنا کر اپنے عرش پر کیا ہے۔ علیؓ اللہ کے خلیفہ اور مسلمانوں کے امام ہیں۔ علیؓ کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔ ان کی معصیت اللہ کی معصیت ہے۔ ان کی پہچان میری پہچان ہے۔ ان کی امامت کا منکر میری نبوت کا منکر ہے۔ ان کی امامت کا منکر میری رسالت کا منکر ہے۔ میں علی، فاطمہ، حسن، حسین اور باقی نو امام اللہ کے بندوں پر حجت ہیں۔ ہمارا دشمن اللہ کا دشمن ہے اور ہمارا دوست اللہ کا دوست ہے اس روایت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ بارہ اماموں کی اطاعت رسول ﷺ کی طرح امت پر فرض ہے۔ یہی طبری آٹھویں امام علی رضا سے نقل کرتا ہے کہ امام نے فرمایا کہ "الناس عبید لنا فی الطاعۃ "یعنی لوگ اطاعت کے

اختیار سے ہمارے غلام ہیں۔ شیعوں کا خاتم المحدثین علامہ مجلسی حق الیقین صفحہ ۱۳۱ باب اثبات الامامۃ میں لکھتا ہے کہ "طاعۃ الائمۃ واجبۃ علی الناس فی اقوالھم و افعالھم "لوگوں پر اماموں کے اقوال وافعال کی اطاعت فرض ہے۔

یہی علامہ مجلسی اپنی کتاب بحار الانوار جلد ۲۵ صفحہ ۳۶۱ پر لکھتا ہے۔

"ان طاعۃ الائمۃ کطاعۃ الرسول و معصیتھم کمعصیۃ الرسول"

اماموں کی اطاعت رسول کی اطاعت ہے اوران کی نافرمانی رسول کی نافرمانی ہے۔

علامہ مجلسی اپنی کتاب بحار الانوار جلد ۳۶ صفحہ ۳۸۶ پر ابو خالد کابلی سے روایت کرتا ہے کہ انہوں نے کہا میں چوتھے امام حضرت علی زین العابدین کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے پوچھا اے صاحبزادہ رسول ﷺ! ہمارے اوپر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کن کی اطاعت فرض ہے.........؟ آپ نے فرمایا علی علیہ السلام کی پھر حسن اور حسین علیہما السلام کی اور اب یہ سلسلہ ہم تک پہنچ چکا ہے۔ شیعوں کا مجتہد اعظم محمد بن یعقوب کلینی اصول کافی جلد ۱ صفحہ ۲۶۹ پر لکھتا ہے کہ امام جعفر صادق نے فرمایا کہ:

"نحن قوم معصومون امر اللہ تبارک و تعالیٰ بطاعتنا ونھی عن معصیتنا نحن الحجۃ البالغۃ علی من دون السماء و فوق الارض"

(ترجمہ) ہم سب بارہ امام معصوم عن الخطاء ہیں اللہ نے ہماری اطاعت کا حکم دیا ہے۔ اور ہماری نافرمانی سے منع کیا ہے۔ ہم آسمان سے نیچے اور زمین کے اوپر رہنے والوں کے لئے اللہ کی طرف سے حجت ہیں۔

بارہ اماموں میں سے کسی اور کی طرف منسوب کرتے ہوئے یہی کلینی اصول کافی جلد ۱

Scanned with CamScanner

صفحہ ۱۸۷ پر لکھتا ہے۔

"طاعتی مفترضۃ مثل طاعۃ علیؓ و کذالک الائمۃ من بعدی"

(ترجمہ) یعنی میری اطاعت علیؓ کی طرح فرض ہے۔ اسی طرح میرے بعد آنے والے اماموں کی اطاعت بھی فرض ہے۔

اسی بناء پر شیعہ مفسر البحرانی مقدمۃ البرہان للبحرانی صفحہ ۲۰ پر لکھتا ہے:

"من جحد امامۃ امام اللہ فھو کافر مرتد"

مشہور شیعہ عالم مفید کتاب المسائل میں اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ اماموں کا اس امر پر اتفاق ہے کہ جو شخص کسی کی امامت پر ایمان نہ لائے۔ اور اس کی اطاعت کی فرضیت کو تسلیم نہ کرے

"فھو کافر ضال مستحق الخلود فی النار"

(ترجمہ) یعنی وہ کافر اور گمراہ اور جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے کا مستحق ہے۔

اسی سلسلہ میں ابن بابویہ قمی جسے شیعوں نے صدوق کا لقب دے رکھا ہے۔ اپنی کتاب عقائدات الصدوق صفحہ ۱۱۳ پر بڑی وضاحت کے ساتھ اس شیعی عقیدے کا بیان کرتا ہے

"اعتقادنا فیمن جحد امامۃ امیر المومنین علی ابن طالب علیہ السلام و ائمۃ من بعدہ انہ کمن جحد نبوۃ جمیع الانبیاء"

(ترجمہ) جو شخص امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور دیگر گیارہ اماموں کی امامت پر ایمان نہ لائے ہمارا اس کے متعلق عقیدہ ہے کہ وہ

Scanned with CamScanner

اس شخص کی مانند ہے جو تمام انبیا کرام کی نبوت کا منکر ہو۔

شیعوں کا علامہ البحرانی تفسیر برہان مقدمہ صفحہ ۱۹ پر لکھتا ہے:

"ان الائمة مثل النبی فی فرض الطاعة و الافضلیة"

بارہ امام وجوب اطاعت اور فضیلت میں نبی کریم ﷺ کے ہم پلہ و ہم مرتبہ ہیں۔

جس طرح رسول ﷺ کی اطاعت و اتباع امت پر فرض ہے اسی طرح بارہ اماموں کی اطاعت و اتباع بھی فرض ہے۔ شیعہ مذہب کی بنیادی کتب کے اقتباسات سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو گئی ہے کہ اثنا عشری مذہب میں اماموں کی اطاعت اسی طرح فرض ہے جس طرح انبیاء کرام کی اطاعت فرض ہوتی ہے۔ انکار ختم نبوت کی طرف شیعہ علماء کی جانب سے اٹھایا جانے والا یہ تیسرا قدم تھا۔

﴿نزول وحی﴾

انکار ختم نبوت کی طرف شیعہ مذہب کے بانیوں کی طرف سے جو آخری قدم اٹھایا گیا وہ یہ تھا کہ اماموں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے انبیاء کرام کی طرح باقاعدہ وحی نازل ہوتی تھی۔ علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ شیعوں کے اس عقیدے کی وضاحت کرتے ہوئے اپنی کتاب الشیعہ والسنہ صفحہ ۱۲۱ میں لکھتے ہیں:

"ان الشیعة یعتقدون نزول الوحی علیٰ ائمتهم وعن طریق جبرئیل وعن طریق ملک اعظم و افضل من جبرئیل فان ائمتهم فی الحدیث بوبو ابوابا مستقلة فی هذا الخصوص"

(ترجمہ) شیعہ گروہ کا یہ عقیدہ ہے کہ ان کے اماموں پر وحی نازل ہوتی

Scanned with CamScanner

ہے۔ اکثر اوقات تو جبرئیل اللہ کا پیغام لے کر ان پر نازل ہوتے تھے۔
اور کبھی کبھی شیعوں کے مطابق حضرت جبرئیل سے بھی عظیم اور افضل
فرشتہ ان پر نازل ہوتا تھا۔ شیعہ علماء نے اس سلسلے میں مستقل ابواب قائم
کئے ہیں۔

یہ عقیدہ رکھنے کے بعد نہ صرف یہ کہ شیعوں اور دیگر منکرین ختم نبوت کے درمیان کوئی فرق باقی نہیں رہتا۔ بلکہ اس عقیدے میں شیعہ اثنا عشری اپنے ہم عقیدہ تمام فرقوں پر بھی بازی لے گئے ہیں۔ شیعوں کی کتب میں ان کے محدثین واکابرین نے بہت سی ایسی نصوص ذکر کی ہیں۔ جن سے واضح طور پر یہ ثبوت ملتا ہے کہ شیعہ اپنے اماموں پر وحی نازل ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں اسی سلسلہ میں اہم ترین کتاب "بصائر الدرجات" ہے جو کہ محمد بن حسین الصفار کی تصنیف ہے۔ محمد بن حسین الصفار شیعوں کے سب سے بڑے محدث کلینی کا استاد ہے۔ اور قدیم ترین شیعہ محدث ہے شیعہ مؤرخین کے مطابق یہ شخص امام حسن عسکری کے مقربین میں سے تھا۔ (رجال کشی از طوسی ۴۳۶)

اس شیعہ محدث نے اپنی کتاب بصائر الدرجات الکبریٰ فی فضائل آل محمد ﷺ میں بے شمار ایسے عنوانات قائم کئے اور ان کے تحت ایسی روایات ذکر کی ہیں جن سے شیعوں کے اس عقیدے کی توضیح ہوتی ہے۔

چنانچہ اس کتاب کا ایک عنوان ہے:

"الباب الخامس عشر فی الائمة علیهم السلام ان روح القدس یتلقاهم اذا احتاجو الیه"

یعنی جب ائمہ کو ضرورت محسوس ہوتی ہے تو روح القدس ان سے ملاقات کے لئے

Scanned with CamScanner

حاضر ہو جاتے ہیں۔ روح القدس سے کیا مراد ہے؟ یہی علامہ صفار اس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ امام جعفر صادق فرماتے ہیں:

"خلق واللہ اعظم من جبرائیل و میکائیل وقد کان مع رسول اللہ ﷺ والہ یخبرہ ویسددہ و ھو مع الائمۃ یخبرھم ویسددھم" (ایضاً صفحہ ۴۷۵)

(ترجمہ) روح القدس جبرائیل اور میکائیل سے بھی بڑا فرشتہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں یہ فرشتہ آپ کے ساتھ ہوتا تھا۔ آپ کو غیب کی خبریں دیتا تھا اور آپ کی رہنمائی کرتا تھا۔ اور اب وہ اماموں کو غیب کی خبریں دیتا ہے۔ اور اماموں کی رہنمائی کرتا ہے۔

ایک اور روایت کے مطابق یہ فرشتہ (جس کی قرآن و حدیث میں کوئی وضاحت نہیں ہے) رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کسی نبی یا رسول پر نازل نہیں ہوا یہ صرف آپ پر اور بارہ اماموں کے لئے مخصوص تھا۔ (بصائر الدرجات الباب الثامن عشر صفحہ ۴۶۱)

اس قسم کی روایات کلینی نے بھی اصول کافی میں ذکر کی ہیں۔ لکھتا ہے امام ابو عبداللہ جعفر صادق نے فرمایا جب سے اللہ تعالیٰ نے جبرائیل و میکائیل علیھم السلام سے بھی بڑے فرشتے روح کو نازل فرمایا یہ آسمانوں پر نہیں گیا پہلے یہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ہوتا تھا۔ اب یہ ہمارے ساتھ ہوتا ہے۔ (اصول کافی کتاب الحجہ جلد اصفحہ ۲۷۳)

ایک اور شیعہ محدث الحر العاملی اپنی کتاب الفصول المہمہ فی اصول الائمہ باب نمبر ۴۹ صفحہ ۱۳۵ میں لکھتا ہے:

"ان الملائکۃ ینزلون لیلۃ القدر الی الارض ویخبرون الائمۃ

علیهم السلام بجمیع ما یکون فی تلک السنة من قضاء و قدر وانهم یعلمون کل علم الانبیاء علیهم السلام "

(ترجمہ) لیلۃ القدر میں فرشتے زمین پر اترتے ہیں اماموں کے پاس جاتے ہیں۔اور انہیں سال بھر میں ہونے والے تمام واقعات اور قضا و قدر یعنی اللہ تعالیٰ نے اس سال کے لئے جتنے فیصلے کئے ہیں ان کی خبر دیتے ہیں۔اسی طرح بارہ اماموں کے پاس تمام انبیاء کرام کا علم ہوتا ہے۔

جبرئیل علیہ السلام کے نزول کے متعلق محمد بن حسین الصفار بصائر الدرجات میں لکھتا ہے

علی علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے ساتھ کئی مرتبہ ہم کلام ہو چکے ہیں۔اللہ تعالیٰ اور علی علیہ السلام کے درمیان حضرت جبرئیل علیہ السلام واسطے ہوتے تھے۔(بصائر الدرجات الباب السادس عشر صفحہ ۴۳)

ایک اور جگہ لکھتا ہے۔

ایک دفعہ حضرت جبرئیل و میکائیل علیهم السلام علیؑ پر نازل ہوئے۔ اور ان سے گفتگو کی۔(ایضاً صفحہ ۳۳۱)

امام باقرؒ اور امام جعفرؒ کے پاس ایک دفعہ جبرئیلؑ اور ملک الموت آئے۔

جبرئیل بوڑھے آدمی کی شکل میں تھے۔اور میکائیل جوان اور خوبصورت آدمی کی شکل میں تھے۔(بصائر الدرجات الجزالخامس صفحہ ۲۵۳)

یہی محمد بن صفار الباب الخامس عشر کے صفحہ ۱۰۴ پر لکھتا ہے:

ایک دفعہ حضرت جعفرؒ سے دریافت کیا گیا:

اے حضرت! جب آپ سے کوئی ایسا سوال پوچھا جاتا ہے جس کا آپ

Scanned with CamScanner

کو علم نہیں ہوتا تو آپ کیا کرتے ہیں؟

جواب میں کہا!

جب کبھی ایسی صورت حال پیدا ہوتی ہے تو روح القدس ہماری رہنمائی کرتے ہیں۔

بصائر الدرجات صفحہ ۳۱۶ میں شیعہ راوی بشیر بن ابراہیم سے روایت ہے ایک روز میں امام جعفر صادق کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص اندر داخل ہوا اور کوئی مسئلہ دریافت کیا۔ امام علیہ السلام فرمانے لگے "ما عندی فیھا شئی" "مجھے اس کا علم نہیں ہے وہ آدمی یہ کہتا ہوا واپس چلا گیا کہ دعوٰی واجب الطاعت ہونے کا کرتے ہیں مگر سوالات کا جواب دے نہیں سکتے؟ امام جعفر صادق نے فوراً دیوار کے ساتھ اپنا کان لگایا گویا کوئی انسان ان سے ہم کلام ہو۔ تھوڑی دیر کے بعد فرمایا: سائل کہاں ہے؟ اسے واپس بلایا گیا۔ امام علیہ السلام نے اس کے سوال کا جواب دیا اور وہ واپس چلا گیا پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے۔ "لو لا نزاد لنفد ما عندنا" یعنی اگر ہمارے علم میں اضافہ نہ کیا جائے تو ہمارا علم کب کا ختم ہو چکا ہوتا۔

آخر میں اصول کافی کی ایک عبارت نقل کر کے ہم اس بحث کو سمیٹتے ہیں۔ کلینی نے اپنی کتاب میں عنوان قائم کیا ہے۔ "باب ان الائمۃ تدخل الملائکۃ بیوتھم و تطابسطھم وتاتیھم بالاخبار" یعنی فرشتے اماموں کے گھروں میں داخل ہوتے ہیں۔ اور ان کی مسندوں پر بیٹھتے ہیں اور انہیں غیب کی خبریں دیتے ہیں۔

ان واضح نصوص وعبارات کے بعد کسی شیعہ کے لئے اس امر کی گنجائش نہیں رہتی کہ وہ اماموں پر نزول وحی کے عقیدے کا انکار کرے۔ اور کہے کہ شیعہ ختم نبوت کے منکر نہیں یا یہ کہ وہ بارہ اماموں کو نبی نہیں مانتے۔

Scanned with CamScanner

خلاصہ بحث

گذشتہ ساری بحث کا خلاصہ یہ ہوا کہ شیعہ اثنا عشری عقیدہ امامت کے پردے میں ختم نبوت کے منکر ہیں امام ان کے نزدیک:

(1) اللہ کی طرف سے مبعوث ہوتا ہے۔ (2) معصوم عن الخطاء ہوتا ہے۔

(3) واجب الاطاعت ہوتا ہے۔ (4) اس پر وحی نازل ہوتی ہے۔

اور ظاہر بات ہے کہ یہ چاروں نبوت کی بنیادی خصوصیات ہیں۔ غیر نبی میں اگر یہ چاروں خصوصیات تسلیم کر لی جائیں تو غیر نبی کو نبی تسلیم کرنا لازم آتا ہے اور آنحضرت ﷺ کے بعد کسی ایک کو نبی ماننا ختم نبوت کے انکار کو مستلزم ہے۔ تو جب اکٹھے بارہ نبیوں کو تسلیم کر لیا جائے تو کیا یہ ختم نبوت کے انکار کو مستلزم نہیں گا.............؟؟؟

بریلوی مکتب فکر کے جید علماء کرام کے ارشادات گرامی ملاحظہ فرمائیں

حضرت مولانا احمد رضا خان بریلویؒ

مولانا احمد رضا خان صاحب بریلویؒ نے آج سے تقریباً ایک صدی قبل ۱۳۲۰ھ میں ایک سوال کے جواب میں نہایت مفصل و مدلل فتویٰ تحریر فرمایا۔ جو کہ رد الرفضہ کے تاریخی نام سے شائع ہوا۔ اس کے صفحہ ۱۲ پر تحریر فرماتے ہیں۔ کہ شیعوں کے بہت سے عقائد کفریہ کے علاوہ دو کفر صریح ہیں۔ ان کے عالم جاہل مرد و عورت چھوٹے بڑے سب باتفاق گرفتار ہیں۔

کفر اول:

قرآن عظیم کو ناقص بتاتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

کفر دوم :

ان کا ہر متنفس سیدنا امیر المومنین علی و دیگر ائمہ طاہرین رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین کو حضرات عالیات انبیاء سابقین علیھم الصلوات والتحیات سے افضل بتاتا ہے۔ اور جو کسی غیر نبی کو نبی سے افضل کہے با جماع مسلمین ہے کہ وہ کافر اور بے دین ہے۔ اور یہ بات ظاہر ہے کہ جو غیر نبی کو نبی سے بلند درجہ دے وہ درحقیقت مرتبہ نبوت کی توہین کر رہا ہے۔ اور ائمہ اہل بیت کی آڑ میں ختم نبوت کا انکار کر رہا ہے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا علامہ اشرف سیالوی صاحبؒ

(خانقاہ سیال شریف)

شیعت اسلام کے خلاف بدترین سازش ہے اور یہود و مجوس وغیرہ کی اسلام سے بدلہ لینے کی مذموم کوشش ہے۔ اس کو صرف اسلام کا لیبل لگا کر پیش کیا گیا۔ جو کہ درحقیقت یہودی اور مجوسی نظریات اور اعمال و اخلاق کا ایک چربہ ہے۔ اور معجون مرکب۔ اس کا اسلام قرآن اور اہل بیت سے قطعاً کوئی تعلق اور واسطہ نہیں ہے۔

حضرت مولانا مفتی محمد رمضان صاحب

صدر مفتی دار العلوم حزب الاحناف (لاہور)

جس فرقہ کے لوگوں کے یہ عقائد ہوں کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ کو منافق مانے اور قرآن کریم کو غیر صحیح سمجھے اور متعہ کو جو باجماع امت حرام ہے ...... کو جائز سمجھے، ایسے فرقہ کو ضرور بالضرور غیر مسلم اقلیت ٹھہرانا ضروری ہے۔ ان کو مسلمان ماننا غلطی ہے۔

Scanned with CamScanner

شیعوں کے مزعومہ ائمہ معصومین کے متعلق مزید عقائد و نظریات ان کی معتبر کتب سے ملاحظہ فرمائیں

(1) " اجماع علماء امامیہ منعقد است برآں کہ امام نیز مثل پیغمبر معصوم است از اول تا آخر عمر از جمیع گناہان صغیرہ و کبیرہ "(حق الیقین صفحہ ۴۰)

(2) " مرتبہ امامت بالاتر از مرتبہ پیغمبر است "

(حیات القلوب جلد ۳ صفحہ ۲)

(3) امام کے پاس "ما کان مایکون" کا علم ہوتا ہے۔(اصول کافی جلد ۱ صفحہ ۲۶۰)

(4) سارے انبیاء اور رسولوں سے اس کا درجہ بلند ہوتا ہے (انوار النعمانیہ جلد ۱ صفحہ ۲۰/۲۱)

(5) امام کی اطاعت فرض ہوتی ہے۔(اصول کافی جلد ۱ صفحہ ۱۸۵ تا ۱۸۶)

(6) سارے انبیاء کے معجزات امام کے پاس ہوتے ہیں۔(حق الیقین صفحہ ۴۲)

(7) امام کے پاس ساری آسمانی کتب موجود ہوتی ہیں۔(اصول کافی جلد ۱ صفحہ ۲۲۷)

(8) ہر دن رات امام کے پاس لوگوں کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔

(اصول کافی جلد ۱ صفحہ ۲۱۹)

(9) امام سے کوئی چیز بھی مخفی نہیں ہوتی۔(اصول کافی جلد ۱ صفحہ ۲۱۹)

(10) کائنات کا ذرہ ذرہ ان کا تابع فرمان ہوتا ہے۔(الحکومت الاسلامیہ صفحہ ۳۹)

(11) امام اپنی مرضی سے مرتا ہے اور اسے اپنی موت کا وقت معلوم ہوتا ہے۔

(اصول کافی جلد ۱ صفحہ ۱۵۸)

Scanned with CamScanner

(12) امام جس چیز کو چاہیں حلال کر دیں جس چیز کو چاہیں حرام کر دیں۔

(اصول کافی جلد ۱ صفحہ ۴۴۱)

(13) ہر جمعرات کو امام کی روح معراج پر جاتی ہے۔ (اصول کافی جلد ۱ صفحہ ۲۵۴)

(14) امام سے بحالت بیدار اور بحالت خواب بھول چوک تک کا سرزد ہونا ناممکن ہے۔ (کلید مناظرہ صفحہ ۱۵)

(15) ہر جگہ پر آن واحد میں بفضلہ حاضر ناظر ہو سکتے ہیں اور ہم کو ہر وقت دیکھتے ہیں۔ اور ہماری ہر بات کو سنتے ہیں۔ (کلید مناظرہ صفحہ ۱۶)

(16) قضا و قدر لوح و قلم اور حیات و ممات پر بحکم خدا اختیار ہیں۔ (کلید مناظرہ صفحہ ۱۶)

(17) امام اللہ کا نور ہے۔ (اصول کافی جلد ۱ صفحہ ۱۹۴)

(18) فرشتہ ساری عمر اس سے کلام کرتا ہے۔

(حق الیقین صفحہ ۴۴، اصول کافی جلد ۱ صفحہ ۳۸۸)

(19) امام ناف بریدہ ہوتا ہے۔ (حق الیقین صفحہ ۴۴)

(20) امام مختون پیدا ہوتا ہے۔ (اصول کافی جلد ۱ صفحہ ۳۸۸، حق الیقین صفحہ ۴۴)

(21) امام کے والد کو فرشتہ شہد سے میٹھا دودھ سے سفید اور برف سے ٹھنڈا شربت پلا کر جماع کا حکم دیتا ہے اور اسی شربت سے امام کے لئے نطفہ بنتا ہے (حق الیقین صفحہ ۴۵)

(22) چالیس دن میں یا چار مہینے میں امام کو روح پڑتی ہے۔ اور پھر وہ ماں کے پیٹ میں لوگوں کی باتیں سنتا اور سمجھتا بھی ہے۔ (حق الیقین صفحہ ۴۵)

(23) امام ماں کے رحم سے نہیں بلکہ ران سے نکلتا ہے۔ (الکتاب المبین جلد ۱ صفحہ ۲۵۳)

(24) پیدا ہوتے ہی اس کے سارے دانت موجود ہوتے ہیں۔ (حق الیقین صفحہ ۴۵)

Scanned with CamScanner

(25) پیدا ہوتے ہی اوندھا ہو کر دونوں ہاتھ زمین پر رکھ کر سر اٹھا کر شہادتین پڑھتا ہے۔ (الکتاب المبین جلد ۱ صفحہ ۲۵۳)

(26) امام کی ماں کو نفاس نہیں آتا۔ (الکتاب المبین جلد ۱ صفحہ ۲۵۳)

(27) امام کو کبھی احتلام نہیں ہوتا۔ (اصول کافی جلد ۱ صفحہ ۳۸۸، حق الیقین صفحہ ۳۵)

(28) اس کی آنکھوں کو نیند آتی ہے دل کو نہیں۔ (اصول کافی جلد ۱ صفحہ ۳۸۸)

(29) جمائی اور انگڑائی نہیں لیتا۔ نیز جیسے آگے دیکھتا ہے۔ ویسے ہی پیچھے دیکھتا ہے (اصول کافی جلد ۱ صفحہ ۳۸۸)

(30) امام کے پیشاب اور پاخانے میں مشک جیسی خوشبو ہوتی ہے۔
(اصول کافی جلد ۱ صفحہ ۳۸۸، حق الیقین صفحہ ۳۴)

(31) ہر امام ذات محمد ہے "اولنا محمد واوسطنا محمد واخرنا محمد و کلنا محمد" (برہان فی تفسیر القرآن صفحہ ۲۵)

(32) شب قدر میں ملائکہ اور روح الامین جو کہ ملائکہ سے بھی افضل ہیں۔ وقت کے امام پر نازل ہو کر سلام کرتے ہیں اور تمام امور جو اس رات میں سال کے لئے مقرر ہوتے ہیں اس پر پیش کرتے ہیں۔ (حق الیقین صفحہ ۳۴)

(33) "عن محمد بن مسلم قال سمعت ابا عبداللہ یقول الائمۃ بمنزلۃ رسول اللہ ﷺ الا انہم لیسو الانبیاء ولا یحل لھم من النساء ما یحل النبی ﷺ واما خلاذ الک فھم فیہ بمنزلۃ رسول اللہ ﷺ" یعنی امام نبی نہیں ہیں اور نبی پاک ﷺ جتنی بیویاں بھی حلال نہیں باقی ہر بات میں رسول اللہ ﷺ کے برابر ہیں۔ (اصول کافی جلد ۱ صفحہ ۲۷۵)

Scanned with CamScanner

محترم قارئین:

شیعہ مذہب کی معتبر کتب سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ ان کے مذہب میں ختم نبوت کا کوئی تصور نہیں۔ ان کے نزدیک آخری نبی محمد رسول اللہ ﷺ نہیں ہیں۔ بلکہ محمد بن حسن عسکری المعروف امام غائب ہیں۔ چنانچہ مرزا واجد حسین لکھنوی شیعی نے اشتہار ضمیمہ انوار الاسلام میں صاف ظاہر کر دیا ہے راقم سطور اس ضمیمہ کو انجم جلد ٣ نمبر ٦ بابت ربیع الاول ١٣٣٣ھ تحریر کرتا ہے۔ نبی غیر تشریعی قیامت تک ہوتے رہیں گے۔ اور وہ عترت رسول ﷺ ہیں۔ اسی وجہ سے ائمہ علیہ السلام کو ایمانیات میں داخل کیا ہے۔ اگر نبوت بند ہوتی تو متقدمین علماء اثنا عشریہ غیر نبیوں کو ایمانیات میں داخل نہ کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ ٢٥٥ھ میں شیعہ مذہب کے باقاعدہ معرض وجود میں آنے کے بعد سے لے کر آج تک کوئی بھی محقق عالم ایسا نہیں گزرا۔ جس نے شیعہ مذہب کا تفصیلی مطالعہ کیا ہو اور پھر انہیں ان کے عقیدہ امامت کی وجہ سے ختم نبوت کا منکر نہ کہا ہو۔ راقم سطور نے طوالت کے خوف سے متقدمین علماء کرام میں صرف دو مستند علماء قاضی عیاض مالکی المتوفی ٥٤٤ھ اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ المتوفی ٥٦١ھ کے اقوال کو پیش کیا ہے اور متاخرین علماء کرام میں سے بارہویں صدی کے عظیم مجدد حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور تینوں مکاتب فکر دیوبند بریلوی اور اہل حدیث کے جید علماء کرام کے فتویٰ جات بھی آپ کی خدمت میں پیش کئے ہیں۔ جن سے آپ باآسانی یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں۔ کہ ہمارے متقدمین اور متاخرین علماء اس بات پر

Scanned with CamScanner

متفق ہیں کہ شیعوں کا عقیدہ امامت آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت کے خلاف بر فریب بغاوت ہے اور شیعیت کے بانی عبداللہ بن سبا یہودی نے عقیدہ امامت آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت پر کاری ضرب لگانے کے لئے گھڑا ہے۔

اس ساری گفتگو کے بعد راقم سطور چند گزارشات اہل علم حضرات کے خدمت میں عرض کرتا ہے۔

(1) جب شیعہ بھی قادیانیوں کی طرح ختم نبوت کے منکر ہیں تو ان کے خلاف بھی اسی انداز میں جدوجہد کی جائے جس انداز میں قادیانیوں کے خلاف کی گئی تھی۔ تاکہ سادہ لوح مسلمان ان کے دام فریب سے محفوظ رہ سکیں اور اپنے ایمان کی حفاظت کر سکیں۔

(2) حق کے واضح ہو جانے کے بعد احقاق حق ابطال باطل کے لئے میدان عمل میں نکلیں، پوری سنی قوم ختم نبوت کے تحفظ کے لئے آپ کے شانہ بشانہ چلنے کے لئے تیار ہے۔

(3) اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے دینی جماعتوں کے بنائے جانے والے اتحاد (متحدہ مجلس عمل) اور دینی مدارس کے تحفظ کے لئے بنائے جانے والے اتحاد (اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ) سے ان ختم نبوت کے بدترین منکروں کو فی الفور علیحدہ کریں تاکہ سادہ لوح مسلمان ان اتحادوں کی وجہ سے دھوکہ کا شکار نہ ہوں۔

راقم سطور انتہائی دردمندی کے ساتھ ختام الکلام کے طور پر گیارہویں صدی کے عظیم مجدد امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ کی علماء کرام کو خاص نصیحت و ہدایت انہی کے الفاظ میں نقل کرتا ہے۔

Scanned with CamScanner

"اما چوں شیعہ شنیعہ اصحاب عظام را بابدی یاد میکنند و بہ سب و لعن ایشان جرأت می نمایند علماء اسلام را واجب و لازم است کہ رد آنہا نمایند و مفاسد ایشاں را ظاہر سازند۔

(رد روافض صفحہ ۳۴)

یعنی جب شیعہ شنیعہ صحابہ کرامؓ کو برائی سے یاد کرتے ہیں اور ان پر لعن طعن کی جرأت کرتے ہیں تو علماء کرام پر واجب اور لازم ہے کہ ان کا رد کریں اور مفاسد کو ظاہر کریں۔

آخری گذارش راقم ان سادہ لوح شیعہ عوام سے کرتا ہے جو کہ حق کے طالب ہیں۔ جو حضرت حسینؓ کی شہادت کے ذکر پر آنسو بہا لینے اور ماتم کر لینے اور تعزیہ نکال لینے اور محبت اہل بیت کے پُر فریب نعروں کو ہی شیعہ مذہب سمجھتے ہیں۔ خدا را ! اپنی عاقبت کو تباہ نہ کرو۔ کیا تم چاہو گے کہ ایسے مذہب کو اختیار کیے رکھو جس کی تعلیمات واضح طور پر اسلام اور کتاب وسنت کے خلاف ہیں۔ اور جس مذہب میں ختم نبوت ورسالت کا کوئی تصور نہیں..............؟؟؟

نسأل الله الهداية و هو الهادي الى صراط مستقيم

یکے از خدام اصحاب رسول واہل بیت رسول

ابن محمد المجاہد ۱۰ محرم ۱۴۲۸ھ

مطالعہ کے بعد آپ کا فریضہ

☆......اگر آپ علماء اور مذہبی اسکالر ہیں تو اپنی مضبوط تنظیم بنا کر اصل کتب سے فوٹو اسٹیٹ حوالہ جات کے ذریعے وفاقی شرعی عدالت، سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ سے قرآن وسنت اور نظام خلفاء راشدینؓ کی روشنی میں شرعی فتویٰ طلب فرمائیں۔

☆......اگر آپ سرکاری ملازم اور انتظامی عہدیدار ہیں تو ہر فریق کی ہر قسم کی عبادت کو اس کی واحد عبادت گاہ، مسجد یا امام بارہ میں محدود کرائیں فرقہ وارانہ جلوس بند کرا دیں

☆......اگر آپ حاکم اعلیٰ ہیں تو فرقہ شیعہ کی صحیح مردم شماری کرا کر سرکاری ملازمتوں کا کوٹہ دیں۔ اہم کلیدی آسامیوں پر خلفاء راشدینؓ کے تابعدار سنی مسلمانوں کو فائز کریں۔

☆......اگر آپ نمبردار یا اثر چوہدری اور خاندان کے سربراہ ہیں تو اپنے لوگوں کو فتنہ رفض سے بچائیں اور ان کی شرانگیز رسوم کو اپنی حدود میں پابند کرائیں باطل کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا اسلامی جہاد ہے۔

☆......اگر آپ سیاسی سربراہ ہیں تو پارٹی منشور میں نظام قرآن وسنت اور خلافت راشدہؓ کے پُرامن عدل کی اولیت دیں اور کارکنوں کا انتخاب وتربیت اسی جذبے سے کریں۔

☆......اگر آپ عام سنی مسلمان ہیں تو نماز کی پابندی کریں۔ حرام کاموں اور روافض کی فرقہ وارانہ رسموں سے بچیں اپنی تنظیموں کو مضبوط کریں۔ ووٹ صرف اسلام اور خلافت راشدہؓ کا نظام چاہنے والوں کو دیں خدا آپ کا حامی اور ناصر ہو

Scanned with CamScanner

مؤلف کی دیگر کتب

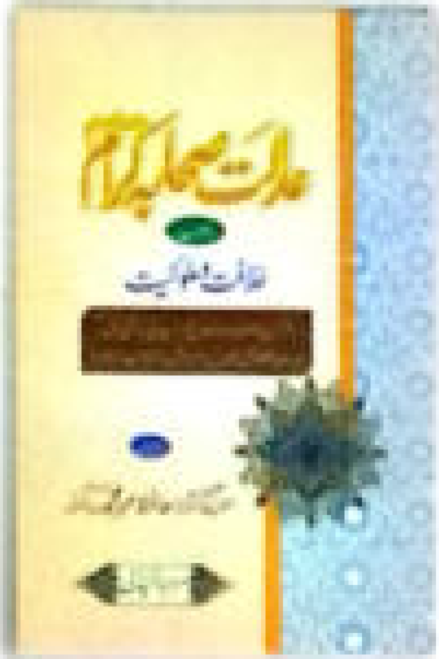

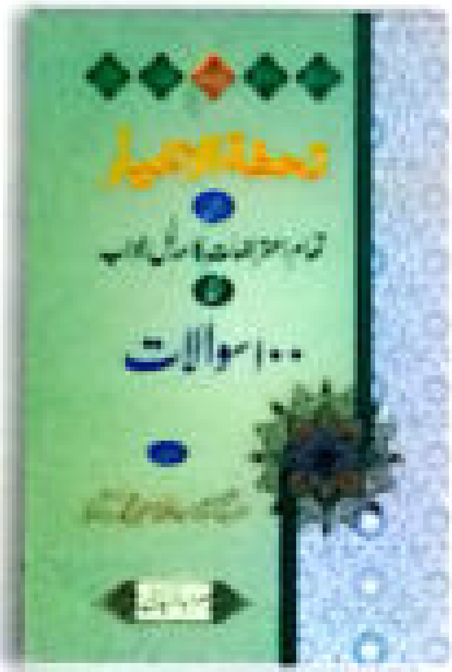

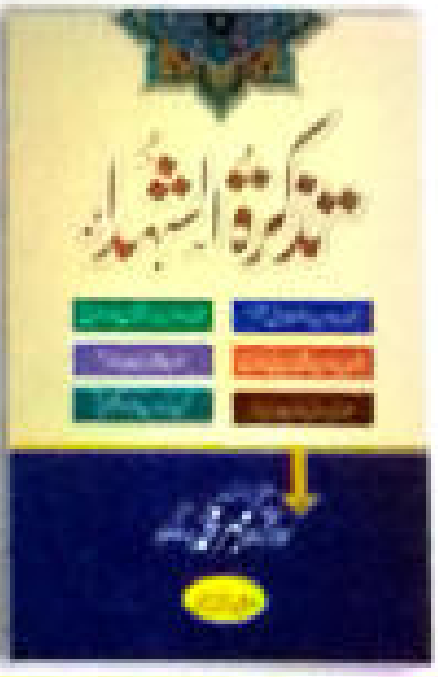

مرحبا اکیڈمی

0308-7877243

Scanned with CamScanner